



۵

تحقیقات تین انسانی زہر

فہرست عنوانات

<p>۴۳۰ آتھک کے اسباب</p> <p>// دیگر اسباب</p> <p>۴۳۲ اصل سبب سے لاعلمی</p> <p>۴۳۳ آتھک ایک مزمن عفونت ہے</p> <p>۴۳۴ ہومیو پتھی میں پہلے درجہ کی ادویات</p> <p>۴۳۵ آتھکی مادہ کے تحت دیگر علامات</p> <p>// آتھکی زہر کی علامات</p> <p>// مزمن قبض</p> <p>۴۳۶ ہومیو آتھکی ادویات</p> <p>۴۳۱ فادزہر</p> <p>// آتھک پیدا کرنے والی ادویہ</p> <p>// مرکبوریس آئیوڈینس فلورس</p> <p>// آرسینکم برومیم (Arsenicum Bromium)</p> <p>۴۳۲ کالی آرسینکم (Kali Arsenicum)</p> <p>// آلات تامل زمانہ</p> <p>// آتھک کے سبب کی صحیح تحقیق</p> <p>۴۳۳ آتھک کا درجہ اول</p> <p>// آتھک کا درجہ دوم</p> <p>۴۳۴ آتھک کا درجہ سوم</p> <p>۴۳۵ آتھک کی اقسام</p> <p>۴۳۶ دلچسپ بحث</p> <p>// زور اور مادہ آتھک میں فرق</p> <p>۴۳۷ اصول علاج</p> <p>// یادداشت</p> <p>// فرق</p>	<p>۴۱۳ معنون</p> <p>۴۱۴ تیسری کرن</p> <p>۴۱۵ پیش لفظ</p> <p>۴۱۷ مقدمہ</p> <p>۴۲۱ تین انسانی زہر</p> <p>// تعریف غذا</p> <p>// تعریف دوا</p> <p>// تعریف زہر</p> <p>// تعریف زہر انسانی</p> <p>۴۲۲ پیدائش زہر انسانی</p> <p>// انسانی زہر کی اقسام</p> <p>// تاریخ ابتداء</p> <p>۴۲۳ آتھکی مادہ</p> <p>// تعریف آتھکی مادہ</p> <p>// آتھک کی تاریخ</p> <p>۴۲۵ حقیقت سے بے خبری</p> <p>// امراض خبیثہ</p> <p>۴۲۶ پس منخرکی تشریح</p> <p>۴۲۷ آتھک اور ایلڈ فرنگ</p> <p>۴۲۸ آتھکی مادہ کی تلاش</p> <p>۴۲۹ ۱- خونی علامات</p> <p>// ۲- صفراوی علامات</p> <p>// ۳- بلغمی</p> <p>// ۴- سوداوی علامات</p> <p>۴۳۰ آتھکی مادہ سے بے خبری</p>
--	--

۳۶۲	زہریلی علامات	۳۳۸	علاج
۳۶۳	ڈاکٹر ہائمن اور تین انسانی زہر	۳۳۹	زہریلی ادویات
۳۶۴	ڈاکٹر ہائمن کی تشریح	۳۴۰	پارہ کا استعمال
۳۶۵	ڈاکٹر ہائمن کی غلط فہمی	۳۴۱	پارہ کے متعلق ہماری تحقیقات
۳۶۶	ڈاکٹر کینٹ کی تشریح	۳۴۲	چند اہم نکات
۳۶۷	یواسیری مادہ کی صحیح تحقیق	۳۴۳	یواسیری مادہ
۳۶۸	غلط فہمی	۳۴۴	تعریف زہر انسانی
۳۶۹	یواسیری مادہ کی پیدائش	۳۴۵	پیدائش زہر انسانی
۳۷۰	علامات	۳۴۶	اقسام انسانی زہر
۳۷۱	یواسیری کی خاص علامات	۳۴۷	یادداشت
۳۷۲	تدبیر و علاج یواسیر	۳۴۸	راز کی بات
۳۷۳	یواسیر کے علاج میں ناکامی کی وجوہات	۳۴۹	یواسیری کا پتہ
۳۷۴	یواسیر کا اصول علاج	۳۵۰	یواسیری کی اقسام
۳۷۵	بندش خون	۳۵۱	نمونوں کی اقسام
۳۷۶	درد سوزش	۳۵۲	رنگی یواسیر
۳۷۷	قبض اور بندش ریاح	۳۵۳	یواسیر الانف
۳۷۸	مولد خون رطوبات	۳۵۴	یواسیر شفت
۳۷۹	یواسیر کے لئے انفیہ	۳۵۵	یواسیر رحم
۳۸۰	پریزیز	۳۵۶	فرنگی طب اور تحقیق یواسیر
۳۸۱	مفرد ادویہ	۳۵۷	۱۔ خارجی یواسیر
۳۸۲	علاج بالمرکبات	۳۵۸	۲۔ داخلی یواسیر
۳۸۳	مغربیات	۳۵۹	یواسیر اور فرنگی طب کی تحقیق
۳۸۴	سوزا کی مادہ	۳۶۰	فرنگی طب کی غلط فہمی
۳۸۵	تعریف زہر انسانی	۳۶۱	یواسیر اور ہومیوپیتھی
۳۸۶	پیدائش زہر انسانی	۳۶۲	علامات ادویہ
۳۸۷	اقسام زہر انسانی	۳۶۳	ہومیوپیتھی
۳۸۸	یادداشت	۳۶۴	علامات اور مرض کا فرق
۳۸۹	راز کی بات	۳۶۵	علامات کے باہمی فرق
۳۹۰	تعریف مرض	۳۶۶	یواسیری کی علامات

۴۸۲	ادوی تدابیر.....	۴۷۵	حقیقت مرض.....
//	ہومیوپیتھی ادویات میں اختلاف.....	//	ماہیت مرض.....
۴۸۳	سورا اور ڈاکٹر ہانس کی غلط فہمی.....	//	آپریٹک میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے.....
۴۸۴	ڈاکٹر کینٹ کی سورا کے متعلق غلط فہمی.....	//	طب میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے.....
۴۸۶	نتیجہ.....	۴۷۶	فرنگی طب اور سوزاک.....
//	سوزا کی مادہ کی حقیقت.....	//	مرض کی کیفیت.....
//	سوزا کی علامات.....	//	نوٹ.....
۴۸۷	علامات شفا.....	۴۷۷	سوزا کی مادہ اور فرنگی طب.....
//	نوٹ.....	//	طریقہ سرایت.....
۴۸۸	غلط فہمی.....	//	خصوصیات سرایت جراثیم سوزاک.....
//	سوزاک.....	۴۷۸	(۱) ابتدائی چھوت لگنے یا سرایت کرنے کے نتائج.....
//	ماہیت سوزاک.....	//	ابتدائی انتشار کے نتائج.....
//	اسباب.....	۴۷۹	جراثیم سوزاک کے خون میں سرایت کرنے کے نتائج.....
۴۸۹	علامات.....	//	الف۔ لٹمن خون (سٹیسیا).....
//	خونناک صورتیں.....	//	ب۔ پیپ آئمر خون کی ظاہری علامات (پائی ایک فیسٹی شیزہ).....
//	اصول علاج.....	//	فرنگی طب اور سوزا کی مادہ.....
//	غلط فہمی.....	۴۸۰	فرنگی طب کی غلط فہمی.....
۴۹۰	صحیح علاج.....	//	سوزاک اور ہومیوپیتھی.....

معنون

اپنی اس علمی تحقیق کو اپنے عزیز شاگرد جناب حکیم رحمت علی راحت صاحب، جمال خانو آ نہ زو مسلم کرشل بنگ لاکل پور (فیصل آباد) کے نام سے موسوم کرتا ہوں جو علم و فن طب کا انتہائی شوق رکھنے والے ہیں۔ عزیز نے قانون مفرد اعضاء کو دیکھنے کے لئے بے حد کوشش کی ہے۔ بے حد مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ دوسروں کو قانون مفرد اعضاء ذہن نشین کرانے کے لئے تشریح نظر یہ مفرد اعضاء پر ایک کتاب لکھ کر شائع کی ہے۔ آج کل ان کی تصانیف بھی مارکیٹ میں ناپید ہیں۔

تحریک تجدید طب کے ابتدائی ساتھیوں میں سے ہیں۔ انہوں نے کم و بیش چودہ سال فن کی خدمت کی ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی عزیزم ڈاکٹر محمد صدیق ہرہر کلیسی ایم اے بھی ایک فاضل ہیں۔ جن کے اندر علم و فن طب کے حصول کا زبردست جذبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو کمال و برکت نصیب کرے۔ آمین!

خادم فن

صابر ملتانی

تیسری کرن

”تحقیقات تین انسانی زہر“ ایک ایسی نایاب کتاب ہے جس نے طبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے آگاہی ہوتی ہے کہ ”سورا“ تمام امراض کا مبداء و مصدر ہے یا نہیں؟ نینوں میازم سورا، سفلس اور سائیکوس آپس میں اکٹھے ہوتے ہیں یا نہیں اور ان ہر دو یا سہ میازم کے ملنے سے جو شتر کے علائق پیدا ہوتی ہیں وہ کیا ہوتی ہیں؟ کہاں سے آتی ہیں؟ اور کہاں چلی جاتی ہیں؟ یا یہ تینوں زہر اکٹھے ایک جسم میں ہو ہی نہیں سکتے؟ ان سب باتوں کا جواب اس کتاب میں ملے گا۔

قدیم سائنسی نظریات سے ہی جدید طبی نظریات جنم لیتے ہیں۔ ڈاکٹر ہائمن اور ان کے پیروکاروں کی بات کوئی حسی دلیل یا دبی نہیں کہ جس میں اصلاح یا تبدیلی نہ ہو سکے۔ رچرڈ ہیوز اور کئی ڈاکٹر نظر یہ میازم کو تو کھلی طور پر رد کر کے اسے عبث اور ناقابل فہم سمجھتے ہیں، ہومیو پیتھی فلسفہ میں جو غلطیاں ہیں نہ صرف یہ کتاب ان کی اصلاح کے لئے ٹھوس لائحہ عمل پیش کرتی ہے بلکہ ہومیو پیتھی کی تمام علامات کا ایک منفرد طریقہ علاج ”قانون مفرد اعضاء“ کے تحت سو فیصد احاطہ کرتی ہے۔ ڈاکٹر ہائمن کی یہ بات غلط تھی کہ سورا کی تخریب کاری زندگی بھر جاری رہتی ہے، حالانکہ جدید رسالہ تحقیقات کے مطابق ((کلک داء دواء)) یعنی ہر مرض کا علاج ہے۔ تو پھر مرض کی علامات کا رفع کرنا بھی ممکن ہے۔ پانیاں ہومیو پیتھی کی کتاب Organan of Medicine اور Nature of Chronic Diseases سے لے کر دور حاضر کے مختلف ہومیو پیتھی مصنفین مثلاً ای۔ بی نیش اور ڈاکٹر مسعود قریشی وغیرہ نے سورا کی حقیقت یا وسعت اور اس کی اصلیت کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا، حالانکہ وہ اسے خود نہ سمجھ سکے اور قانون مفرد اعضاء سے ناواقف ہومیو پیتھی ڈاکٹرز، ایلو پیتھی ڈاکٹرز، حکماء و پید سورا کی غفلت اور ظاہری صورت کو نہیں سمجھ سکے، پھر بے چارے اس کی غلط حالت کا رنگ، گہرائی، تنہا ظاہری و مخفی علامات کو کیسے سمجھ سکیں گے؟ تین زہروں کی ماہیت اور ان کا سد باب اس کتاب میں پیش کردہ ریسرچ سے ہی ممکن ہوا ہے، جس سے بیماروں کی شفا کی امید بندھی ہے۔

قانون مفرد اعضاء سے ہی آپ ایلو پیتھی، ہومیو پیتھی، طب یونانی، آیور ویدک ادویہ کا درست طریق سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب اپنے مفید ہونے کا خود ثبوت پیش کرتی ہے۔

مکتب آنت کہ خود بوید، نہ کہ عطار بگوید

ایڈیٹر

المعالج الحکیم یابرین دلاور

رجسٹرڈ تخریک تجدید طب پاکستان

ایڈوانزر ہومیو پیتھک میڈیکل ایسوسی ایشن آف پاکستان

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، الصلوة والسلام على رسوله الكريم، اما بعد!

اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں اس قابل کیا کہ ہم علم و فن طب میں علم العلاج پر ایسی کتاب پیش کر سکیں، جس کی مثال گذشتہ ہزاروں سال کی طبی دنیا میں نہیں ملتی اور نہ آج کل کی طبی دنیا اس کی نظیر پیش کر سکی ہے۔ اس کے بغیر علم و فن طب بے روح جسم ہے جو بے جان ہو کر رہ جاتا ہے۔ یعنی اس کی ہستی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے جن معالجین کو علم العلاج پر دسترس حاصل ہے، وہی معالج علم و فن طب میں کامیاب رہے ہیں۔ انہی معالجین نے دراصل علم و فن طب کی زندگی و نام اور کمال کو برقرار رکھا ہے۔

علم العلاج میں ایک شعبہ زہروں کے علاج کا بھی مقرر ہے، جس میں ہر قسم کے جماداتی، نباتاتی اور حیواناتی زہروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر انسانی زہروں پر نہ کوئی کتاب لکھی گئی ہے اور نہ ہی کسی علاج کی کتاب میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ البتہ بعض محققین نے ان زہروں کی طرف اشارے ضرور کئے ہیں، لیکن وہ اشارے ناکافی ہیں۔ کیونکہ ان میں زہروں کی ماہیت و پیدائش اور علامات و عوارضات پر کچھ بھی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ یہ ایک انتہائی اہم موضوع ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ روزمرہ زندگی میں ہر ایک مرض سے اس کا کچھ نہ کچھ تعلق ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی خون و اخلاط میں کیسی بھی بعض اثرات ایسے پائے جاتے ہیں جو بچہ اپنی پیدائش پر ماں باپ سے لے کر پیدا ہوتا ہے اور ساری زندگی اس کے اثرات یا اس سے ملتے جلتے اثرات اس کے اندر پائے جاتے ہیں۔ جن کو ایسے امراض کا نام دیا جاتا ہے جو دراشت میں منتقل ہو گئے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر اولاد میں ایسے امراض پائے جاتے ہیں جو ماں باپ میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض ایسے امراض و علامات بھی ہیں جو کسی ایک علاقہ میں کسی خاص آب و ہوا اور ماحول کی وجہ سے انسان کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ تمام قسم کے امراض و عوارضات تمام زندگی انسان میں رہتے ہیں۔ بلکہ دیگر انسانوں میں بھی منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک قسم کے زہر ہیں جو انسانی جسم و خون اور اخلاط میں کیسی بھی طور پر تیار ہوتے ہیں جو نہ صرف زندگی بھر ان کے لئے باعث معصیت اور عذاب ہوتے ہیں بلکہ دیگر بنی نوع انسان کے لئے بھی مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں انہی انسانی زہروں پر بحث کی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ یہ کتاب نہ صرف ایک نئے باب و شعبہ کی ابتداء کرے گی بلکہ ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

یہ تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) آتشی زہر (۲) ہوا سیری زہر (۳) سوزاکی زہر۔

یہ ہر قسم کے جسم انسان میں اعضائے رکیہ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں، اور ہر عضو کیس کی خرابی سے ایک زہر پیدا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ان کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا زہر نہیں پایا جاتا جو جسم انسان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی ماہر یا محقق ان کے علاوہ کوئی زہر ثابت کرے تو ہم اس کو پہنچ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر میں جس قدر زہر پائے جاتے ہیں چاہے وہ جماداتی، نباتاتی، حیواناتی یا جراثیمی ہوں اور چاہے وہ زہریلے امراض کے زہر ہوں، وہ سب ان تینوں اقسام کے زہروں سے باہر نہیں ہوں گے۔ دنیا میں صرف تین اقسام کے زہر پائے جاتے ہیں جو جسم انسان

کو نقصان و تکلیف اور مرض و عوارض کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے دوائیں بھی صرف تین اقسام کی ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل اس کتاب میں ذہن نشین کرادی ہے جس سے تشخیص الامراض میں آسانیاں اور علاج میں سہولتیں پیدا ہوگی ہیں۔

سب سے بڑی بات جو اس کتاب میں بیان کی گئی ہے، یہ ہے کہ انسانی جسم کے سرے لے کر پاؤں تک تمام امراض کے متعلق ثابت کر دیا گیا ہے کہ وہ تمام امراض جن کی اس وقت دنیا میں تحقیق ہو چکی ہے، وہ سب ان تین زہروں کے اندر شریک ہیں اور انہی کے علاج میں ان سب کے علاج بھی شریک ہیں۔

ایک اہم تحقیق یہ کی گئی ہے کہ فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس آئے دن جو نئے نئے امراض کی تحقیق کا ڈھونگ رچا رہی ہے، وہ سب اس کی بے علمی اور بے اصولی کے ثبوت ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا طریق علاج نہ صرف غیر علمی ہے بلکہ غلط بھی ہے۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ فرنگی طب اور ماڈرن سائنس نے اس وقت جو امراض تحقیق کئے ہیں، وہ صرف ایک نظام کے امراض ہیں۔ جن کو اعصابی امراض کہتے ہیں۔ مگر ہم نے اس کے علاوہ دو اور نظام پیش کئے ہیں، ایک عضلاتی نظام اور دوسرا ندری نظام، جن کے تحت ایسے تمام عضلاتی اور ندری امراض پیش کر دیئے گئے ہیں جن کا ان کو بالکل علم نہیں ہے۔ یہ ہمارے علم الطلاج کی بہت بڑی فوقیت ہے جو ایسا سنگ میل ہے جو ہمیشہ قائم رہے گا اور دنیا کے طب کو روشنی دیتا رہے گا۔ یہ ہمارے فن کا کمال ہے۔

آخری اہم بات یہ ہے کہ ڈاکٹر ہائمن صاحب نے تین زہروں کا ذکر کیا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

① سٹلس (تنگلی زہر)

② سائیکوس (بو اسیری زہر)

③ سورا (سوزاکی زہر)

مگر ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تین قسم کے زہر درست تو ہیں مگر ڈاکٹر ہائمن اور ان کے تمام ساتھیوں کو ان زہروں کی صحیح حقیقت کا بالکل علم نہیں تھا اور نہ ہی دنیا بھر کا کوئی ہو سچا پتہ جانتا ہے اور اگر جانتا ہے تو ہم پیش کر تے ہیں کہ وہ ڈاکٹر ہائمن یا اپنی کتب سے ہمیں نکال کر دکھائیں۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں دکھائیں گے۔

البتہ ہم نے ان زہروں پر پوری روشنی ڈالی ہے، اور ان کو پورے طور پر ذہن نشین کرادیا ہے۔ تاکہ حکماء و اطباء اور معالج وغیرہ بلکہ ہر طالب علم طب پورے طور پر اسے سمجھ کر مستفید ہو سکے اور کمال حاصل کر سکے۔ جو صاحب علم اور اہل فن اس کو سمجھ لیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ فن علاج میں کامل ہو جائیں گے۔ یہی اس کتاب کی تعلیم کا کمال ہے۔

خادم فن

صا بر ملتانوی

اکتوبر 1971ء

قانون فطرت بیان کرتی ہے۔ انسان وہ ہے جس میں جذبہ اُنس پایا جاتا ہے، ورنہ وہ حیوان نامقل ہے، جس میں اُنس کے بجائے وحشت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ وحشت ان زہریلے اجزاء سے پیدا ہو جاتی ہے جو خون میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ جذبہ اُنس ہی ہے جو ان زہروں کو خارج اور ختم کرتا رہتا ہے۔ انسان کی ایک جہلت ہے جو اس کی صحیح فطرت پر قائم رہتی ہے۔

ماہرین انفیات نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ صحیح جہلت سے انسان میں جذبہ اُنس قائم ہوتا ہے۔ وہ غیب پر ایمان رکھتا ہے کہ ایسی طاقت ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے اور اس کی مالک ہے۔ اس کی عبادت کرتا ہے۔ اس کے لئے خرچ اور قربانی کرتا ہے۔ اس میں محبت کے ساتھ خوف کا جذبہ بھی شریک ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

قرآن حکیم نے ایسے صحیح جہلت انسان کو متقی کہا ہے اور تاکید کی ہے کہ ہدایت صرف متقی کے لئے ہے۔ انسان مسلمان ہو یا غیر مسلمان، اس کی پیدائش صحیح فطرت پر ہوتی ہے اور اس کی جہلت بھی صحیح ہونی چاہئے اور اس کا تعلق اور ایمان غیب پر ہونا چاہئے۔ اس کی خوشنودی کے لئے اس کے اعمال اچھے ہونا اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا لازمی بات ہوتی ہے۔ وہ ایسے پیغام کا منتظر رہتا ہے جو غیب کی طرف سے اس کو ملے اور اس پیغام کے مطابق زندگی گزارے۔

جب رسول، پیغمبر اور نبی آئے تو ایسے ہی صحیح جہلت اور صحیح فطرت کے انسانوں نے ان کو تسلیم کیا اور اپنی زندگیوں کو ان کے احکام کے مطابق ڈھال کر مجسم اخلاق بن گئے اور ان کا درجہ انسان سے بڑھ کر آدمی تک جا پہنچا اور وہ انسان سے بڑھ کر آدمی بن گئے اور یہ سلسلہ نبوت نور اپنے کمال کو پہنچا تو یہ سلسلہ نور نبوت ختم ہو گیا۔ خاتم نبوت رسول اکرم حضرت محمد ﷺ تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام بذریعہ وحی قرآن حکیم کی صورت میں دُنیا کے سامنے پیش کر دیا اور زندگی و کائنات کے تمام فطری قوانین کی تشریح کر دی۔ اب کوئی ایسا فطرت کا قانون اور اسرار رموز باقی نہیں رہ گیا جو قرآن حکیم میں نور نبوت کے ذریعے بیان نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے آئندہ نہ کسی نبوت کی ضرورت ہے اور نہ کسی پیغام کا انتظار ہے۔

جن انسانوں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو تسلیم کیا ہے، ان میں آدمیت اور اخلاق پائے جاتے ہیں۔ ان کے درجے بڑھادے گئے ہیں۔ وہ آدمی سے بشر بن گئے ہیں۔ وہ تمام دُنیا کے لئے امن و سلامتی اور خیر و خدامت بنی نوع انسان و ترتیب کائنات کے حامل ہیں۔ ہم نے تحقیق انسانی کے بعد اس کے ترقی و متحول کی تمام صورتوں کے ساتھ اس کے کمال تک کو بیان کر دیا ہے۔ انسانیت کا کمال آدمیت ہے، اور آدمیت کا کمال بشریت ہے، اور بشریت کا کمال نور نبوت ہے، اور نور نبوت کا کمال ختم نبوت ہے۔ چونکہ نبوت نور مجسم ہے، اس لئے انسان خواہ کتنا بھی کمال حاصل کر لے نبی نہیں بن سکتا۔

نور اللہ اور رویت ہی ایسے کمال ہیں جن سے جسم و نفس اور روح میں کمال پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کے ایمان و عمل صالح میں ترتیب قائم نہیں رہتی تو مادی طور پر خون میں خرابی اور فساد پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، جو جسم کے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث بن جاتا ہے۔ سبھی وہ زہر ہیں جو انسان کے جسم میں امراض و عوارض پیدا کر دیتے ہیں۔ بس ثابت ہوا کہ انسان کے اعضاء کے غیر صالح اعمال سے زہر پیدا ہوتے ہیں۔

یہ حقیقت بار بار بیان کر دی گئی ہے کہ تہذیب و طب اور احیاء فن کی بنیاد قانون مفرد اعضاء پر قائم ہے۔ یعنی جب اخلاط مجسم ہوتے ہیں تو مفرد اعضاء بن جاتے ہیں۔ گویا مفرد اعضاء مجسم اخلاط ہیں۔ یہ مفرد اعضاء (انجیر) جن کو انگریزی میں ٹشو کہتے ہیں جو ظلیہ (حیوانی ذرہ) سبیل سے مرکب ہوتے ہیں۔ یہ ظلیہ جسم میں اپنی جگہ ایک یونٹ اور اکائی ہے، جو اپنی جگہ پر ایک مقام رکھتا ہے اور اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے خود اپنی غذا خون سے حاصل کرتا ہے۔ اپنا فضلہ خارج کرتا ہے اور آکسیجن کو جذب اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو خارج کرتا ہے۔ گویا یہ اپنی جگہ پر ایک مکمل

زندگی رکھتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حیوانی ذرہ (سیل) اور اخلاط کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ یعنی یہ اخلاط ہی سے تیار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے جب اخلاط میں زہر پیدا ہوتا ہے تو خلیات (سیلز) مرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب مفرد اعضاء (نشوز) اپنے اعمال میں گڑ جاتے ہیں، تو اخلاط میں زہر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ثابت ہوا کہ اخلاط و مفرد اعضاء لازماً ملزم ہیں۔

جہاں تک روح اور نفس کا تعلق ہے، ان کے متعلق یہ ذہن نشین کر لیں کہ روح طبعی یا ربانی الہی کا حامل خون ہے اور وہاں سے مفرد اعضاء کے ذریعے تمام جسم میں نشو و ارتقاہ اور تحریک پیدا کر دیتے ہیں۔ نفس کے حامل مفرد اعضاء ہیں۔ ہر مفرد اعضاء اپنے اپنے مزاج کے مطابق اپنے مزاج کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح اخلاط و جسم اور نفس و روح کا تعلق قائم رہتا ہے۔ اس لئے جسمانی اور مادی امراض کے تعلق کو نفس و روح تک قائم کرنا ضروری ہے۔ اس طرح ہر انسان کے مرض کے ساتھ ساتھ اس کے نفسیاتی اور روحانی امراض اور خرابی اخلاق کا پورے طور پر علم ہو سکتا ہے۔

انہی جذبات اور وجدان کے تحت ہم نے ”تین انسانی زہر“ نامی کتاب لکھی ہے۔ اس میں اگرچہ تین زہروں کا تعلق تین مفرد اعضاء سے ہے۔ لیکن یہ کتاب ہر قسم کے زہر اور ہر مفرد عضو کی خرابی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس سے اس قدر بصیرت پیدا ہوتی ہے کہ انسان ہر قسم کے زہر کے اثرات اور ہر قسم کے مفرد اعضاء پر پوری طرح قابو پالیتا ہے۔ اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے یہ کتاب تحقیقات زہر کے لحاظ سے نہ صرف غیر معمولی نوعیت کی کتاب ہے، بلکہ بیان امراض کے سلسلہ میں یہ بے حد خصوصیات کی حامل ہے۔ اس کے پڑھنے کے بعد قاری کو ہر مرض اور ہر زہر پر پورے طور پر عبور حاصل ہو جاتا ہے۔

جہاں تک علاج کا تعلق ہے، یہ کتاب ذیائے طب میں اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔ اس وقت تک جس قدر کتب علاج الامراض یا علاج زہر پر لکھی گئی ہیں، اول تو ان میں علاج الامراض نقل و در نقل اور غیر یقینی ہے۔ دوسرے جہاں تک زہروں کا تعلق ہے، اول تو ان کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے اور اگر کہیں ان کا تھوڑا بہت ذکر ہے تو وہ بالکل بے اصول اور بے ربط پایا جاتا ہے۔ اس طرح ایک طالب علم ان کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی ان کے علا جوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔

اس سلسلے میں جہاں تک فرنگی طب کا تعلق ہے، جس کو ماڈرن میڈیکل سائنس کہتے ہیں۔ وہ سائنس کے نام پر ایک زبردست دھوکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرنگی طب (ماڈرن میڈیکل سائنس) میں نہ تو امراض کے سلسلہ میں کوئی تحقیق ہے اور نہ ہی اس میں زہروں کی حقیقت پر کوئی اصولی اور بنیادی بات بیان کی گئی ہے۔ نتیجہ کے طور پر ہر مرض کے علاج میں جدا جدا علاج اور ہر زہر کے علاج میں الگ الگ تریاق پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس طرح اس بے ربط اور غیر یقینی تشریح الامراض اور سمیات میں کسی طالب علم کا پوری طرح قابو پانا نہ صرف مشکل ہے بلکہ ایک ناممکن امر ہے۔ ہم نے اپنی کتاب ”تحقیقات الامراض و الاعلا مات“ اور ”مختصر علاج“ میں ان امراض و علا مات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اپنی زیر نظر کتاب میں علاج الادویہ کے سلسلہ میں ہم نے بعض اہم ادویہ اور غیر معمولی اصول ادویات کو نہ صرف نظر انداز کر دیا ہے، بلکہ بالکل غلط قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب اصولی طور پر قانون علاج کے بالکل منافی ہیں۔

ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اصول علاج اور علاج الادویہ کی قانون کلی اور فطری اصولوں کے تحت رہیں۔ جس طرح ایک عضو کے مرض کا علاج دوسرے عضو سے کیا جا سکتا ہے، اسی طرح ایک زہر کا علاج دوسرے زہر سے کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس حقیقت کو قانون کی حیثیت دے دی ہے کہ ایک زہر جب شدت اختیار کر لیتا ہے تو وہ دوسرے عضو کو تحریک دے کر اس کے زہر کی پیدائش شروع کر دیتا ہے۔ جس سے نیاز ہر پیدا ہو

کرفٹری طور پر پیلے زہر کو ختم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ قانون الہی ہے جو زمین اور رحیم ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر انسان قانون الہی کے مطابق اپنی زندگی کو قائم کر لے تو وہ ایسے زہروں اور ان سے پیدا شدہ امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

علاج الادویہ میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ قدرتی علاج کے ساتھ مفرد ادویہ اور مرکب ادویہ کو تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان کے علاوہ خاص الخاص بھربات پیش کر دیئے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ سب علاج بالمشردا اعضاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان میں ترقیاتی علاج اور بے خطا بھربات ہیں۔

تجدید طب سے علم و فن طب میں جو انقلابی کام کیا گیا ہے، اس کی کامیابی اور کمالات حقیقت بن گئے ہیں اور ہر معالجہ جو ان اصولوں کے تحت علاج کرتا ہے، وہ نہ صرف اپنے علاج میں کامیاب ہے بلکہ روز بروز شہرت حاصل کرتا جا رہا ہے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ دیگر اطباء و حکماء بلکہ ایڈیٹیو سوسائٹی ڈاکٹرز اور ہومیو پیتھ بھی ان کامیابیوں اور کمالات کو دیکھ کر خود بخود ان کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلد از جلد قانون مفرد اعضاء کو کچھ کر تجدید طب سے مستفید ہوں اور اپنے مطب کو کامیاب اور کامران بنائیں۔ یہ قانون مفرد اعضاء کی کامیابی اور تجدید طب کی حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔ اب میران کا فرض ہے کہ وہ ایسے اہل علم و صاحب فن اور معالجین کو اپنے قریب کر لیں اور محبت سے ان کو تجدید طب کا قانون مفرد اعضاء سمجھائیں۔

صابر ملتان

اکتوبر 1971ء



تین انسانی زہر

جواشیاء کھائی جاتی ہیں، وہ تین حالات سے خالی نہیں ہوتیں: ① نغذا ② دوا اور ③ زہر۔ جن کی تعریفیں درج ذیل ہیں:

تعریف غذا

ایسی شے جو اگر کھالی جائے تو اذل جسم کو متاثر کرے، پھر جسم سے متاثر ہو کر جزو بدن بن جائے نغذائے خالص کہلاتی ہے۔

تعریف دوا

ایسی شے جو اگر کھالی جائے تو اذل جسم کو متاثر کرے، لیکن جسم سے متاثر نہ ہو، اور جزو بدن ہوئے بغیر جسم سے خارج ہو جائے، دوائے خالص کہلاتی ہے۔

تعریف زہر

ایسی شے جو اگر کھالی جائے تو جسم کو اس قدر متاثر کرے کہ جسم کو فنا کر دے، ہم خالص کہلاتی ہے۔

پھر ان سے مرکبات کی بھی تین صورتیں ہیں:

① نغذائے دوا: جس میں نغذا زیادہ اور دوا کم ہو۔

② دوائے نغذائی: جس میں دوا زیادہ اور نغذا کم ہو۔

③ دوائے زہر: جس میں دوا زیادہ اور زہر کم ہو۔

جاننا چاہئے کہ زہر بھی نغذا اور دوا کی طرح تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

① جماداتی زہر: جیسے (۱) نکھلیا (۲) بڑتال (۳) پارہ وغیرہ۔

② نباتاتی زہر: جیسے (۱) بیش (۲) کچھ (۳) اٹیون وغیرہ۔

③ حیوانی زہر: جیسے (۱) سانپ (۲) بچھو (۳) زہریلے کیڑے۔

ہر قسم کے زہر جب جسم میں داخل ہوتے ہیں تو وہ اپنے اثرات و افعال اور خواص سے جدا جدا علامات پیدا کرتے ہیں۔ یہاں پر ہم جن

اقسام کے زہروں کا ذکر کر رہے ہیں، وہ ان زہروں سے الگ قسم کے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ وہ زہر ہیں جو صرف انسانی جسم میں تیار

ہوتے ہیں اور ان سے خوفناک قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم انہی اقسام کے زہروں کا ذکر کریں گے۔

تعریف زہر انسانی

انسانی خون و رطوبات اور جسم میں ایسی حالت و صورت پیدا ہو جائے جیسی دیگر اقسام کے زہروں کے اثرات سے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی

جب جسم میں پیدا ہو اس کو فنا کر دے یا کسی دیگر جسم میں داخل ہو تو اس کو بھی فنا کر دے یا اس میں بھی زہریلی علامات اور اثرات پیدا کر دے۔ اس

زہر کا اثر فوری بھی ہو سکتا ہے اور رفتہ رفتہ بھی ہو سکتا ہے۔

پیداؤش زہر انسانی

جسم انسانی میں جب کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو قوت مدافعت (ایمیونٹی) اور قوت مدبرہ بدن (وائٹل فورس) اس کو دفع کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ جب وہ کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے تو پھر اس مرض کا زہرخون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غالب ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ جسم کو ختم کر دیتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ سبکی زہر کسی دوسرے جسم پر اثر انداز ہو کر اس جسم میں بالکل اسی قسم کے زہر بیلے اثرات اور علامات پیدا کر دے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ جس انسان میں یہ زہر پایا جاتا ہے، اس کی اولاد میں بھی اسی قسم کے زہر بیلے اثرات اور علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ اثرات اور علامات بالکل وہی ہوتی ہیں جو باپ میں پائی جاتی ہیں۔ پہلی صورت کا نام بگاڑا اعضاء، دوسری صورت کا نام چھوت چھوت اور تیسری کا نام اثرات وراثت ہے۔

انسانی زہر کی اقسام

چونکہ ان زہروں کی ابتداء اعضاء کے بگاڑ سے ہوتی ہے، اور انسانی جسم کے حیاتی اعضاء صرف تین ہیں جن کو ہم اعضاء ریشہ (دل، دماغ، جگر) کہتے ہیں۔ اس لئے یہ زہر بھی تین ہی اقسام کے ہوتے ہیں، جن کی صورتیں درج ذیل ہیں:

① **اعصاب:** جن کا مرکز دماغ ہے، ان کے بگاڑ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے، اس کا نام زہر آتھک یا آتھکی مادہ ہے۔

② **غده و غشائے مخاطی:** جن کا مرکز جگر ہے، ان کے بگاڑ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے، اس کا نام زہر سوزاک یا سوزاک کی مادہ ہے۔

③ **عضلات:** جن کا مرکز دل ہے، ان کے بگاڑ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے، اس کا نام زہر یوسیرا یا یوسیری مادہ ہے۔

سبکی زہر مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں، لیکن اگر ان کا تجزیہ کیا جائے تو وہ ان تین صورتوں ہی میں شامل نظر آتے ہیں جن کی تفصیلات آئندہ پیش کی جائیں گی۔

یادداشت: یاد رکھیں کہ آتھک جس کو انگریزی میں سٹلس کہتے ہیں، یہ نہ تو مرض ہے اور نہ ہی زہر ہے، بلکہ یہ اس مرض کی علامت ہے جس کا زہر آتھکی مادہ ہے۔ آتھک اور آتھکی مادہ کا فرق ظاہر کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح سوزاک اور سوزاک کی مادہ میں فرق ہے۔ بالکل اسی طرح یوسیرا اور یوسیری مادہ میں بھی فرق ہے۔ ان کی تفصیلات آئندہ پیش کی جائیں گی۔

تاریخ ابتداء

جہاں تک زہروں کی ابتداء کا تعلق ہے یہ حقیقت ہے کہ انسان کی پیداؤش کے ساتھ ساتھ اس کے خون اور گوشت میں ان کا پایا جانا ضروری تھا۔ مگر ان کے علم اور حقیقت کا اسی وقت پتہ چلا جب علم و فن طب پر کتب لکھی گئیں۔ سب سے قدیم علم و فن ایورویڈک ہے اور اس میں علمی و فنی طور پر کتب لکھی گئی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں ان زہروں کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح جب یونانی کا گہرا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس میں بھی ان زہروں کا کسی نہ کسی رنگ میں بیان پایا جاتا ہے۔

فرنگی طب (ایلیپٹیمی) کی کتب میں آتھک و سوزاک اور یوسیرا کا علم تو ضرور ملتا ہے لیکن آتھکی مادہ، سوزاک کی مادہ اور یوسیری مادہ کا الگ الگ کتبیں ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض امراض کے اسباب میں ان مادوں کا ذکر کہیں کہیں ضرور پایا جاتا ہے اور جب سے ماڈرن میڈیکل

سائنس نے نظریہ جراثیم پیش کیا ہے، اس وقت سے ان زہروں کو ان کے ساتھ منتقل کر کے ان کے ناموں کے ساتھ منسوب کر دیا ہے۔ مگر ان زہروں کی تفصیلات سے واقف نہیں کرایا گیا۔ یعنی یہ زہر کہاں کہاں پیدا ہوتے ہیں؟ کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ ان کی حدود کیا ہیں؟ ان کی تفصیلی علامات کیا ہیں؟ ان کے اثرات کیا ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟ خاص طور پر ان زہروں کا ایک دوسرے پر کیا اثر ہوتا ہے اور نفسیاتی طور پر ان زہروں کے انسانی جذبات پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

ان زہروں کا سب سے پہلے علمی و فنی طور پر ڈاکٹر ہائمن نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ان زہروں کو سفلس، سور اور سائیکوس کے ناموں سے موسوم کیا ہے۔ اگرچہ سفلس ایک علامت کا نام ہے یا زیادہ سے زیادہ مرض کا نام کہا جا سکتا ہے۔ اس سے کسی زہر کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر سور اور سائیکوس چونکہ نہ کسی مرض کے نام ہیں اور نہ ہی کسی علامت کے نام ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ جب سفلس کو ملا کر پڑھا جاتا ہے تو اس سے بھی ان کا مقصد ایک خاص قسم کا زہری معلوم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہائمن اور ان کے بعد کے ایک قابل ہو میوپیتھ ڈاکٹر جیمز ٹیلر کینٹ (James Tyler Kent) نے ان تینوں زہروں کو روشناس کرانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں بہت سی باتیں اچھی اور قابل ذکر ہیں۔ لیکن جب ان کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان زہروں کی اصلیت اور ہستی تو ان کے تحت اشکور میں ضرور ہے، مگر شعوری طور پر وہ ان کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ مثلاً ① یہ زہر کہاں پیدا ہوتے ہیں؟ ② کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ ③ ان کی حدود کیا ہیں؟ ④ ان کی تفصیلی علامات کیا ہیں؟ ⑤ ان کے اثرات کیا ہیں اور کہاں پائے جاتے ہیں؟ ⑥ ان زہروں کا ایک دوسرے پر کیا اثر ہے؟ ⑦ جذبات پر ان زہروں کے اثرات انہوں نے بیان کئے مگر غیر مبہم ہیں، واضح نہیں ہیں۔ ⑧ زہروں کے اثرات سے کیا کیا جذبات ابھرتے ہیں، ان کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی جذبات کی حقیقت پر کچھ لکھا ہے۔ ⑨ جن ادویات کا ذکر ان زہروں کے سلسلہ میں کیا ہے، وہ بالکل غلط ہیں۔ ان سب کی تفصیل آئندہ بیان کی جائے گی۔

آتشکی مادہ

تعریف آتشکی مادہ

آتشکی مادہ ایک ایسا زہر ہے جو آتشک سے پیدا ہوتا ہے، پھر انسانی جسم و خون اور مٹی میں سرایت کر جاتا ہے۔ آتشک کبھی اندرونی خرابی سے پیدا ہوتا ہے، کبھی دوسروں سے چھوت کی وجہ سے لگ جاتا ہے اور کبھی ماں باپ کی طرف سے ورثہ میں مل جاتا ہے۔ جب یہ مادہ انسان میں پورے طور پر اثر کر جاتا ہے تو خوفناک صورتیں اور علاماتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

آتشک کی تاریخ

آیورہدیک ایک انتہائی قدیم علم و فن علاج ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بانی علم و فن ہے، جس کے اولین حامل صرف رشی اور مزی تھے اور عوام کی دسترس سے بہت دور تھا۔ موجودہ دور کی مستند کتاب ”مخزن آیورہدیک“ (معنیفہ ویڈ راج کرشن دیال ویڈ شاستری) میں آتشک کے متعلق یوں تحریر ہے: ”سوزاک کی مانند آتشک کا ذکر کبھی قدیم آیورہدیک کتب میں نہیں پایا جاتا۔ اس کی وجہ بھی وہی ہے جو کہ ہم مرض سوزاک کے بیان میں کر چکے ہیں“۔ سوزاک کے بیان کے تحت یوں تحریر ہے: ”حقیقت یوں ہے کہ مرض سوزاک اور آتشک ہندوستان کی بھاریاں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ دونوں امراض ہندوستان پر غیر ملکی حکومتوں کے وقت سے ہی رونما ہونا شروع ہوئے ہیں۔ غیر ملکی حکومتیں اس ملک میں جس قدر ایرانی ہوتی

گئیں، اس قدر ان امراض کو زیادہ پھیلنے کا موقع ملا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی حکومت یا عہدِ مغلیہ تک ہندوستان کی طبِ قدیم آیورویدک کی مستند تصانیف ان امراض سے خالی پائی جاتی ہیں۔“

اس کا مطلب یہ نہیں کہ آیورویدک تصانیف اس لحاظ سے نامکمل اور ادھوری ہیں۔ یا اس وقت کے دیدوں کو ان امراض کا علاج کرنا نہیں آتا تھا، ورنہ انھیں آیورویدک طب بطور خود ہر طرح سے مکمل اور ضروریاتِ وقت کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس زمانے میں آیورویدک تصانیف معرضِ وجود میں آئیں، اس وقت اس ملک میں ان امراض کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ورنہ یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ آیورویدک جیسی مکمل سائنس کی کتب میں ایسے تباہ کن اور خوفناک قسم کے امراض کا ذکر تک نہ ہو۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہندوستان میں اس وقت یعنی عہدِ مغلیہ سے پیشتر مرضِ آتھک اور سوزاک کا وجود نہ تھا، اس کا جواب اگر عقلی و نقلی دلائل سے دینے لگیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے، مگر ہم یہاں صرف دو اظہوں میں اس کا جواب دے کر اس بحث کو سببیں ختم کرتے ہیں اور وہ جواب یہ ہے کہ ہندوستان کے قدیم ریشیوں اور مہیوں نے انسانی جسم کو نشوونما دینے، اس کو مکمل بنانے، اور اس کو ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھنے کے لئے اصول ہی اس قسم کے وضع کئے تھے کہ کوئی بھی انسان ان پر عمل پیرا ہو کر کبھی بیمار نہیں ہو سکتا تھا۔ چہ جائیکہ آتھک اور سوزاک جیسے گھٹاؤنے امراض میں مبتلا ہو۔

حاضرہ عورت کے لئے ہندو دھرم شاستر اور ویدک شاستر کا حکم ہے کہ وہ جنس کے دونوں میں بالکل تخلیہ میں رہے۔ کسی سے چھوئے نہیں اور نہ ہی کھانے پینے کی اشیاء کو ہاتھ لگائے۔ اسی طرح حاضرہ کے متعلقین کے لئے بھی خاص ہدایت ہے کہ وہ اس کے ہاتھ کی کسی چیز کو بھی استعمال نہ کریں۔ حتیٰ کہ حاضرہ اور حاملہ سے مباشرت کرنے والے کو گھنہ لگا کر کہا گیا ہے۔ اس قسم کے اصول ہندو مذہب کا جزو خاص بن چکے تھے، اور کوئی بھی آدمی ان کی خلاف ورزی نہیں کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں ہندوستان میں آتھک اور سوزاک وغیرہ جیسے خوفناک امراض پیدا ہی نہیں ہوتے تھے۔

چونکہ زمانہ انگریزی راج کی برکت سے یہ مرض ملک میں عام ہو گیا ہے، اس لئے مخزنِ آیورویدک جو کہ ضروریاتِ وقت کو ملحوظ رکھ کر وجود میں آیا ہے، اس میں موجودہ زمانے کے امراض کا اندراج نہایت ضروری سمجھ کر ہم نے ڈاکٹری و یونانی کتب سے مدد حاصل کی ہے۔

پھر آتھک کے بیان میں لکھتے ہیں: ”حقیقت میں مرضِ سوزاک اور آتھک اس زمانے میں کسی بھی انسان کو نہ ہوتے تھے جس زمانے میں آیورویدک کی قدیم کتب ان امراض کے نام تک سے نا آشنا ہیں۔ زمانہ جدید کی کتب میں اس مرض کا ”فرنگ روگ“ کے نام سے ذکر ملتا ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مرض فرنگستان کی عورتوں سے مجامعت کرنے کے باعث یا فرنگیوں سے میل جول کے سبب ہندوستان میں پیدا ہوا۔ ورنہ انگریزی دور حکومت سے پیشتر اس مرض کا ہندوستان بھر میں کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ بعض دیدوں کا خیال ہے کہ آیورویدک کتب میں جس مرض کو اپنیش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، وہی آتھک ہے۔ مگر یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ آتھک اور اپنیش کے اسباب و علامات پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آتھک اور اپنیش بالکل جدا جدا امراض ہیں۔ آیورویدک کا اپنیش صرف مردوں کی بیماری ہے اور آتھک مرد و عورت دونوں کو ہو سکتا ہے۔ اپنیش اخلاط کی خرابی یا چوٹ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے اور آتھک ایک متعدی مرض ہے جو کہ صرف آتھک میں مبتلا مرد سے عورت کو اور عورت سے مرد کو ہوتا ہے۔ یا آتھک مریض کے ہمراہ کھانے پینے، سونے یا اس کے کپڑے وغیرہ پہننے سے ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ہر دو امراض عضوِ تناسل سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن ہیں دونوں ایک دوسرے سے مختلف۔“

حقیقت سے بے خبری

ویدراج کرشن دیال جی کے مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوزاک اور آتھک، دونوں کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: "سوزاک اور آتھک ہندوستان کی بیماریاں نہیں ہیں، بلکہ یہ دونوں امراض ہندوستان پر غیر ملکی حکومتوں کے وقت سے رونما ہونا شروع ہو گئے ہیں۔" تصدیق میں یہ لکھتے ہیں کہ "اسلامی حکومت یا عہد مغلیہ تک ہندوستان کی طب قدیم آ یورویک کی مستند تصانیف اس امراض سے خالی پائی جاتی ہیں۔" لیکن دوسری طرف یہ لکھتے ہیں کہ "اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آ یورویک تصانیف اس لحاظ سے نامکمل یا اجزوری ہیں یا اس وقت کے ویدوں کو ان امراض کا علاج کرنا نہیں آتا تھا، درآ نہالیکہ آ یورویک طب بطور خود ہر طرح سے مکمل اور ضروریات وقت کے لئے کافی تھی۔" دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ "اس کا مطلب یہ ہے کہ جس زمانے میں ویدک تصانیف معرض وجود میں آئیں اس وقت اس ملک میں ان امراض کا نام و نشان نہ تھا۔ ورنہ یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ آ یورویک جیسی مکمل سائنس کی کتب میں ان کا ذکر نہ ہو۔"

ایک طرف تو ویدراج یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سوزاک اور آتھک ہندوستان کی بیماریاں نہیں ہیں، دوسری طرف یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آ یورویک تصانیف ان امراض سے خالی نہیں ہیں، اب ان دونوں بیانیوں میں سے کس کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ اگر ان کا مطلب سوزاک اور آتھک کے ناموں سے ہے کہ یہ فرنگی دور حکومت میں آئے ہیں تو وہ آ یورویک سے ان امراض کو نکال کر پیش کریں یا جس انداز میں آ یورویک ان امراض کو تسلیم کرتا ہے، اس کا ذکر کریں یا کسی طرح سوزاک اور آتھک کے ساتھ مطابقت ثابت کریں۔ اگر ان کا مقصد ان کو اپنے سامنے کسی عضو کی خرابی یا خون کے کی بیانی تعمیرات کا ذکر کرنا پڑے گا۔ جن سے اندازہ ہو جائے گا کہ واقعی ان امراض کا آ یورویک میں علاج موجود ہے۔

امراض خبیثہ

تحقیقاتی حیثیت سے امراض خبیثہ پر کچھ کام نہیں کیا گیا۔ البتہ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ نے ان امراض اور ان کی تاریخی صورتوں پر کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی کتاب "علم و عمل طب" 1915ء میں شائع ہوئی۔ گویا تقریباً ستر سال پہلے کی تصنیف ہے۔ اگرچہ اس زمانے میں نظریہ جراثیم اور ماڈرن سائنس کے اثرات پورے عروج پر تھے، تاہم پاک و ہند میں فرنگی طب کے اثرات گہرے نہ تھے اور طب یونانی اپنے پورے وقار سے قائم تھی۔ اس لئے تعصب کے باوجود اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب جدید تعلیم کے ساتھ عربی اور فارسی کا بھی ذوق رکھتے تھے، اس لئے انہوں نے اس زمانے کے ماحول میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ان امراض کی ماہیت پر اسی قدر لکھا ہے جو کچھ کتب میں درج ہے۔ مگر امراض کی حقیقت پر روشنی نہیں ڈال سکے۔ یہ شاید اس لئے کہ نظریہ جراثیم جس پر ان کا ایمان تھا اس سے باہر جانا ان کے لئے بہت مشکل تھا۔ بہر حال ان کی کوشش بہت حد تک قابل تعریف ہے۔ اپنی کتاب "علم و عمل" کے صفحہ 479 پر امراض خبیثہ کے متعلق لکھتے ہیں: "اس جماعت میں تین بیماریاں شامل ہیں: ① گوریہ (سوزاک) ② سائٹ (شکر) اور ③ سٹلس (آتھک)۔ ان میں سوزاک کے بارے میں شک نہیں ہو سکتا کہ یہ مرض قدیم زمانے سے یورپ و ایشیاء کے ممالک میں چلا آتا ہے۔"

ہیروڈس ایک مشہور یونانی مؤرخ لکھتا ہے کہ "جب اہل سقیانے ملک یونان پر حملہ کر کے ہماری سلطنت کو تہ و بالا کرنا چاہا تو ہماری مقدس دیوی ویش پرینا (Venusuria) نے فحشا ہو کر ان حملہ آوروں کے درمیان ایک مکروہ اور متعذر مرض بطور سزا کے پیدا کر دیا۔" اگرچہ یہ بیان افسانہ معلوم ہوتا ہے، مگر اس مکروہ مرض کی جو علامات یونانی مؤرخ ہیروڈس نے بیان کی ہے، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرض سوزاک تھا۔ البتہ آتھک کے بارے میں شک معلوم ہوتا ہے۔ بعض محققین کی رائے میں یہ مرض ایشیاء اور یورپ کے ممالک میں مسیح علیہ السلام

سے کئی صدیاں مختصر موجود تھا۔ اس دعوے کی تائید میں دوحم کے ثبوت پر اصرار کیا جاتا ہے۔ مصر، یونان اور روما کے پرانے مدفون میں جو ہڈیاں پائی گئی ہیں، ان میں بعض ہڈیوں پر آٹھک کے اثرات موجود تھے۔

ہزاروں برس کی دفن کی ہڈیوں کے مشاہدات سے کسی امر کے اثبات و ثبوت کوئی فرض سے رائے قائم کرنا قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ حال کے محققین نے ان حقائق پر بہت کچھ غور و فکر کیا ہے اور جملہ محققین آقاقدیمہ متفق رائے ہیں کہ جن نشانات کو آٹھک کا ثبوت سمجھا گیا تھا وہ درحقیقت ٹیورکل اور سرطان کے آثار ہیں۔

دوسرا ثبوت یہ پیش کیا جاتا ہے کہ پرانے مصنفوں کی تحریر میں اس مرض کا ذکر موجود ہے۔ یہ بیان صحیح نہیں ہے۔ پرانی یونانی، ہندی اور چینی کتابوں میں اعضائے تناسل کی یواسیر اور نواسیر کا کہیں کہیں ذکر پایا جاتا ہے۔ مگر بقراط، جالینوس اور پرانے مصری اطباء کی تحریروں میں ان امراض کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی مصنف نے آٹھک کے دوسرے اور تیسرے درجے کے عوارضات عامہ کو بیان کیا ہے اور نہ اس مرض کا تعلق اعضائے تناسل کے زخموں کے ساتھ بتایا ہے۔

آگے چل کر لکھتے ہیں "عام اطباء کی رائے ہے کہ یہ مرض امریکہ دریافت ہونے کے بعد کولمبس کے ملاحوں کے ذریعے یورپ میں پھیلا اور ایک تاریخی واقعہ ہے کہ آٹھک نے پندرہویں صدی کے اواخر میں تمام یورپ میں وبائی صورت اختیار کر لی تھی۔ کولمبس 1493ء میں امریکہ سے واپس آیا۔ اس کے دو سال بعد چارلس شاہ فرانس نے نیپلز پر حملہ کیا اور شہر کے گرد صحرا ہوا ڈالا۔ شاہ فرانس کی مدد کے لئے ہسپانیہ سے بھی فوجیں آئیں اور بہت سے ترک اور دیگر اقوام اس ہنگامہ میں شامل ہوئیں۔ اس جم غفیر میں یہ مرض نمودار ہوا اور اس سرعت کے ساتھ پھیلا کہ شاید ہی کوئی آدمی اس سے بچا ہو۔ چنانچہ فطرت کے طور پر فرانس والوں نے مشہور کیا کہ یہ نیپلز کا میوہ ہے۔ نیپلز والوں نے اس کو فرانس کے سربراہ اسی طرح اس کے کئی نام مشہور ہو گئے۔ نیپلز کا آبلہ فرانس، ترکی اور ہسپانیہ کے نام سے منسوب کیا گیا۔ یہ مرض نیپلز سے پھیلتا ہوا یورپ کے تمام ممالک میں اثر کر گیا اور اعلیٰ ادنیٰ، امیر غریب سب اس مرض میں مبتلا ہو گئے، حتیٰ کہ رد ماکاپوپ بھی اس حملہ سے خالی نہ رہا۔ جب علمائے دین میں یہ مرض پہنچا تو اس کے لئے دینی نام بھی جوڑے اور مرض جرب، مرض سینٹ لیز، مرض راس اور مرض سینٹ گیمینٹ کے ناموں سے اسے موسوم کیا گیا۔

پس منظر کی تشریح

مندرجہ بالا جو تاریخی پس منظر بیان کیا گیا ہے، اس سے آٹھک اور آتھکی مادہ کی حقیقت کا علم تو نہیں ہوتا، البتہ اس کی ماہیت پر روشنی ضرور پڑتی ہے اور اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ سٹگلس آبلہ فرنگ اور آٹھک وغیرہ کا نام پہلی بار فرنگیوں کی طرف سے روشناس کرایا گیا اور اجتماعی طور پر یہ مرض یا آتھکی مادہ صرف فرنگیوں ہی میں پھیلا ہے اور پھر اس کے بعد باقی دنیا میں پھیلا ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ یہ مرض بالکل نیا ہے، جس کو پہلے فرنگی طب نے تحقیق کیا ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو مرض بھی انسان کو لاحق ہوتا ہے، وہ ہر زمانے اور ہر ملک میں ہوتا ہے اس کا نام چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو، بہر حال یقیناً ہے۔ کیونکہ یہ انسانی جسم کی بناوٹ میں فطری طور پر داخل ہے۔ البتہ کسی مرض کا اجتماعی طور پر ظاہر ہونا اس کا ایک عام تعارف ہوتا ہے۔ دوسرے اس مرض کی کثرت سے اس ملک کے برے کردار اور گندی فطرت کا اندازہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر جنگ کے دوران سپاہیوں کی وحشیانہ اور بے رحم فطرت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سٹگلس (آٹھک) کی ماہیت پر جو روشنی پڑتی ہے وہ کولمبس کے ملاحوں کی بیماری سے ظاہر ہوتی ہے، جو اس کے ساتھ سفر میں شریک تھے۔ یہ ایک طویل سمندری سفر تھا۔ سمندری پانی، سمندری آب و ہوا اور ممکن ہے سمندری غذا کا اثر بھی اس میں شریک ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ

مرض تقریباً تمام ملاحوں کو شکر گیا ہو جس سے یہ مرض تمام یورپ میں کثرت سے پھیل گیا تھا۔

ان حقائق سے دو باتوں کا علم ہوتا ہے۔ اول یہ کہ مرض سگلس (آتھک) اور مادہ سگلس (آتھکی مادہ) میں سمندری آب دھوا اور نمی و غذا کا دخل ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ مرض متدی ہے، اور اس کی ماہیت کا یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ جنسی مرض ہے اور اس کی ابتداء جنسی اعضاء پر آبلہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جو آتھک کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔

آتھک اور آبلہ فرنگ

جناب مذاقت آب حکیم احمد علی خاں صاحب زبدۃ الحکماء ایک بہت فاضل اور قابل طبیب گزرے ہیں۔ ان کو طب قدیم اور فرنگی طب دونوں پر زبردست عبور حاصل تھا۔ وہ زبدۃ الحکماء کا امتحان پاس تھے۔ ان دونوں زبدۃ الحکماء کی تعلیم پنجاب یونیورسٹی میں دی جاتی تھی۔ اور اس کا مرتبہ اسٹنٹ سرجن کے برابر ہوتا تھا۔ فرنگی ڈاکٹر بھی وہاں لیکچر دیتے تھے اور سرجری کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ حکیم صاحب کو علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ جراحی میں بھی کمال دسترس حاصل تھی۔ انہوں نے اصول معالجات فن جراحی پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام معمول احمد یہ ہے اور یہ تین حصوں میں لکھی گئی ہے۔ میرے پاس اس کا تیسرا ایڈیشن ہے جو 1906ء میں شائع ہوا تھا۔

اپنی اس کتاب کے متعلق حکیم صاحب موصوف اس کے دیا چہ میں لکھتے ہیں ”الحمد للہ کہ نیاز کیش کے ہاتھ سے یہ مشکل اور اہم کام 2 رجب 1307ھ مطابق 22 فروری 1890ء جو میری عمر کا بیالیسواں سال ہے، سرانجام پایا۔ اس مردہ فن نے نئی زندگی حاصل کی۔ جس نعمت و تلاش، جانفشانی اور عرق ریزی سے اس کتاب کو میں نے لکھا ہے، اس کا حال میں خود ہی جانتا ہوں۔ اسی مناسبت سے اس کتاب کا نام معمول احمد یہ رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں علم جراحی اور اس کے متعلق دسی اور انگریزی دونوں طریق عمل سے تصاویر و آلات اور اصول و قواعد جن پر میں اٹھارہ سال سے عمل کر رہا ہوں اور دونوں طریق کے شفا خانوں میں برابر استعمال کئے جاتے ہیں، جن ترتیب نہایت عام فہم اور سلیس اردو میں لکھا ہے تاکہ علم طب کو بھی دقیق اصول سمجھنے اور مرض کی تشخیص کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ انگریزی، یونانی اور ہندی ادویات کا مقابلہ کیا ہے اور ایک دوسرے میں تطبیق دی ہے۔ حتی المقدور زبان حال و ماضی کی کسی تحقیق و تدقیق کو فرو گزاشت نہیں کیا گیا تاکہ مبتدیوں کو ایک مستقل درسی کتاب اور منہجوں کو ایک عمدہ دستور العمل ہاتھ آجائے۔ یہ کام جو میرے ہاتھ سے انجام کو پہنچا ہے، سخت مشکل ہے۔ میں بڑے دھوم سے کہہ سکتا ہوں کہ میں پہلا شخص ہوں جن نے طب یونانی و ڈاکٹری کو متحد کرنے کی کوشش کی، اس کوشش میں منزل مقصود پر پہنچنے یا اس میں ناکام ہونے کا فیصلہ منصف مزاج اور قدردان ہم پیشہ ناظرین پر منحصر ہے۔“

سبب تالیف کتاب کے متعلق حکیم صاحب لکھتے ہیں: ”جب دونوں شریف فن طب کی تحصیل سے فراغت کلی حاصل ہوئی اور بہت سی کتب ہسوط جدیدہ مطالعہ میں آئیں تو دل میں خیال آیا کہ روز افزوں مشاہدات تشریح، جدید تجربات، تشخیص مرض، ادویات کی تاثیر کیسائی وغیرہ اصول و قواعد سے یونانی طب کو فروغ دے کر تکمیل تک پہنچایا جائے اور یونانی اطباء کے اسرار خفیہ، صدر یہ، کم خرچ اور سرخ التاشیر نسخہجات مفیدہ سے جن پر دسی اطباء کو کمال فخر حاصل ہے اور انہی کو وہ ذریعہ حصول معاش جانتے ہیں۔ فن ڈاکٹری کو ترقی دی جائے اور اس طرح باہم خلط ملط کیا جائے کہ کسی فرد بشر کو دوی کی تمیز نہ رہے۔ بلکہ ایک ہی نام سے پکارا جائے اور ہر فریق کے اہل فن دونوں طبیبوں کے اصولوں سے واقف ہو کر عوام کو استفیہ کریں۔ اسی بناء پر 1880ء میں ایک ماہوار رسالہ موسوم ”تعمیل الحکمت لاہور“ سے جاری کیا جو خدا کے فضل و کرم اور اہل ملک کی قدردانی سے جلد ہی مقبول خلافت ہو گیا۔ دولت مآب سر آء سکھاء انگلستان برگرڈیہ ڈاکٹران زمان جناب ای سیٹین صاحب بہادر کوشنر حفظان صحت پنجاب نے اس کو اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ اس وقت کی گورنمنٹ عالیہ اس کی بہت سی کامیابیاں خرید کر پنجاب کے سول سرجنوں اور میونسپل کمیٹیوں کو ارسال

فرماتی۔ جناب ممدوح کے ہیڈ ٹیکرک خلق الطبع، عظیم مزاج امیر با تو قیر جناب ڈبلیو ڈی روز ویل صاحب کی ذات با برکت سے اس رسالہ کو ظاہری و باطنی امداد ملتی تھی۔ چونکہ رسالہ مذکور میں عام خیال کے مطابق مختلف مضامین شائع ہوا کرتے تھے، اس لئے مدت سے اشتیاق تھا کہ کوئی مستقل کتاب مرتب کرنی چاہئے، جس سے زمانہ میں میرے بعد میرے ہم پیشہ اصحاب مستفید ہوتے رہیں اور مجھے دعاے خیر سے یاد فرماتے رہیں اور میرا نام بھی ذمیاں میں تابہ قائم رہے۔“

کتاب و مؤلف اور اس کے کام کا تعارف ذرا تفصیل سے کرایا گیا ہے، تاکہ ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ مؤلف موصوف نے اس کتاب کی فصل کا پندرہم میں صفحہ 88 پر آتھک کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ”آتھک (سٹلس) میں چونکہ جلن اور سوزش اس طرح پائی جاتی ہے، جیسے کوئی مقام آگ سے جل رہا ہے۔ اس کو آتھک کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کو آبلہ فرنگ بھی کہتے ہیں۔ اس جہت سے کہ نویں صدی تک یہ مرض صرف جزائر فرنگ تک محدود تھا، بعد ازاں عرب میں اس کا ظہور ہوا اور اس وجہ سے زمانہ قدیم کی کتب طبیہ میں اس کا نام نہیں پایا جاتا۔ بعض اطباء اس کو ارشی دانہ اور نار فارسی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہ ابتداء میں اس کا ظہور ارسن یا فارس میں ہوا۔ بعض عہد سکندری سے اس کی ابتدائی پیدائش شمار کرتے ہیں۔ شور غریبہ و نفاطات کو آتھک میں شامل کرتے ہیں۔ یہ مرض جس قدر خوفناک ہے، اسی قدر فی زمانہ عام ہے۔ جب آتھک کے مواد خون میں سرایت کر جاتے ہیں تو مختلف اقسام کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ شروع میں خفیف سی سوزش ہوتی ہے۔ پھر اس کا زہر اندرونی اعضاء کے مٹھائے غلیظہ اور بعد میں مٹھائے الحاقیہ کے رباط استخوان اور جلد وغیرہ پر حملہ کرتا ہے۔ جس کے سبب فوٹے، داماغ اور جگر وغیرہ جٹلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ آخر کو جلد عضلات کے چھپھڑے اور استخوان کے ٹکڑے گل کر اٹھ جاتے ہیں۔“

حکیم صاحب موصوف بھی آتھک کو آبلہ فرنگ کہہ کر فرنگی مرض کہتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ نویں صدی تک یہ مرض جزائر فرنگ تک محدود تھا۔ بعد ازاں عرب ممالک میں ظاہر ہوا۔ جہاں پر اس کو ارشی دانہ اور نار فارسی کہتے ہیں اور یہی وجہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا نام کتب طبیہ میں نہیں ہے، لیکن وہ اس امر کو بھی مانتے ہیں کہ بعض اس کی ابتداء عہد سکندری سے شمار کرتے ہیں۔ اور دلیل میں شور غریبہ و نفاطات کو آتھک میں شامل کرتے ہیں۔ لیکن یقین کے ساتھ اس مرض کی ماہیت اور حقیقت پر روشنی نہیں ڈالتے۔ البتہ اس مرض میں آتش و جلن اور سوزش و آبلہ وغیرہ کی صورتیں بیان کرتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس مرض کا اثر اعضاء مخصوصہ اور رخیوں پر ہوتا ہے اور یہ مرض امراض شیشہ میں شمار ہوتا ہے۔

آتشکی مادہ کی تلاش

لیغنیٹ کرل و آکٹر ہولوا تاہم سٹلس کا تعین کرتے ہوئے اپنی کتاب ”علم و عمل طب“ کے صفحہ 481 پر لکھتے ہیں: ”بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نار فارسی، آبلہ فرنگ، آتھک اور حمزہ کا بیان جو طب یونانی کی کتابوں میں پایا جاتا ہے، وہ بھی سٹلس ہے۔ یہ بالکل نلط ہے، نار فارسی کی علامات متدرجہ ہیں:

آن بز باشد پر از آب رقیق۔ شدید الحرقہ و کثیر اٹھک۔ چون بر آبلہ بزودی خشک گردد و خاصہ ویت کہ چوں ظاہر خواہد شد رختمین در بدن لچیکہ بر آبلہ۔ خط ہائے سرخ طاوی پد بر آبلہ پنچوں زبانا آتش شور ظہور نماید و این را بخر آتھک بعض آن را مترادف ہرہ خوانند و علامات او آتھک کہ با کد و تابہ مفرط باشد پنچوں آبلہ زرد خشک ریشہ آرد۔ (محمد اکبر ازانی)

فقال القرشي: ”الحمرة بالجسم و نار فارسیة يقال ذلك لكل بغره اكاله منطفه محترقه محرثه للحشيشه و ربما حسب النار فارسيه لما كان بلغم من جنس الثملنه في سعي و تنقيط من مادة صفراويه و قليته تالعتفن والسوداء ولا

جمره بما بسوداء بعد معہ من غیر رطوبت و تكون كثير السودا غليظا ناصتہ قليل الصودا۔

یونانی کتابوں میں پانچ قسم کی بھر مریج بھی بیان کی گئی ہیں۔ جن کی مختصر تشریح مندرجہ ذیل ہے:

- ① **ذات الاصل:** آن خورد و سپید و سخت بیج بود مانند نود و مشرقه الروس و قلیل اللحم و غیر الطرح و از شور اندک ریم ترخ نماید۔
 - ② آن نکه خورد و سرخ و سخت و بے درد باشد و مطلق بود یعنی در یک موضع ظاہر شد و باز از آنجا پینا ح شود۔ دور جائے دیگر بر آید زمانی طویل باید۔
 - ③ **سلبم:** جڑ ہائے طلب و دروئے و رخسار پدید آید و قوی و مقدار دروئے سرخ گردد و مادہ و خون فاسد تیرا است۔ لہذا اگر در علاج او دیر کند، شور مذکور محسوس شود و تمام روئے را مشتمل گرداند۔
 - ④ **شور الاصداع:** جڑ ہائے بزرگ شبیہ یہ و مائل خورد یہ اصداع ظاہر شود و خاصہ ویست کہ پختہ نہ گردد۔ اما متعشری باریک و سرخ شود و آن نکه شکانہ غیر از خون غلیظ چیز سے دیگر بر بناید۔
 - ⑤ **شور القفا:** جڑ ہائے شبیہ الاصداع در پس گردن عارضی شود و فرق در شور الاصداع و قفا آنست کہ شور کثیر الصدو باشد و جع شدید دارد و نبات از اس کمتر متوقع شود و سبب او خون تیز است کہ در مجاری نخاع در آمد و چیز سے دیگر بر بناید۔
- مفصلہ بالا علامات کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان امراض میں ایک بھی سلبس نہیں ہے۔ مثلاً جلن، سوزش و زرد پانی کا جانا اور خشک ریشہ جو نارسا فاسی آتشک اور جمرہ کی علامات بیان کی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی جلد یا مقامی مرض سے مراد ہے، غالباً مصنف اگزیمائے بار سے میں بیان کر رہا ہے۔ سلبس میں یہ علامات نہیں پائی جاتیں۔ ذات الاصل بھی سلبس نہیں ہو سکتا۔ شلم کی علامات ایکنی سے ملتی ہیں۔ پھر الاصداع اور پورا القفا میں بالکل اور کارکنکل میں مغالطہ کر دیا ہے۔ آبلہ فرنگ کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ خوئی علامات

گرانی سرو استواء و انتفاخ رگہا اثران، شیرینی دہن، گرانی خانہ ہائے چشم، سرخی رو، قتل اعضا، درد بند گاہ و رنگ دانہ ہائے سرخی بدن و تہ اسرخ نمودن خشونت در خلق و عظم نبض و سرخی و غفلت در قارورہ پدید آمدن۔

۲۔ صفراوی علامات

زروی والاغری رو و بدن، تخی دہن، خشکی و بے خوابی خشکی بینی و زبان، سرعت نبض، غفلت و سرخی قارورہ و خیالات در پیش چشم آمدن و رنگ جوشش مائل پزروی بودن و ایں جوشش با سوزش باشد و زرد آب از بسیار رو۔

۳۔ باغی

درد بند ہا، سردی جلد، بسیاری خواب، سپیدی بول، رنگ جوشش یہ سپیدی مائل بودن و گرد جراثیم سپید سوزناک بودن و رطوبات و زرد آب رواں شدن از جراثیم و از بینی و زبان آب آمدن، سرو چشم گراں بودن و ہوا سے سردہ از چیز ہائے سڑماتازی گھٹن۔

۴۔ سوداوی علامات

گرانی و خشکی رو، بے خوابی و تیرگی رو و بدن و رقت و بطونہض۔ سفیدی بول و خشکی چشم و بینی و خیالات و ادکار فاسد۔ رنگ جوشش مائل یہ سیاہی بودن و خشکی جراثیم فاسد نمودن و این مرض دیر ہائے شود۔

اس بیان سے بھی خشک دور نہیں ہوتا۔ علامات کی اتنی لمبی چوڑی فہرست میں فقط تین علامات ایسی ہیں جو سلبس کی علامات ہو سکتی ہیں اور

خیالات و افکار فاسدہ آب ازینجی و دین آمدن، گرانی، خشکی اور بے خوابی وغیرہ سلسلے کی علامات ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ علاوہ اس کے نہایت ضروری بات مصنف نے یہ نہیں لکھی کہ جس مرض کو آبلہ فرنگ بیان کیا گیا ہے، اس کا مقامی زخم سے بھی کوئی تعلق ہے۔ البتہ آبلہ فرنگ کے علاج میں جو سیماہ کو کئی صورتوں میں استعمال کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آبلہ فرنگ درحقیقت سلسلے تھا۔ بہر کیف یہ مرض جدید ہے اور پندرہویں صدی سے پہلے موجود نہ تھا۔ یکم از کم اس مرض کا ذکر پندرہویں صدی سے پہلے کی تصانیف میں نہیں پایا جاتا۔

آتشکی مادہ سے بے خبری

لیٹینینٹ کرنل ڈاکٹر بھولانا تھ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ سلسلے ایک جدید مرض ہے اور فرنگی طب کی تحقیق ہے۔ طب قدیم کی تمام امراض اور علامات کو دیکھ ڈالا ہے، بلکہ خوب چھان بین کی ہے۔ مگر ان کو سلسلے کی قابل قدر علامات نہیں ملتی ہیں۔ اگر تین چار علامات ملی ہیں تو ان کو دیگر امراض سے مشابہت کے تحت نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ یہ تمام علامات تو ہیں ایک طرف، ان علامات کی طرف بھی غور نہیں کیا گیا جن کو امراض کا نام دیا گیا ہے۔ اور ان میں سلسلے کی غالب صورتیں ظاہر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جرہ، تار فارسی، آتشک اور آبلہ فرنگ پر غور کیا جائے تو یہ تمام سلسلے پر روشنی ڈالتے ہیں اور ان کی خاص علامات جیسے ہور، بیوہ انگارہ کی سرخی و ملین نارو آتش اور آبلہ وغیرہ، یہ سب آتشکی مادہ پر دلالت کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہور و آبلہ اور پھوڑہ و پھنسی میں زمین و آسمان کا فرق ہے، جو اہل فن اور صاحب علم ان میں طبعیاتی کیسیاتی اور مادی طور پر فرق سمجھ سکتے ہیں۔ وہ سلسلے اور آتشکی مادہ کو خوب سمجھ سکتے ہیں جن کی تشریح ہم آئندہ اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ کسی مرض کے سبب کو جاننا ہی اس کی حقیقت کو سمجھنا ہے۔

آتشک کے اسباب:

معمول احمد یہ میں آتشک کے اسباب اس طرح تحریر ہیں: "اس کی پیدائش حار مزاج کثیر الفسادہ اخلاط عورتوں کی صحبت سے ہو جاتی ہے اور ان کی مباشرت سے آتشک کا سرخی السرایت مادہ خون میں داخل ہو جاتا ہے جس کی سمیت سے مردوں کے نصیبے، نازہ اور عورتوں کی اندام نہانی اور زخم پر زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر مرینہ آتشک کا دودھ تندرست بچہ کو پلایا جائے تو بچہ کو بھی آتشک ہو جاتا ہے، جیسا کہ آتشک بچہ کے دودھ پینے سے مرینہ کے پستانوں پر، آتشک والی زچہ کی قابلہ کی انگلیوں پر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ مرینہ کے مواد زخم، تھوک، دودھ وغیرہ حتیٰ کہ اس کے ہسٹر پر لینے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ آتشک والے بچہ کے مواد سے نیکالگنا موجب ظہور مرض ہو جاتا ہے۔ مگر وہ شخص جس کے جسم میں آتشک کی علامات موجود ہوں، تندرست عورت کے ساتھ مباشرت کرے تو اس کے اعضائے تناسل پر کوئی نشان زخم وغیرہ کا پایا جائے تو بچہ آتشک کی جسمی علامات میں جیلا پیدا ہوگا۔ یہ مرض موروثی بھی ہے۔ فرض کہ آتشک کا مواد خواہ کسی طور سے لگے ہر جگہ اپنا اثر ضرور پیدا کرتا ہے۔

اس کی تلخ کنی کی نسبت بحث طویل ہے اور بڑی بڑی ذہین پیش آتی ہیں۔ لیکن اس کے زہر کی سرایت سے زخم ظہور میں نہ آئیں اور نہ خود جاذبہ متورم ہوں اور علاج بھی معقول طور پر کیا جائے تو بے شک زہر کا اثر معدوم ہو سکتا ہے۔ مگر جب زخم موجود ہوں اور زہر کی سرایت خود جاذبہ تک پہنچ جائے تو اس کا نیست و نابود کرنا محال ہو جاتا ہے۔

علم و عمل طب میں آبلہ فرنگ (سلسلے) آتشک حقیقی کے اسباب میں اس طرح تحریر ہیں: "اس کا باعث ایک قسم کا جرہ ہے جس کو سپازو جیلا بیلڈا کہتے ہیں۔ یہ حیوانی مادہ ہوتا ہے۔"

آبلہ فرنگ (سلسلے) آتشک کی دو اقسام ہیں:

① خود حاصل کردہ: یعنی وہ مرض جو مریض کو اپنی بد اعمالی کی سزا میں ملتا ہے۔

② موروثی: جو بچہ کو اپنے والدین کی بد اعمالیوں سے ورثہ میں ملتا ہے۔

✽ خود حاصل کردہ ابلہ فرنگ کی طرح سے ہو سکتا ہے: ① جماع سے زخم اعضائے تناسل پر بنتا ہے۔ ② مریض بچوں اور عورتوں کا منہ چومنے سے۔ ③ مریضوں کے جھونے برتن میں پانی پینے یا ان کے ساتھ حقد اور سگریٹ پینے سے زخم ہونٹوں اور زبان پر پیدا ہوتا ہے۔ ④ ڈاکٹر اور قابلہ جو ابلہ فرنگ کے مریض زچہ کے وضع حمل میں معالج ہوتے ہیں، ان کی انگلیوں پر زخم ہو جاتا ہے۔

✽ موروثی: ① مرض والے بچہ کو اگر تندرست والدین سے پیدا ہو جائے تو اس کے پستانوں پر زخم واقع ہوگا۔ ② کند پیکاری یا دوسرے آلات جو مریضوں پر استعمال کئے جانے کے بعد تندرست آدمیوں کے کام میں لائے جاتے ہیں، ان کے ذریعہ بھی مرض تحویل ہو جاتا ہے۔ ③ مرض والے بچہ کا مواد لے کر تندرست بچوں کو چپکے کا ٹیکہ لگانے سے بھی مرض تحویل ہو جاتا ہے۔

فرائضِ الطب جدیدہ معنیٰ ڈاکٹر محمد نعیم الدین میں آٹھ (فلس) کے اسباب اس طرح تحریر ہیں: "1906ء میں شاذن (Schaudian) نے اس کو پیدا کرنے والے جراثیم بڑی کوشش سے دریافت کئے تھے، جن کا نام ٹریپو نیومیلیدیا یا (Trepo Nemu Pallidia) مشہور ہو گیا۔ گھرنی زمانہ جرثومہ مذکورہ کو سپازو جینا پیلیڈیا کہتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر اس کا نام سپازو نیومیلیدیا بھی مشہور ہے۔ یہ ایک جلداز صلوئیہ قسم کا نہایت ہی مبین اور نازک جرثومہ ہے، جس کا رنگ سفید قدرے سیاہی مائل یہ نیلگوں ہوتا ہے۔ برص کی مانند اس میں بل ہوتے ہیں۔ اس کی لمبائی آٹھ سے دس ماٹیکرو میٹر ہوتی ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنے میں بہت سست ہوتا ہے۔ ایک درجہ سینٹی گریڈ کی حرارت پر تلف ہو جاتا ہے۔ یہ جرثومہ فلٹرز سے نہیں گزر سکتا۔

دیگر اسباب

اس کے جسم میں داخل ہونے کا عام طریقہ جماع ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جماعت کے وقت مریض کے اعضائے تناسل پر چھینچن یا زخم موجود ہوں، بلکہ اس کا زہر جلد اور پردہ مخاطیہ میں بغیر زخم اور چھینچن کے یہ آسانی سے کرسکتا ہے۔ پردہ مخاطیہ پر خصوصیت سے اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس مرض کے جراثیم زخموں کو متحمل ہونے کے بعد بھی مٹی میں موجود ہوتے ہیں۔ مرض سے شفا یاب ہو جانے کے دو سال بعد تک اس مرض سے تندرست کو چھوتے لگنے کا احتمال ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات پانچ سال بعد بھی یہ مرض سرایت کر سکتا ہے۔ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ جنین کی بہت مدت گزرنے کے بعد بھی اپنی ماں کا متعدی اثر پہنچ سکتا ہے۔ پس اس میعاد کو محدود نہ سمجھنا چاہئے۔ بعض اوقات بہت مدت کے بعد بھی جراثیم مریض کے خون میں موجود ہوتے ہیں۔ مگر اس متعدی چھوت کا وقت وہ ہے جب مریض کے جسم پر پرائمری سفلینک سور (ابتدائی ابلہ فرنگ) موجود ہے۔ نیز دوسرے درجہ کے آغاز کا زمانہ بھی سخت متعدی اور خطرناک ہوتا ہے۔ مرض کو جس قدر زیادہ مدت گزرتی جاتی ہے، اسی قدر دشواری سے جراثیم ملاحظہ میں آتے ہیں۔

اس کے سرایت کرنے کا باعث تو جماعت ہی ہے۔ مگر بوسہ لینے یا مریض کے بستر پر سونے سے، اس کے جھونے برتنوں میں کھانے سے، اس کا حقد سگریٹ پینے سے پرائمری سفلینک سور (ابتدائی ابلہ فرنگ) بجائے اعضائے تناسل کے ہونٹوں پر برآمد ہوتے ہیں۔ جن کو ایکسٹرا جنیٹل شینکر (Extra genital chancre) کہتے ہیں۔

بعض اوقات مریض بافرنگ کی مستعملہ جوگیس یا انجکشن تندرست آدمی کو لگانے سے بھی ابتدائی زخم جوگیس یا انجکشن کے مقام پر پیدا ہو

جاتا ہے۔ کبھی کبھی مرض آنفک میں جیٹلا حاملہ کے بچہ جننے وقت دیر بھی غفلت کے باعث اس مرض میں جیٹلا ہو سکتی ہے۔ مگر 95 فیصدی یہ مرض قبضہ خانے (جنگلہ) کے پیکر لگانے والے ادواہاؤں کو ہوتا ہے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قدرت نے بد افعال لوگوں کو قبیح افعال سے باز رکھنے کے لئے اس مرض کو بطور سزا، عذاب اور قہر کا نشانہ بنایا ہے۔ یہ سزا نہ صرف اس کی ذات تک ہی محدود رہتی ہے بلکہ آئندہ نسل تک اس کا متعدی اثر ظاہر ہوتا ہے، جو عبرتناک ہے۔

”حاذق“، اشاعت اشعار میں، بار 1938ء از افادات جناب مسیح الملک حکیم حاذق محمد اجمیل خاں صاحب مرحوم میں آنفک کے اسباب اس طرح تحریر ہیں: ”چونکہ یہ مرض متعدی ہے، اس لئے آنفک میں جیٹلا مریضوں کے ساتھ صحبت کرنے سے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانا کھانے سے یا ایسے مریضوں کا جھوٹا پانی پینے سے یا حاکمہ عورتوں کے ساتھ یا فاحشہ عورتوں اور طوائفوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے مریضوں اور تندرست اشخاص کے ایک جگہ پیشاب یا خانہ پھرنے سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس بیماری کا زہر یا اثر جسم میں سرایت کر کے اخلاط اور خون کو جلا کر سودائے محترق بنا دیتا ہے اور یہ فاسد اخلاط اور خون جسم میں رو کر بیماری کا باعث ہوتے ہیں۔

”علاج المفردات“ 1939ء از جناب مجلس الاعضاء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب کے صفحہ 297 پر آبلہ فرنگ یعنی آنفک کے متعلق یوں تحریر ہے: ”بقول بعض یہ مرض قدیم ہے اور جو فریہ سے مؤلفین کی یہی مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جرہ اور نارفاری کی ایک قسم ہے۔ عام طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مرض نیا ہے، جو چار پانچ سال سے جزائر فرنگ میں ظاہر ہو کر اب تمام بلاد میں پھیل گیا ہے۔ اس لئے اعلیٰ قدیم کی کتابوں میں اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔ بہر حال یہ مرض متعدی اور مسہری (سرایت کرنے والا) ہے۔ اس کے اسباب دیگر امراض کی طرح اخلاط اربعہ سے وابستہ ہیں۔ مگر اس کی ہر نوع میں سودا کے آثار ضرور پائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا مادہ جیٹلا سودا بھی ہوا کرتا ہے۔ اس کے حادث ہونے کا سب سے بڑا سبب اس مرض کی عورتوں سے جماع کرنا ہے۔ بعض اوقات ایسے مریضوں کے ساتھ باہم کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاحق ہو جایا کرتا ہے۔“

اصل سبب سے لاعلمی

آبلہ فرنگ (مجلس) آنفک کے متعلق جس قدر بھی اسباب لکھے گئے ہیں۔ ان میں اس کو متعدی اور مسہری مرض قرار دیا گیا ہے، جو چھوت چھات سے ہو جاتا ہے اور اس کا وجہ یفرنگی مرض کہا گیا ہے۔ تقریباً ہر کتاب میں ایسا بیان لکھا ہے۔ البتہ یونانی کتب نے ضرور تسلیم کیا ہے کہ مرض پیدا ہونے کے بعد جو اخلاط اور خون کو جلا کر سودا محترق بنا دیتا ہے، مگر سوائے چھوت چھات کے اس مرض کا اور کوئی سبب بیان نہیں کیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چھوت چھات کے سوا اور بھی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے یا نہیں۔ مثلاً (۱) موسم (۲) کوئی غذا (۳) کوئی دوا (۴) کوئی زہر۔ یعنی چھوت چھات کے علاوہ کوئی مادی اثر بھی ہے، جو یہ مرض پیدا کر دیتا ہے اور کوئی ایسا سبب کسی نے بیان نہیں کیا۔ البتہ کرشل بھولا ناتھ کے تاریخی پس منظر سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ کولیس جب اپنے سمندری سفر سے واپس آیا تو اس کے ساتھیوں میں یہ مرض پایا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ تینوں مریضوں میں اور تہی جانے سے قبل کسی کو یہ مرض تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سمندر کی نمکین رطوبت نے ان میں یہ مرض پیدا کر دیا تھا۔

یہی اس کی تحقیقات کی ابتدا ہے۔

آتشک ایک مزمن عفونت ہے

ڈاکٹر جیو مارکر کینٹ کی کتاب ”لیکچر زاون ہو میو پیٹھک فلاسفی“ جس کا ترجمہ جناب سید منایت حسین صاحب بخاری ایم اے ہو میو پیٹھ نے کیا ہے۔ اس کتاب کے عنوان ”علم فون“ کے تحت صفحہ 216 پر ڈاکٹر موصوف بیان کرتے ہیں: ”بہی نوع انسان میں تین مزمن عفونتیں پائی جاتی ہیں۔ جنہیں سورا، آتشک اور سائیکوس کہا جاتا ہے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔ سب سے بڑی اور دشوار مزمن مرضیاتی حالتیں وہ ہوتی ہیں جن میں یہ تینوں عفونتیں باہم مخلوط پائی جاتی ہیں یا تینوں کے بعض حصوں یا حالتوں کو دواؤں کے لحاظ اور بے احتیاطی کے استعمال سے اور پیچیدہ بنا دیا جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں جب دوائیہ اثرات رفع کئے جائیں تو اصل عفونتوں کے مطالعہ و مشاہدہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر مریضوں میں یہ عفونتیں دوائیہ اثرات کے تحت پیچیدہ بنا دی جاتی ہیں۔ اس لئے جب کبھی مزمن مرض سے واسطہ پڑتا ہے تو ساتھ ہی مزمن دوائیہ اثرات سے بھی پہنچا پڑتا ہے اور ان دواؤں کی قوت حیات پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا مطالعہ کرنا اور جائزہ لینا پڑتا ہے۔ میری رائے تو یہ ہے کہ پرانے دنوں میں جب مہلکات، نصد، تے آور دوائیات، بے حس کر دینے والی اشیاء اور شہیدہ پسینہ لانے والی چیزوں کا استعمال وغیرہ امور رائج تھے، انسان کو صحت کے لحاظ سے اس درجہ تباہ و برباد نہ کیا گیا تھا جس قدر آج کل انسان کو امراض کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس کے جسم کو پارہ پارہ کیا جا رہا ہے۔ ان دنوں مریض تیز جلاویں اور شہیدہ تے آور دواؤں کے ذریعے پیٹ کی صفائی کے بعد اپنے آپ کو بہتر محسوس کرنے لگتا تھا اور ان کے اثرات ایسے نہ ہوتے تھے جنہیں وہ اپنے ساتھ قبر میں لے جاتے تھے۔ لیکن آج کل تو ان کی نسبت دواؤں کی کم مقدار خوراک جو کیمیائی ذرائع سے زیادہ مرتکز اور مختصر بنائی گئی ہے، اپنے مضر اثرات کو جسم پر مسلط کر دیتی ہے اور آہستہ آہستہ اپنی مزمن علامتیں جسم میں پیدا کرتی رہتی ہیں۔

ان ایلو پیٹھک دواؤں کے متواتر استعمال سے ایک عجیب خوفناک صورت پیدا ہو گئی ہے، جو طبی تاریخ میں کبھی نہ پائی جاتی تھی۔ اب تو ان کی متعدد خوراکوں کے ذریعے انتہائی ضرر رساں حالت پیدا کی جاتی ہے۔ سلفا فامپھیسی کی دوائیں بھی اپنی مزمن علامات پیدا کرنے کے لئے کئی صیغے کا تقاضا کرتی ہیں اور نہایت ہی ضرر رساں دوائیں ہیں۔ ان سے تیز اور شہیدہ دواؤں کا تو کیا کہنا اور کیا ٹھکانا، وہ تو ایک مصیبت ہیں، جسے نئی نوع انسان پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ یہ ستر رفتار مگر انتہائی تیز اور عمدہ مرکبات و مفردات کچھ اس طرح کیمیائی طور پر تیار کئے جاتے ہیں کہ ابتدا کی عمل میں تو نرم اور ہلکے ہوتے ہیں، لیکن ثانوی عمل میں اور بعد کے بد اثرات کے اعتبار سے انتہائی شدید اور مضر ہیں۔

ڈاکٹر ہائمن نے اپنے دور میں یہ بیان دیا تھا کہ وہ مزمن امراض نہایت مضر اور اذیت رساں ہیں، جنہیں دوائیہ بد اثرات کے ساتھ شامل کر کے مزید پیچیدہ اور خوفناک بنا دیا جاتا ہے۔ زور سراورزلہ و زکام کے لئے چھوٹی چھوٹی خوب صورت مگر ضرر رساں لکیاں اپنے ابتدائی عمل میں تو ہلکی اور خفیف ہوتی ہیں، لیکن ثانوی عمل یا آخری اثرات کے اعتبار سے انتہائی مضر اور خوفناک بنا دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ ایلو پیٹھسی طریقہ علاج میں جب آتشک کا علاج کیا جاتا ہے تو آتشکی مادہ جو ایک زہریلی عفونت ہے۔ زہریلی ادویہ کے استعمال سے اس زہر کو اب بھی پیچیدہ بنا دیا جاتا ہے اور جب تک ان زہریلی ادویہ کے اثرات ختم نہ ہوں، اس وقت تک اصلی آتشکی زہر یلا مادہ سامنے نہیں آتا جس کے بغیر وہ قابل علاج نہیں ہے۔ یعنی اس کی صحیح صورت میں ہی اس کے لئے صحیح ادویہ سے آرام ہو سکتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ہو میو پیٹھسی میں ہر مرض کے لئے وہی ادویات استعمال کی جاتی ہیں، جو تدرست انسان میں وہ علامات پیدا کر دیں جو کسی مرض میں پائی جاتی ہیں۔ علامات کی صحیح دوا ہی اس مرض کا علاج ہو سکتا ہے، اس نظر سے کہ تحت اگرچہ ہو میو پیٹھسی میں امراض کی بحث نہیں کی جاتی۔ لیکن اگر تحقیقات کی نظر سے دیکھا جائے تو یقین کرنا پڑتا ہے کہ جن ادویہ کو ہو میو پیٹھک طریقہ علاج میں شفا کے لئے استعمال کیا جاتا

ہے، وہی ادویہ کے اسباب بھی بن سکتی ہیں۔ یہی صورت آتھک میں بھی پائی جاتی ہے۔

ہومیوپیتھی کی جن ادویہ میں آتھک کی علامات پائی جاتی ہیں ان میں آتھکی زہر (The Syphilitic Virus) کو بھی دوا کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، جس کا نام سیلیٹینم (Syphilinum) ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھی بھی چھوت کو تسلیم کرتی ہے۔

بہر حال ہمیں یہاں آتھک کے ان اسباب سے بحث ہے جن سے انسانی جسم میں زہر خود بخود کسی مادہ میں عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ چھوت بن کر دیگر انسانوں کے لئے باعث تکلیف اور مرض کا سبب بن جاتا ہے۔ ذیل میں ہم ہومیوپیتھی کی ان ادویات کو تحریر کرتے ہیں جن سے آتھک کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ گویا یہ ادویہ بھی آتھکی زہر پیدا کرتی ہیں۔

ہومیوپیتھی میں پہلے درجہ کی ادویات

ٹائٹریک ایسڈ: پارہ کا کثرت سے استعمال کیا گیا ہو اور اصلی زخم یا گھٹی کے آس پاس مہاسے نکل آئیں۔

گوانیکیم: اگر زخم پر گھٹی جلد مندمل نہ ہوتی نظر آئے اور گھونٹ میں درم ہو۔

مرکیورس ڈائیوس: ابتدائی درجوں کے لئے بہترین دوا ہے اور جہاں مرض شدید ہو، زخم ہو جائیں یا گھٹی نکل آئے وہاں کام آتی ہے۔

اس امر کو پھر ذہن نشین کر لیں کہ ہومیوپیتھی میں جن علامات کے لئے جو ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں، وہی ادویات ہوتی ہیں جو ایک مندست انسان میں زیادہ سے زیادہ کھلانے سے وہی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ مندست انسان کا تصور ذہن میں رکھیں، یعنی ایسا انسان جس کے جسم میں نہ کسی قسم کی سوزش ہو اور نہ ہی خون میں کسی قسم کے جراثیم کا اثر ہو تا کہ ادویات کھلانے کے بعد صحیح طور پر صرف اسی کی ذاتی علامات ظاہر ہوں۔ مندست انسان کے تصور پر تاکید صرف اس لئے لگائی گئی ہے کہ ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ آتھک صرف چھوت کا مرض نہیں ہے، بلکہ بغیر چھوت کے دیگر کیفیاتی و نفسیاتی اور مادی اثرات سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

ہومیوپیتھن میں دوسرے درجہ کی ادویات: آتھک کے دوسرے درجے میں ہومیوپیتھی کی مندرج ادویات استعمال ہوتی ہیں:

مرک کار: جب حلق اور منہ میں درد ہو۔

مرکیورس آئیوڈائیس لئوس: جب دانے نکل آئیں۔

کالی آئیوڈائیز: جب حلق میں درد ہو اور دانے نکل آئیں۔

بربریس کوی ٹویم: جب کمزوری کے ساتھ آتھک کی شکایت ہو۔

مزیریم: جب رات کے وقت ہڈیوں میں درد ہو۔

گریفائیس: جب آتھکی چھیل اور مندمل نہ ہونے والا زخم ہو۔

کالی بائی کروٹیم: جب زبان میں چھیل اور زخم ہو۔

ہومیوپیتھن میں تیسرے درجہ کی ادویات: آتھک کے تیسرے درجے میں ہومیوپیتھی کی مندرجہ اول ادویات استعمال ہوتی ہیں:

کالی آئیوڈائیز: جب جسم کے اندرونی اعضاء میں آتھکی گومز ہوں۔

آرم ٹیلیکم: جب ہڈیوں میں درد یا زخم ہوں اور نھے بڑھ جائیں۔

فلورک ایسڈ: جب زبان اور حلق میں تکلیف ہو۔

ٹائٹریک ایسڈ: جب مقدم میں آتھکی زخم ہوں۔

آتشکی مادہ کے تحت دیگر علامات

آتشکی مادہ کے تحت کی بیشی کے ساتھ سینکڑوں دیگر علامات ہیں جن کو ہومیو پتھی نے آتشک سے جدا جدا بیان کیا ہے، مگر آتشکی مادہ کے ساتھ ان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ خصوصاً اعصاب میں جیزی کی علامات مثلاً: تے، لمبر یا اور بعض دیگر بخار، ضعف، جگر، دل کا بڑھ جانا اور بلغمی دمہ وغیرہ۔ ہومیو پتھی کی کوئی کتاب ایسی نہیں ہے۔ جس نے ان تمام علامات کو اکٹھا کر دیا ہو جو آتشکی مادہ سے پیدا ہوتی ہوں۔ اگر ایسا ہو جاتا کہ جسم انسان کی تمام علامات کو (۱) طلس (۲) سورا (۳) سائیکلوس کے تحت تقسیم کر دیا جاتا تو ہومیو پتھک طریق علاج میں اختصار پیدا ہو جاتا۔ جس سے تشخیص اور علاج میں آسانی ہو جاتی۔ ہم مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے تمام جسم کی علامات کو اعصابی، ندی اور عضلاتی اُسجہ کے تحت تقسیم کر کے شائع کر دیا ہے۔ جس سے معالج کے لیے حد بھرتیس پیدا ہو گئی ہیں۔

آتشکی زہر کی علامات

ہومیو پتھی میں آتشکی زہر (The Syphilitic Virus) کو کھلا کر بھی علامات حاصل کی جاتی ہیں اس دوا کو سٹیلینیم (Syphilinum) کہتے ہیں۔ یہ دوا آتشک کے جرم سے تیار کی جاتی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس دوا کو آتشک کے علاوہ دیگر امراض میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر ان علامات کو آتشکی زہر کے تحت شمار نہیں کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ شفا پر معالج تکمیل دوسرے نہ رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

آتشکی زہر کے باعث جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں، ان کی علامات درج ذیل ہیں: تمام شکایات رات کو ترقی کرتی ہیں۔ درد شام کو شروع ہوں اور پو پھٹنے تک رہیں۔ درد آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھر بتدریج کم ہوتے جاتیں۔ بھالامارنے والے درد جو دل کے میاں سے شروع ہو کر نچلے سر تک جاتیں اور رات کو زیادہ ہو جاتیں۔ عصبی درد سر رات کو نیند نہ آنے اور بڑھانے ہو جائے۔ درد چار بجے شام سے شروع ہو کر دس گیارہ بجے رات تک بہت زیادہ ہو جائیں۔ پھر آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتیں۔ حتیٰ کہ پو پھٹنے تک قابض ہو جائیں۔ پیدائشی آنکھ دکنے (شدیدہ رمد مولودی) پچھلے ستور اور سونے میں چپک جاتیں۔ رات کو بڑے غضب کا درد ہو۔ خاص کر رات کے دو بجے سے پانچ بجے تک سخت تکلیف رہے۔ کچ (کید) بکثرت آئے اور ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام آئے۔

مزمن قبض

کئی سال سے لگا تا قبض ہو۔ مہرز میں سکڑاؤ پڑے ہوئے محسوس ہوں۔ اگر نیا کا استعمال کیا جائے تو ناقابل برداشت درد ہو۔ مقعد اور مہرز کا اشتقاق، کالچ کلل آئے۔ خاندان میں آتشک کا مرض ہو۔ کندھے کے جوڑیا عضلہ بازو کے شروع حصہ میں وضع المفاصل کے درد ہوں اور بازو کو دبا کر پھانٹنے میں درد زیادہ ہو۔ آتشکی مریض جنیوں نے آتشک کے زخم کا خارجی علاج کرایا ہو اور اس کے باعث ان کو سٹیل، جلد اور بدن کے امراض سالہا سال سے تنگ کر رہے ہوں۔ لیگور یا جبب کہ پانی با افراط آئے اور رس رس کر مریض کی ہڈیوں تک جائے۔ شیانیکا (لنگڑی کا درد) جبب کہ رات کو ہوا رات کو چڑھے آرام آتا ہے۔

ان علامات پر اس امر میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس نشو کی تحریک سے یہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔ یہی دوا جن دیگر تکالیف میں استعمال کی جاتی ہے، ان کی علامات پر بھی اسی انداز میں غور کر لینا چاہئے۔ ان علامات کی تفصیل درج ذیل ہیں: ① درو آہستہ آہستہ بڑھیں اور بتدریج بڑھیں۔ مختلف مقامات میں حرکت کریں۔ مریض کو بار بار جاگہ بدلتی پڑے۔ جسم پر جگہ سرخ تانے کے رنگ کے دھبے نمودار ہوں اور سردی گلنے سے ٹپلے ہو جائیں۔ ② رات کو بہت خوف آئے اور جاننے پر اس قدر ثقافت ہو کہ مریض زندگی پر موت کو ترجیح دے۔ ③ حافظہ کمزور،

کتاہوں، اشخاص یا جگہوں کے نام بھی یاد نہ رہیں۔ ⑤ ایک ایک کے دو دو نظر آئیں۔ ایک کے نیچے دوسری شکل نظر آئے۔ ⑥ ریاضی کے سوالات حل کرنا مشکل ہو۔ ⑦ ادانت موزوں کے پاس بوسیدہ ہو کر ٹوٹ جائیں۔ بد شکل، سرے دندانے دار، قدر میں چھوٹے اور سروں کے پاس جھک جائیں۔ ⑧ مریض شراب پینے کی خواہش کرے، سمیت سے موروٹی شکایت۔ ⑨ ناگوں کے درمیان سرخی اور درد ہو۔ ⑩ وجع المفاصل کے دروں کے دوران عضلات میں سخت گٹھلیں پڑتی ہوں۔ ⑪ موسم گرما میں دمہ کا پرانا عارضہ شروع ہو جائے۔ چھاتی میں سے سٹی بننے اور کھڑکڑانے کی آوازیں آئیں، آواز بند جائے۔ ⑫ کھانسی رات کو شدید اور خشک ہوتی ہے اور ہوا کی ٹالیوں کو چھونے سے درد ہو۔ ⑬ جسم پر سرخ بھورے رنگ کے داغ، ان میں سے بڑی سخت بد بو آئے، سخت نقاہت ہو۔

زیادتی مروض: فروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک موسم گرما میں اور ساحل سمندر پر۔

کھسی مروض: پہاڑوں پر، خشکی پر، ون کے وقت، آہستہ آہستہ حرکت سے۔

تعلیق: آتشکی علامات اور دیگر علامات جو آتشکی زہر سے پیدا ہوتی ہیں، دراصل وہ بھی آتشک کی علامات ہیں۔ کیونکہ ہم کو یقین ہے کہ ہم نے آتشکی زہر کھلا کر حاصل کی ہیں۔ اس لئے اگر ہم ان کا اشتراک معلوم کریں تو ہم آسانی سے اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ آتشکی زہر کا تعلق کس نشو کے ساتھ ہے۔ دوسری طرف ہمیں اس امر کا بھی یقین ظم ہو جائے گا کہ جو ادویہ بالخاصہ آتشکی زہر پیدا کرتی ہیں، ان کا باہم نوعی فرق کیا ہے۔ اس طرح آتشکی زہر کے زیر اثر اس کی تمام علامات اور ادویات ایک مرکز پر اکٹھی ہو جائیں گی۔ یہ طبعی دنیا میں ایک بہت بڑا انقلاب ہوگا۔

ہومیو پیتھکی ادویات

ہومیو پیتھمی میں جو ادویات آتشکی علامات کے لئے دی جاتی ہیں، دراصل وہی ادویات آتشک کے اصلی زہر ہیں۔ آتشکی مادہ یا آتشکی جراثیم سے جو آتشک کی علامات پیدا ہوتی ہیں، وہ آتشک کا اصلی زہر یا مادہ نہیں ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینے کے بعد ہمارے سامنے تین کلیے قائم ہو جاتے ہیں:

- ① آتشکی ادویات کا باہمی اشتراک کیا ہے اور ان میں باہمی اختلاف کیوں ہے۔
- ② آتشکی ادویہ کس مفروضہ (نشو) پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- ③ آتشکی ادویات کے اثرات اور علامات کی پیدائش میں کیا کیا تغیرات اور انتشار پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً معمولی یا غیر معمولی اور ضعیف و شدید بالکل اسی طرح مزاج و طبیعت اور علامات کی ترکیبات کیا ہوتی ہیں؟

ان کلی تھانوں کے بعد ہم ایک طرف آتشک اور اس کی تمام ادویہ پر پورے طور پر حاوی ہو جائیں گے اور دوسری طرف اس مفروضہ پر پورے تغیرات و ترکیبات پر عبور حاصل ہو جائے گا۔ اس طرح نہ صرف آتشک کی علامات میں ہم کو دوسرا حاصل ہو جائے گی بلکہ وہ تمام علامات جن کا تعلق آتشک کے ساتھ ہے، ان کا بھی ظم ہو جائے گا۔ اس طرح ہم تلاش ادویہ سے بچ جائیں گے اور یقینی و بے خطا علاج ہمارے سامنے ہوں گی۔ یہ طبعی دنیا میں ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔

① **دسی اینٹیم:** یہ ہومیو پیتھمی کی ایک دوا ہے جو عام طور پر آتشک کے پہلے درجے میں دی جاتی ہے۔ غور کریں کہ جو علامات اس سے پیدا ہوتی ہیں ان کا تعلق کس عضو اور کس خط سے ہے۔ یہ غور و فکری ظم یقین ہے۔

علامات: بوڑھے اور اور میسر کے اشخاص کی قوت میں کمی۔ غدہ قد امیہ کی سوزش۔ غدہ قد امیہ کی قشرہ قشرہ کر کے گرتا رہتا ہو۔ مریض خیالات شہوانی میں منتفرق رہے اور قوت باہ بالکل کمزور ہو۔ نامردی ہو لیکن مجامعت کی خواہش زیادہ ہو۔ سرعت انزال کے ساتھ ہی بڑی دیر تک کچلی

رہے۔ خیرشست اور ناکافی ہو۔ جماعت کے بعد مرلیش کمزوری محسوس کرے۔ بد مزاج ہو جائے۔ بیٹھنے پر بوقت اجابت اور دوران خواب میں غدہ قد امیہ کارس قطرہ قطرہ گرتا رہے۔ قرۃ منی پتلی اور یودار نکلے۔ دخول کے وقت قشیب ڈھیلا رہے۔ جماعت کے لئے مرلیش دیوانہ ہو۔ مگر عملی طور پر ناکام رہے۔

پیشاب: پلٹے پھرتے پیشاب کے قطرے خود بخود گرتے رہیں۔ پیشاب سرخ سیاہ اور تھوڑا آئے۔ موٹی ریت تہہ نشین ہو۔
پاخانہ: پاخانہ سخت، لمبا اور ہمز میں ایسا بھرا ہوا ہو کہ اس کے خارج کرنے کے لئے بیرونی مدد کی ضرورت پڑے (ایلوڑ۔ کلکیر یا سپیا۔ سلہیا) تب محرق یا دیگر مہلک امراض کے بعد قبض کا عارضہ ہو گیا ہو۔ رات کے وقت مرلیش کو جھوک لگے۔ سر، بھوؤں اور آلت حاصل کے بال گرتے جائیں، شراب نوشی، عیاشی میں لیونینڈ اور چائے پینے کے باعث ہر سہ پہر کو درد سر ہو۔ لیٹنے اور سونے کی زبردست خواہش موجود ہو۔ خاص کر موسم گرما میں۔ قوت آنا ناکا زائل ہو جائے۔

ذیاندس ہرض: موسم گرما میں، سونے کے بعد چائے نوشی سے۔

کھس ہرض: خشک پانی پینے اور سرد ہوا اندر کھینچنے سے۔

مضالفا: چائنا، شراب۔

مصلح: آکینیا، پٹلا۔

تطبیق: اگر ان علامات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عضوی (مشینی) طور پر عضلاتی اعصابی علامات ہیں۔ یعنی عضلات میں سردی کا اثر ہے۔ یعنی خشکی سردی غالب ہے اور کیمیائی طور پر سوداوی علامات ظاہر ہیں۔

اس امر کو ذہن نشین کر لیں کہ طب قدیم میں اخلاط کی صرف چار ہی صورتیں ہیں (خون و صفراء اور دھم و سودا)۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہے کہ انسان کسی قسم کی غذا دودا اور زہر کھائے، لیکن اخلاط میں چار کے علاوہ کبھی پانچ میں خلط نہیں بنتی۔ البتہ ہر غذا دودا اور زہر کے اخلاط میں کمی، بیشی، تیزی و شدت، گرمی و سردی اور تری و خشکی وغیرہ ایک خاص درجہ میں ضرور پائی جاتی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی ذہن نشین رکھیں کہ ہر خلط کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اول خلط طبعی اور دوسری خلط غیر طبعی۔ طبعی اخلاط میں تو ہر خلط صرف ایک ہوتی ہے، لیکن غیر طبعی اخلاط میں ہر خلط کی متعدد صورتیں ہیں اور یہی صورتیں ان کی کیفیات میں کمی، بیشی، تیزی و شدت۔ گرمی و سردی اور تری و خشکی وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ان تمام اخلاط کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کسی خلط میں خمیر اور قفن پیدا ہو جائے۔ یہ خمیر و قفن طبعی اخلاط میں بھی پیدا ہو سکتا ہے، اور غیر طبعی اخلاط کی صورت میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جیسی بھی صورت ہوگی، ویسی ہی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ یہ تمام اختلافات ہمارے سامنے ہوں، تو ہم غذا دودا اور زہر کی علامات کو ہر خلط کے ساتھ تطبیق دے سکتے ہیں۔

② نائٹرک ایسڈ (Nitricum Acidum): تیزاب شوہ۔ آتھک کے لئے ہومیوپیتھی کی دوسری دوا ہے۔ اس کے استعمال کے لئے ایک حصہ نائٹرک ایسڈ اور 9 حصے ”آب مقطر“ ملانے سے 1x ڈیوشن تیار کیا جاتا ہے۔ 3x ڈیوشن کے بعد الکول میں ڈیوشن تیار کئے جاتے ہیں۔ علامات درج ذیل ہیں۔ ان علامات پر غور کریں کہ ان کا تعلق کن مضر اعضا (انجے) سے ہے۔

علامت خاص: ① شور و غل ناقابل برداشت ہو اور اس سے مرض میں اضافہ ہو۔ ② پیشاب گہرا زرد، تیز بو والا، گھوڑے کے پیشاب کی طرح۔ ③ تمام اخراج یودار۔ ④ گلزی یا سوجھی چھوٹے سے درد و فتنہ نمودار ہوں اور بیک وقت غائب ہو جائیں۔ ⑤ اسہال کی نسبت قبض کی جانب طبیعت کا زیادہ میلان۔ ⑥ ہر موسم سرما میں زکام شروع ہو جائے، پھر دوسرا حملہ شروع ہو جائے۔ ⑦ زندگی سے مایوسی۔ ہر ایک شے سے

کی اُچاٹ ہو جائے۔

طبیعت: انتقام پسند، موت سے خائف، رونے پر آمادہ ہو، چڑھی طبع، متغیر، سینہ زوری، مایوس، مرض کے خیال سے پریشان، مصمی مزاج برا عقیدت اور بے تسکین۔

سوز: ٹوپی کے بوجھ سے سرد، سر بھر اہوا معلوم، سر پر پٹی بندھی ہونے کا احساس، کھوپڑی ذکی اُلٹس، بال گرتے ہوں، گچی کے شور سے مرض میں اضافہ۔

کان: ادھنچا سناکی دے۔ قوت ساعت میں خور۔ گاڑی یاریل میں سیر کرتے وقت ساعت درست ہو جائے۔ کوئی چیز چباتے وقت کانوں میں جبین پڑے شور و غل بے حد ناقابل برداشت۔ گاڑیوں کا سڑک پر چلنا ناگوار معلوم ہو۔

آنکھیں: تیز چہونے کے سے درد قرنیہ زخمی، اشیاء دور ہری نظر آئیں۔

ناک: مزکن زکام کے ساتھ زرد ناگوار اور خراشیدہ رطوبت کے اخراج، ناک کا ذخمیر یا۔ اس کے ساتھ ناک سے پانی کی طرح اور بے حد خراش دار جانے والی رطوبت کا اخراج۔ بواسیر الانف۔ ہر روز صبح کو سبز میل نکتے ہوں۔ زکام کے ساتھ نکتے دیکھیں اور ان سے خون نکلے۔

منہ: تھوک کے ساتھ منہ سے بد بو آئے، خونئی تھوک، سانس بد بو دار، تھوک بکثرت آئے، سوزھوں سے اخراج خون، زبان سرخ، جبین پڑے زبان کے کناروں پر درد کرنے والی پھنسیاں زبان صاف سرخ اور تر۔ درمیان میں میل جمی ہوئی۔ دانت ڈھیلے، سوزھے اسٹھی، تالو میں زخم۔

حلق: اوز تین پر شتی جھلی، حلق خشک اور کانوں میں درد، کھانسی سے بلغم نکلے سفید و جبے اور واضح نشانات ہوں، کسی چیز کے نکتے وقت تکلیف ہو۔

خواہش: چوناٹھی، چاک، مچھلی، چربی وغیرہ۔

نہرت: گوشت اور روٹی سے۔

معدہ: نہ ہضم ہونے والی اشیاء کی خواہش۔ بھوک بہت لگے۔ ڈانڈہ بیٹھا، بد ہضمی کے ہمراہ اگلا الک ایسڈ کی زیادتی۔ یورک ایسڈ اور فاسفورس بڑھے ہوتے ہوں۔ طبعی اشتھال بہت زیادہ۔ دل کے دہانے میں درد، چاک مٹی کھانے کی خواہش۔

پیٹ: قبض، مقعد پھٹی ہوئی معلوم ہو، بہت کوشش پڑے لیکن اخراج کم ہو، مقعد میں شقاق، پاخانے کے بعد شدید کانٹے والا درد جو گھنٹوں تک جائے۔ امعاء سے جریان خون، چمکیلے خون کا بکثرت اخراج، خروج مقعد، بواسیر، مسوں سے خون جلد نکل آئے، اسپہال شیا لے اور ناگوار بو والے، پاخانے کے بعد طبیعت میں چڑچڑاہین اور کانٹان، پیٹ پھولا ہوا اور نلغ، جگر کے مقام پر جبین، حرکت سے تکلیف میں اضافہ، قونج کو کپڑا کس کر باندھنے سے آرام، مقعد کے قریب نمی، شیشق کا عارضہ۔

پیشاب: پیشاب بے خبری میں نکل جائے، نازدہ منج اور زخمی، پیشاب شراب تلچھٹ کی مانند گدلا، مقعد میں کم، زرد، گھوڑے کے پیشاب کی بو والا اور خارج ہوتے وقت سرد معلوم ہو، جلن اور ڈنگ مارنے والا درد، پیشاب خون آمیز اور العیون والا۔

آلات مخصوصہ: (مردانہ) سوزاک کے ساتھ آتھلی زخم یا سے۔ آتھک سپاری اور دیانہ میں دکھن۔ جلن اور درم۔ ڈنگ مارنے کے سے درد، ناگوار مادہ خارج ہو۔ (زنانہ) وضع حمل کے بعد استھانہ۔ بیرونی حصوں میں دکھن اور ان کے ساتھ زخم۔ سیلان الرحم زرد۔ گوشت کے رنگ کا پانی کی طرح تار تار ہو کر خارج ہو، ہونے زہار گرتے ہوں، رحم میں جریان خون۔ حیض قبل از وقت اور بکثرت پانی کی طرح آتا رہتا ہو۔

آلات تنفس: آواز بیٹھ جائے۔ آواز ی بھاری، خشک، بجنے والی کھانسی جو بیڑھیوں پر چڑھنے سے سانس پھول جائے۔ کھانسی دن میں زیادہ ہو نیند میں کھانسی آئے۔ کھروری خشک کھانسی، آدھی رات سے خوشتر آئے۔ کھانسی کے ہمراہ زرد اور سیاہ بلغم کا اخراج ہو۔

اطراف: ہاتھوں پر پینہ آئے، پاؤں کی انگلیاں بھٹی ہوں۔ پاؤں پر بدبودار پینہ آئے، جس کی وجہ سے پاؤں کی انگلیاں دھس۔

جلد: بڑے بڑے سے پھینے ہوئے ہوں، انہیں دھونے سے خون نکل آئے۔ زخم جن سے خون بہا سانی نکل آتا ہو۔ جلد خشک زرد اور چھلکے اترتے ہوں۔ گہری رنگت کی جھریاں اور مہاسے۔ سنے گوبھی کے پھول کی طرح۔ لکڑی چھونے سے درد۔ کنارے بے قاعدہ۔ چہرے پر نشان، پیشانی پر زیادہ ہو۔

مزاج: آتشکی اور خنازیری مزاج، کالے رنگ والے کالے بالوں والے، کالی آنکھوں والے عصبی، دپے مضبوط ریشوں والے۔ جسمانی آسائش بہت ہو۔ مزمن امراض کا شکار۔ جلد سردی لگ جائے۔ جلدی اسہال آنے لگیں۔ غور و فکر کرنے والے معزز اشخاص۔

اسباب: کسی بیماری کا حد سے زیادہ خیال رہے۔ پارے کے مرکبات کا کبکثرت استعمال۔ بے خوابی، گھبراہٹ، نقصان رسی، کوئی دیر پا زہر، پارہ، آتشک، خنازیر۔ ڈی بی ٹیس کا کبکثرت استعمال۔

شدت مرض: حرارت یا موسم کی تبدیلی، چھونے سے، بیٹھے ہوئے اُٹھنے سے، شب کو آدھی رات کے بعد، ہیرنگ پھلی سے، پینہ آنے سے، چلنے پھرنے سے، جاگنے پر، گرم تر موسم میں۔

کس مرض: گرمی سے، ٹپکنے پر، گاڑی کی سواری سے۔

امراض جن کے لئے مفید ہے: (۱) بدبودار پیشاب (۲) پارہ کے خراب اثرات (۳) جلدی امراض جو بوجہ آتشک یا ٹولویہ ہوں۔ (۴) ہڈی اور نعلی عوارض۔ (۵) مزمن امراض۔ (۶) سوزشوں، دانوں، زبان اور ایسے امراض جو پارے کی وجہ سے ہوں۔ (۷) ناک کا ڈنھیر یا۔ (۸) تپ دق میں، پیشاب کے بعد۔ (۹) خنازیر، شدیدی خنازیر، رمد چشم۔ (۱۰) بچوں کی رمد چشم۔ (۱۱) سوزا کی رمد چشم۔ (۱۲) متورم گلنیاں۔ (۱۳) حجرہ کی کھانسی جب کہ بطن نہ آتا ہو۔ (۱۴) جن مریضوں کو گاڑی میں سوار ہونے سے ہی آرام آئے۔ (۱۵) آتشک کی وجہ سے ہڈیوں کے درد۔ (۱۶) تپق کے لئے۔ (۱۷) تپق جو اسہال کے ساتھ باری باری ہوں۔ (۱۸) سوزاک جب کہ اخراج پتلا خوننی ہو۔ بعد میں زرد یا سبز ہو جائے، پیشاب کرتے وقت جلن، لکڑی ٹھونکنے کے سے درد، نازہ متورم اور بہت درد کرے۔ (۱۹) کندائی لویٹا (۲۰) قرح (۲۱) تپش (۲۲) آلات تناسل کے آتشکی (۲۳) حجرہ کی سلی میں نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ (۲۴) تپ محرقہ میں مجرب اور آزمودہ۔ (۲۵) کثرت طمٹ جو اسقاط یا مسلل وجع الطمٹ کی وجہ سے ہو۔ (۲۶) اندام نہانی کی خارش، حکدہ الفرج۔ (۲۷) جھریاں۔ (۲۸) جب بخار کی وجہ سے چھاتی میں دکن ہو، پھپھروں سے جریان خون، ناگوار بطن اور خوننی سیال کا اخراج۔

نافٹورک ایسڈ سے قبل: نیزم کارب، بھگلیہ یا کارب، ہیر سلف، مرکری پلسلا، سلفر، کالی کارب، مرکری کارب۔ یہ ادویہ مفید ہیں۔ گویا یہ تمام ادویہ بھی جسم میں آتشک کی علامات پیدا کرتی ہیں۔

نافٹورک ایسڈ کے بعد: پلسلا، بھگلیہ یا کارب سلفر، مرکری کارب، برائی اونیا، فاسفورس اور کالی کارب کا استعمال نہایت فائدہ مند ہوتا ہے۔ یعنی یہ تمام ادویہ بھی جسم میں آتشک کی علامات پیدا کرتی ہیں۔

مطالفا: لیکچر دودو جو آتشک کی علامات کے مخالف ہے۔

معاون: آریسٹیک، کیڈیم۔ یہ ادویہ ہیں جو ان علامات کے لئے معاون ہیں۔

نافٹورک ایسڈ کے فاد زہر: کسٹر، ہیر سلف، بھگلیہ یا کارب، پیلا ڈونا، مرکری آئیڈوم، سلفر، فاسفورک ایسڈ، پٹروئیم، کوئیم۔

نافٹورک ایسڈ جن کا فاد زہر ہے: ڈی بی ٹیس، مرکری ٹیس، بھگلیہ یا کارب، کوئیم۔

② **گوایاکم (Guaiacum)**: جس کو Resin of Ligumvitae بھی کہتے ہیں۔ یہ تیسری دوا ہے جس کے کثرت استعمال سے جسم میں آتشک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں جب اس کی تقلیل کر کے استعمال کرتے ہیں، تو یہی دوا آتشک کے لئے مفید ہو جاتی ہے۔ یہ دوا جسمانی ریشوں پر نمایاں اثر کرتی ہے اور خاص طور پر ریاتی دردوں، گھبیا، درم لوز تین میں اس کا استعمال مفید ہے۔ آتشک کے دوسرے درجہ میں بھی مفید ہے۔ مادوع المفاصل میں بے حد مفید ہے۔ گوایاکم کی رطوبتیں بدبودار ہوتی ہیں۔ اس کی دیگر علامات درج ذیل ہیں۔

دماغ: حافظہ کمزور، خیالات منتشر، بعض آنکھ پھاڑ کے دیکھے، کوئی بات یاد نہ رکھ سکے۔ نسیان کا عارضہ ہو۔

سوز: سر اور چہرے میں وجع المفاصل اور ریاتی درد جو گردن کی طرف منتقل ہوں۔ کھوپڑی میں پھاڑنے والا درد جو سرد اور مرطوب موسم میں بڑھ جائے، سرد و جاوا محسوس ہو۔ شریانیں پھولی ہوئی ہوں۔ بائیں کان میں درد۔ سر میں درد ختم ہونے کے بعد چہن ہو۔

آنکھیں: چتلیاں پھیلی ہوئی، پونے چھوٹے محسوس ہوں۔ آنکھ کے گرد پھنسیاں ہوں۔

حلق: حلق میں مناسلی درد اور عضلات میں کمزوری۔ حلق خشک۔ حلق میں سوجن اور ملین جوکان کی طرف منتقل ہو۔ غد متورم ہوں۔

معدہ: زبان پر میل، سیب اور دیگر پھل کھانے کی خواہش، درد دھینے سے نفرت، معدے میں جلن، نم معدہ میں کھپاوت۔

پیشاب: پیشاب میں لٹخ، درست اور طفلی ہیضہ، آنسو میں خیراٹھے۔

مشانہ: پیشاب کرنے کے بعد تیز چہن، پیشاب کی بار بار حاجت۔

آلات تلبس: سانس رکنے کا احساس، خشک کھانسی، کھانسی کے بعد متعفن سانس، سینے میں ہلپلوں کے ہٹنے سے درد جس کے ساتھ بلغم کے اخراج سے پہلے دم گٹھے۔

آلات تناسل زنانہ: خصیہ الرحم میں درم، جنس میں بے قاعدگی، درد دوائے حیض اور مشانہ میں خارش۔

کمر: سر سے گردن تک درد ہو۔ گردن اٹڑی ہوئی اور شانے درد کریں۔

اطراف: شانوں، ہازوؤں اور ہاتھوں میں ریاتی درد، عرق النساء اور کمر میں درد جنوں میں درد جس سے لنگڑاہٹ پیدا ہو۔ جوڑوں میں سوجن، درد اور ہاؤ، گرمی ناقابل برداشت ہو۔

کمی بیشی علامات: حرکت سے، گرمی سے، سرد اور مرطوب موسم میں ہاؤ اور چھوٹنے سے۔ ۶ بجے شام سے ۴ بجے صبح تک علامات شدت اختیار کریں۔

③ **میزیروم (Mesreum)**: جس کو Spurg Olive بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی جھاڑی وسطیورپ میں پائی جاتی ہے۔ یہ پوچھی دوا ہے جس کے کثرت استعمال سے آتشک ہو جاتی ہے اور تقلیل استعمال سے اس مرض سے آرام ہو جاتا ہے۔ اس کی مختصر علامات درج ذیل ہیں۔

علامات: ① جلن دار پھنسیاں ناقابل برداشت خارش ② آنکھی و خنازیری علامات جب کہ استخوان اور جلد جملائے مرض ہوں۔ ③ رخساروں کے استخوان میں صعبی درد اور ماؤف مقام سن ہو جائیں۔ ④ صعبی درد جو نزلہ چشم یا پھنسیوں کی وجہ ہوں۔ ⑤ مفاصلی درد ہوں۔ خفیف چھوٹنے سے مرطوب آب و ہوا سے اور رات کو بستر میں اضافہ۔ ⑥ آتشک میں پارہ کے ناجائز استعمال سے درد پیدا ہو جائیں یا گھنٹیاں نکل آئیں۔

⑦ ایک کمر کرنے کے بعد جلن اور خراشدار پھنسیاں جسم پر نکل آئیں۔ ⑧ بوسیدہ دانٹوں میں درد، دانٹ بٹنے معلوم ہوں۔ غذا چباتے وقت زبان گتے تو درد ہو۔ ⑨ دانٹوں میں رات کو درد زیادہ ہوں، مزہ کھونٹے اور ہوا اندر کھینچنے سے آرام معلوم ہو۔ ⑩ دانٹوں کی جڑیں بوسیدہ ہو جائیں۔

ذخیم: زخموں کے ارد گرد چھالے ہو جائیں جو بہت خارش کریں۔ آگ کی مانند جلن اور ان کے گرد چمکیلے حلقے نظر آئیں۔ زخموں کے اوپر موٹی زردی مائل سفید چڑیاں جم جائیں اور ان کے گرد زرد پیپ جمع ہو جائے۔

سور: سر پر چڑے کی مانند چڑیاں جم جائیں۔ ان کے نیچے سفید رنگ کی گاڑھی پیپ جمع ہو جائے۔ بال جھڑ جائیں کچھ عرصہ بعد پیپ میں بو آنے لگے اور اس میں کیڑے پڑ جائیں۔ بچہ چہرے کو نوچتا رہے۔ چہرہ سرخ اور متورم۔ رات کو خارش بہت زیادہ سٹائے۔

زیادہ قس موص: رات کو شام سے لے کر آدھی رات تک، سرد ہوا پلٹنے سے۔

فادزہر:

لیسیک ایسڈ، برائی اونیا، گلگیر یا کارب، کیمفر اور گسکس و امیکا وغیرہ مندرجہ بالا ادویہ کی علامات، ان کی کئی بیشی اور ان کے فادزہر کی علامات پر غور کرنے سے آتشک کی حقیقت سامنے آ جاتی ہے اور اس کا علاج بہت حد تک آسان ہو جاتا ہے۔

آتشک پیدا کرنے والی ادویہ

اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کہ بعض ادویہ اور زہروں کے استعمال سے آتشک پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ہم نے ہومیو پتھی علم الادویہ کی چند ادویہ پیش کی ہیں، ذیل میں چند ادویہ پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ ذہن اس حقیقت کو پورے طور پر قبول کر لے۔

ہم نے ہومیو پتھی علم الادویہ سے یہ چند ادویہ اس لئے پیش کی ہیں کہ اس کے حقائق اور تجربات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ورنہ ہم از کم پچاس ایسی ادویہ پیش کر سکتے ہیں جن کے استعمال سے آتشک پیدا ہو سکتا ہے اور ان کے ثبوت میں ہم ہومیو پتھی کی دیگر ادویہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ ہم نے صرف انہی ادویہ تک اکتفا کیا ہے جو ہومیو پتھی نے آتشک کی علامات میں پیش کی ہیں۔

⑤ مرکوریس آئیوڈائس فلیورس (Mercurius Iodatus Flavours)

اس کو Yellow Iodide of Mercury بھی کہتے ہیں۔ یہ دوا پارہ اور آئیوڈائیڈ کا مرکب ہے۔ علامات درج ذیل ہیں: ① دائیں طرف کے نغود خاص کر متورم ہو کر تراوش پارہ ہوں۔ ② زبان کی جڑ پر گہری میل جمی ہو اور نوک و کنارے سرخ ہوں اور ان پر دانٹوں کے نشان ہوں۔ ③ نناق و پائی ہو جب کہ نغود بڑھے ہوں اور متورم ہوں۔ ان پر جھلی آئی ہوئی ہو۔ ④ سخت آتشک یا مادہ آتشک کے لئے نغود جگسا جگسا بڑھ جائیں۔ ⑤ آتشکی اور خنازیری مزاج والے اشخاص کی بروڈکائیٹس (کھانسی) تر کھانسی اور کھڑکھڑاہٹ۔ ناک اور حلق کی رطوبتی جھلیاں متورم۔ ہوا کی ٹالیوں میں بلغم جمی ہو۔ نکلنے کی خواہش لگتا لگتی رہے۔ گلے میں بلغم معلوم ہو اور گلے کے دائیں طرف سخت درد اور ورم ہو۔ ⑥ پھٹتوں میں گلنیاں ہوں۔ پسینا آتا ہو یا ضربہ کا نورا لاق ہو۔

اس دوا کے بجائے پارہ اور آئیوڈائیڈ جدا جدا بھی آتشک کی دوائیں ہیں، ان کے علاوہ پارہ کے دیگر مرکبات (۱) مرکوریس کار (Mercurius cor) اس کو کاروسولٹی میٹ (Corrosive Sublimate) بھی کہتے ہیں۔ (۲) مرکوریس سالو (Mercurius Red Solubulus) اس کو کونیک سلور (Quick Silver) بھی کہتے ہیں۔ (۳) مرکوریس آئیوڈائیڈس ربرم، ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکری (Red Iodide of Mercury) بھی کہتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

⑥ آرسینیکم برومیم (Arsenicum Bromium)

جس کو برومائڈ آف آرسینک (Bromide of Arsenic) بھی کہتے ہیں۔ سنگھیا اور برومائڈ کا مرکب ہے۔ اس کی علامات درج

ذیل ہیں: پھوڑے پنسیاں، آنکلی زخم، خنازیر، مندی، لونق، بخار، ذیابیطس، آنکلی زہر اور سوزا کی اثرات۔ اس دوا کی بجائے آرسینک اور برومائڈ ہداجہا بھی آنکھ کی علامات پیدا کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ آرسینک کے دیگر مرکبات بھی ایسی علامات پیدا کر دیتے ہیں۔

- (۱) آرسینک آئیڈائیڈ (Arsenic Iodide) جس کو آئیڈائیڈ آف آرسینک (Iodide Of Arsenic) کہتے ہیں۔
(۲) آرسینک البم (Arsenic Album) جس کو البم آف آرسینک (Acid Arsenic) بھی کہتے ہیں۔

۵) کالی آرسینیکم (Kali Arsenicum)

یہ پوٹاش اور گھٹیا کامرکب ہے۔ اس کی علامات درج ذیل ہیں: ناقابل برداشت خارش جو کپڑے اتارنے سے زیادہ ہو۔ کیل، آبلے جو دوران خون میں زیادہ تکلیف دہ ہوں۔ مزین ایگزیمیا گرمی اور چلنے پھرنے اور کپڑے اتارنے سے خارش بڑھے، زخم اور چھیل، بازو اور گھٹنوں کے جوڑوں میں شکاف، گند کے ابھار، جلدی سرطان جو اچانک ظاہر ہو اور جلد کے نیچے گائٹس وغیرہ۔

آلات متنازل زمانہ

رجم کے منہ پر گونگی کے پھول کی طرح کے مہاسے جس کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والے درد ہوں۔ رجم سے بدبودار رطوبت کا اخراج اور پیڑو کے نیچے درد ہو۔

- (۱) کالی آرسینیکم (Kali Arsenicum) اس کو پوٹاش آف بائی کرومیٹ (Potas of Bichromate) بھی کہتے ہیں۔
(۲) کالی برومیٹ (Kali Bromatum) اس کو پوٹاشیم برومائیڈ (Potassium Bromide) بھی کہتے ہیں۔
(۳) کالی کاربائیٹک (Kali Carbonicum) اس کو پوٹاشیم کاربونیٹ (Potassium Carbonate) بھی کہتے ہیں۔
(۴) کالی میورائیٹک (Kali Muraticum) اس کو کلورائیڈ آف پوٹاشیم (Chloride of Potassium) بھی کہتے ہیں۔
(۵) کالی نائٹریک (Kali Nitricum) اس کو نائٹریٹ آف پوٹاشیم (Nitrate of Potassium) بھی کہتے ہیں۔
(۶) کالی فاسفورک (Kali Phos) اس کو فاسفیٹ آف پوٹاشیم (Phosphate of Potassium) بھی کہتے ہیں۔
(۷) کالی سلفوریٹک (Kali Sulph) جس کو پوٹاشیم سلفیٹ (Potassium Sulphate) بھی کہتے ہیں۔

ان ادویہ کے علاوہ اور بھی بہت سی ادویہ ایسی ہیں جن کے ہومیوپیتھی طریق سے خواص لینے پر آنکھ (سلس) کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کی علامات کو ہم ہومیوپیتھی علم الادویہ سے نکال کر پیش کر سکتے ہیں۔ مگر طولات کی وجہ سے نظر انداز کر دیا ہے۔ حقیقت کے پیش کرنے کے لئے اس قدر ادویہ ہی کافی ہیں۔ ان سے ہمارا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور یہ حقیقت پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ آ آنکھ صرف چھوت سے ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ بعض قسم کی انفد یہ ادویہ اور زہروں کے استعمال سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ایسی اشیاء جو محرک دماغ اور اعصاب ہونے کی وجہ سے جسم میں کثرت سے رطوبات و بطنم اور سردی پیدا کر دیتی ہیں۔

آنکھ کے سبب کی صحیح تحقیق

ہم گزشتہ صفحات میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرض آنکھ کا سبب جو اس وقت تک تسلیم کیا گیا ہے وہ چھوت ہے جو ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ لیکن ہم نے گزشتہ صفحات میں یہ ثابت کیا ہے کہ چھوت ایک سبب تو ہو سکتا ہے، لیکن وہ اصل سبب نہیں ہے یعنی وہ سبب فاصلہ نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ سبب فاصلہ ہوتا ہے جس میں تعمیر کے بعد مرض کی صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ مرض آنکھ کے لئے جسم انسان میں سوزش و ورم اعصاب و دماغ ہے۔ جب تک اعصاب میں سوزش اور ورم کی صورت پیدا نہیں ہوتی، مرض آنکھ نمودار نہیں ہو سکتا۔ آنکھ کی چھوٹ بھی سوزش و ورم اعصاب و دماغ پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جو آغذ یہ وادو یا اعصاب میں سوزش و ورم کا سبب بنتی ہیں، ان سے بھی مرض آنکھ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے ثبوت میں ہم نے چند ہومیوپیتھک ادویہ کی علامات پیش کی ہیں۔ جن کے کھانے سے مرض آنکھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور حیرت یہ ہے کہ ان میں چھوٹ چھات کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ آنکھ کے متعلق ہماری یہی تحقیق ہے کہ مرض آنکھ انہی اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب و دماغ میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔ اس سے قبل آج تک یہ تحقیق دنیا کی کسی طب نے پیش نہیں کی۔

یاد رکھیں کہ اعصاب کی غذا بلغم اور رطوبت ہے اور اس میں جب تحریک ہوتی ہے تو یہ بھی جسم میں رطوبت اور بلغم پیدا کرتے ہیں۔ ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ آنکھ کے مریض کے جسم میں اعصاب کی تحریک کے ساتھ ساتھ رطوبات اور بلغم کی شدت ہوتی ہے، جس میں خمیر اور قلعین پیدا ہو کر مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ محققین نے اس مرض کی علامات میں تین درجے لکھے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

آنکھ کا درجہ اول

آنکھ کا زہر جسم میں داخل ہوتے ہی اس مرض کا ابتدائی دور شروع ہو جاتا ہے اور تین ہفتے سے لے کر پانچ ہفتے تک کی مدت زیادہ سے زیادہ اس درجے کی مانی گئی ہے۔ لیکن کم از کم دس دن بعد سرایت کے مقام پر ایک سخت اُبھار یا سرخ پھنسی پیدا ہو جاتی ہے، جس کی جزخت ہو جاتی ہے اور یہ رفتہ رفتہ بڑھ کر پھٹ جاتی ہے اور ایک زخم بن جاتا ہے جو صرف ایک ہی ہوتا ہے اور اس کے آس پاس کی جگہ قدرے اوچی ہوتی ہے۔ اگر زخم کو با کر دیکھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سخت گرمی جلد کے اندر پیدا ہو گئی ہے۔ اس زخم میں درد بالکل نہیں ہوتا اور مواد بھی بہت کم نکلتا ہے اور زخم کے پیدا ہونے کے پانچ سات روز بعد جھگی سوں (کنج رالوں) کی گھٹیاں متورم ہونے لگتی ہیں جو بڑھانے سے سخت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان میں درد نہیں ہوتا اور نہ ہی وزم ہوتی ہے اور نہ ان میں پیپ پڑتی ہے۔ اگر اس آتشکی پھنسی یا اُبھار میں سے یا متورم غد میں سے بذر لیں سوئی ذرہ سی رطوبت لے کر بذر لیں خوردبین امتحان کیا جائے تو اس میں آنکھ کے لہر دار جراثیم نظر آئیں گے۔

آنکھ کا درجہ دوم

یہ تو ناظرین کو معلوم ہو گیا ہے کہ آنکھ ابتدائی درجہ میں ایک ورم یا آبلہ سا عضو متاثر پر نمودار ہوتا ہے اور یہ درجہ کسی گیارہ دن یا دس دن سے لے کر پانچ ہفتے تک ہوا کرتا ہے۔ اب درجہ دوم کی علامات سنئے، اسی ورم یا پھنسی یا آبلہ میں جو ابتدا بہت مشتہب اور مشکوک حالت میں ہوتا ہے، آنکھ کے جراثیم پلٹے ہیں۔ اگر ان زخموں کو کمرچ کر خوردبین کے سامنے دیکھا جائے تو آسانی سے آنکھ کے جراثیم کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر اگر یہ درجہ فطرت اور لاپرواہی سے گزر اُردیا جائے تو درجہ دوم شروع ہو جاتا ہے۔ اور خون کے موسم ہو جانے کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ یعنی جب آنکھ کا زہر جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ تب علامات مفصلہ ذیل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ابتدا میں مریض کے جسم میں نہایت مل چل سچ جاتی ہے۔ یعنی بخار ہو جاتا ہے جو کبھی خفیف اور کبھی شدید ہو جاتا ہے اور کبھی نوبتی اور کبھی لازمی ہوتا ہے اور بعض اوقات ملیریا بخار سے اس بخار کا دھوکہ ہونے لگتا ہے۔ مریض پست بہت اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ گوشت اور ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ عموماً دست و پا اور جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ شدید درد اور بے خوابی ہونے لگتی ہے اور جلد کی رنگت پہلی پڑ جاتی ہے۔ آنکھ کے بخار اور دردوں کو اکثر رات کے وقت شدت ہوتی ہے۔ مطلق، تالو اور نوز تین میں التهاب اور ورم کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بازوؤں اور رانوں کے پچھلے حصوں میں گلابی رنگ کے داغوں سے درجہ دوم

کے آغاز کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ دانے دو ہفتے سے چار ہفتے تک تمام جسم پر نکلتے ہیں۔ اور پھر دو ماہ کے اندر مرجھا جاتے ہیں یا ختم ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے لئے وہاں سیاہ داغ رہ جاتے ہیں۔ ان دانوں کے درمیان پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ مگر جلن یا خارش بالکل نہیں ہوتی جو آتشکی دانوں کی علامات خاص ہے۔ ان دانوں کے نکلتے ہی لیوں اور زبان پر اور رخساروں کے اندر سفید داغ بن جاتے ہیں۔ چٹیوں اور گردن کی گھٹیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ حجرہ، لوز تین اور طوق میں ورم اور انتہاب جو عروق جاذبہ کی سوزش کا نتیجہ ہے پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی ورم لوز تین آتشکی ہو جاتا ہے۔ ان میں زخم پڑ جاتا ہے۔ نیز مبرز وغیرہ کے اطراف میں اور عورتوں کے جسم کے زیریں حصے میں مرد کے فوطوں وغیرہ پر اور انگلیوں کے درمیان حصے پٹنے یا بدبودار رطوبت کا بہہ کر جم جانا جو بعد امداد رھلیوں میں پھیل جاتی ہے۔ یہ علامتیں ہیں جو ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ بالوں کا جھڑ جانا، ناخنوں میں ششکی و تیرگی کا پیدا ہونا۔ یہ سب عصبی خرابیوں کا نتیجہ ہے اور انہی صورتوں کے ساتھ بعض اوقات جسم پر رتھ لونی (مسو کی طرح کی پھینسیاں) پیپ دار دانے اور چھالے اور جسم کے مختلف حصوں میں زخم یا عام پھوڑے بھی اس مادے کی ماہیت اور خون صالح سے نفع نہ ہونے کے اسباب کا نتیجہ ہے۔ انہی دانوں کھانی اور ناگھوں کی لمبی بڈیوں میں لمبی نلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ چونکہ علامات جسم کی شدت میں بہت اختلاف ہے، اس لئے جب تھوڑے عرصہ کے بعد کھانی رنگ کے دو حصے مرجھانے لگتے ہیں، تب کوئی نہ کوئی اور قسم کے بخارات بدن میں نکلتے ہیں اور یہ چرے، سراور چشم اور ہاتھ پاؤں پر اکثر نمودار ہوتے ہیں۔ رنگ ان بخارات کا بھی تانبے جیسا ہوتا ہے اور جب یہ بڑھنے لگتے ہیں، تب ان پر چھلکے پیدا ہو جاتے ہیں اور تمام جسم سورانی کس کی شکل کا ہو جاتا ہے۔ یعنی تمام جسم پر یا جسم کے بعض حصوں پر گول گول چھلکوں کی جھنپیں پیدا ہو جاتی ہیں، مگر ان میں کسی قسم کی رطوبت نہیں ہوتی۔ جب یہ جھڑ جاتی ہیں تب جلد پر اور پٹنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض صورتوں میں ایسی سخت پھینسیاں جن میں پیپ نہ پڑے بڑھ کر اونچا اٹھار بن جاتے ہیں۔ اب ملائم تالو اور طوق میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا لوز تین میں گہرے زخم پڑ جاتے ہیں۔ حلق کے پردہ اور ہاتھوں پر۔ عورت کے اندام نہانی اور لیوں پر، مرد کے فوطوں پر اور مقعد کے گرد داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ سر کے بال اس قدر گر جاتے ہیں کہ بیکار گھنا ہو جاتا ہے یا اس کے سر میں لف پیدا ہو جاتا ہے، اکثر بیمار ہرے ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں کف دست و پا پر سورانی کس اور زبان کے کناروں پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ طبقہ عینہ کے انتہاب کی بیماری بھی ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے جلد پر سخت قسم کی پھینسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جب وہ جا بجا اکٹھی ہوتی ہیں اور ان پر جا بجا سونا سیاہ رنگ کا کھر ٹھ بن جاتا ہے۔ تب مریش نہایت بد شکل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات پھینسیاں بھی چپکے کے دانوں کی طرح نمودار ہوتی ہیں۔ جلد کی وہ بیماری جو آتشک کے سبب پیدا ہوتی ہے، علاج سے بمشکل رفع ہوتی ہے اور برسوں تک چلتی رہتی ہے۔ ان امراض جلدی میں جو آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اور ان جلدی بیماریوں میں جو آتشک کے سبب سے پیدا نہیں ہوتیں، یہ فرق ہے کہ جو بیمار یا آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اور ان جلدی آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں، ان سے جلد کا رنگ تانبے جیسا ہو جاتا ہے۔ اور ان میں نہ خارش ہوتی ہے اور نہ ہی گرم ہوتی ہے۔ مگر تشخیص کامل کے لئے حلق اور نہ کوئی ملاحظہ کرنا چاہئے اور چھڑوں اور گولگی گھٹیاں بھی دیکھنی چاہئیں۔ جلد کا رنگ تانبے جیسا اس لئے ہوتا ہے کہ آتشک کا زہر تمام خون میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام پارک عروق اور رگوں میں خون کا اجتماع ہونے لگتا ہے۔ ان کی رنگت اس مادہ سمیہ کے اشتراک کی وجہ سے تانبے جیسی ہو جاتی ہے اور کبھی ان جو ریش پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان میں خارش اور جلن نہیں ہوتی۔

آتشک کا درجہ سوم

آتشک کے تیسرے درجے کے ظاہر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ آتشک کے تیسرے درجے کا ظاہر ہونا بہت حد تک مریش کی

صحت اور علاج پر منحصر ہے۔ چنانچہ آتشک کے تیسرے درجے کا ظاہر ہونا بہت حد تک مریض کی صحت اور علاج پر منحصر ہے۔ چنانچہ آتشک کے تیسرے درجہ میں جن بیماریوں کا مٹنا اور باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے، ان میں آتشک کے تیسرے درجے کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ اگر ہوں بھی تو بہت خفیف ہوتی ہیں۔ لیکن بعض مریضوں میں معقول علاج کے باوجود چھ یا آٹھ ماہ بعد اور بعض میں کئی سال بعد درجہ سوم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور بعض مریض پندرہ پندرہ میں میں سال تک بھٹے بھٹے رہتے ہیں اور پھر ان میں درجہ سوم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ درجہ دوم اور سوم میں وقتاً فوقتاً ایسی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں جو مریض کو تنبیہ کرتی ہیں کہ ابھی آتشک کا مرض گیا نہیں۔ ان علامتوں کو درجہ دوم کی آخری علامتیں کہتے ہیں۔ مثلاً:

(۱) کرہ چشم کے مختلف پردوں میں التهاب۔

(۲) شریانیں کے اندرونی طبق میں التهاب۔ کسی دماغی شریان میں سدود واقع ہو کر کسی خاص حصہ دماغ کے دوران خون کا سدود ہو جانا

اور اس کے افعال کا معطل ہو کر مقام کا فالج ہو جانا۔

(۳) ہاتھ پاؤں کے ٹھنڈوں اور بعض دفعہ تمام جسم پر مرض سورائی سس کا پیدا ہو جانا۔ جس میں گول گول چٹا چٹا جیسے اور چھرا خشک

ہو کر پھٹ جاتا ہے اور اس پر سے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔

(۴) ناگوں وغیرہ پر گول گول زخم بن جاتے ہیں، جنہیں ڈاکٹری اصطلاح میں روپیا (Rupia) اور طب قدیم کی اصطلاحات میں

لغافات یا چھالے کہتے ہیں یہ چھالے کبھی متفرق اور کبھی مجتمع ہوتے ہیں اور مڑ کے دانے سے لے کبوتر یا مرقی کے انڈے کے برابر ہوتے ہیں اور آبی رطوبت سے پر ہوتے ہیں۔ چھالے پھوٹ کر رطوبت بہ جاتی ہے اور ان پر کھربڑ جم جاتے ہیں۔ آتشکی لغافات کا یہ خاصا ہوتا ہے کہ یہ زخم اندر ہی اندر بڑھتا ہے، نئے پھول کی تشکیل اور ٹکڑوں میں مادہ آتشک سے یہ مرض عموماً ہو جاتا ہے۔

غرض یہ کہ اس مرض میں اگر پہلے اور دوسرے درجے کا علاج دھیان سے نہ کروایا جائے تو تیسرا درجہ اپنے خوفناک اثرات کے ساتھ رونما ہوتا ہے اور اعضائے ریکہ تک متاثر ہوتے ہیں۔ دماغ اور اس کے اعصاب، پھیپھڑے، جگر، گردے، طحال آنتیں اور اعضائے باطنی میں گونا گوں خرابیاں اور خفتیاں پیدا ہو کر حیات کی سرسٹیں اور نشاط عمر کا دور کلفت اور مصیبتوں میں بدل جاتا ہے۔ بعض اوقات آتشک کا پردہ قرنیہ اور دوسرے پردے باہم بڑ جاتے ہیں اور عصب تو تین میں التهاب پیدا ہو جاتا ہے۔ ابتدائی حالات میں تو بڑیاں درد کرتی ہیں، لیکن آخر میں بڑیاں نرم ہو کر گلے لگتی ہیں۔ تا کوکل جاتا ہے۔ کبھی ناک کا بانسہ گل کرناک بیٹھ جاتی ہے اور پھر یہ حالتیں ایسی بعید العلاج ہوتی ہیں کہ مریض موت کی گھڑیاں گننے لگتا ہے۔

اس مرض کا اثر ذرات خون اور اعضائے جسم کے تار و پود پر بھی ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب مریض کے جسم میں مادہ کاسم قائل داخل ہو جاتا ہے اور مدافعات فطری مقابلے پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو جسم کے ریشوں، غدود اور جھلیوں وغیرہ میں سختی اور مادہ ٹوٹوئی پیدا ہو کر اس کے مزاج کی رطوبتیں جسم کے ہر حصہ میں جہاں آسانی سے موقع ملتا ہے جمع ہو کر صلا تیں پیدا کرتی رہتی ہیں اور اسی مادہ لزج کا دباؤ کہیں جسم کے ریشوں اور شریانوں و اعصاب وغیرہ پر پڑتا ہے اور کہیں یہ لزج ان تمام اعضا میں سے کسی ایک کو انتخاب کر لیتی ہے۔ چنانچہ مختلف اعضاء میں گلنیاں جلد کے نیچے عضلات میں، زبان، طلق، امعاء، دماغ، نخاع، اعصاب دل، پھیپھڑے، جگر، کلی اور گردوں وغیرہ پر نیز بڈیوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

آتشک کے اقسام

آتشک کے دو اقسام ہیں، عوام ان کو زہر اور مادہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں سافٹ خشک اور ہارڈ خشک کہتے ہیں۔ ہماری تحقیقات میں ایک

اعصابی عضلاتی ہے اور دوسری اعصابی ندی ہے۔ یونانی طب میں اعصابی عضلاتی اس آتشک کو کہتے ہیں جس میں رقیق بلغم جل کر سودا بن جائے اور متعفن ہو جائے اور اعصابی ندی اس آتشک کو کہتے ہیں جس میں رقیق بلغم سفراء سے مل کر جل جائے اور متعفن ہو۔ بہر حال دونوں قسم کے آتشک میں بلغم کا دخل ہوتا ہے، بل کر متعفن ہو جاتا ہے۔

دلچسپ بحث

عوام میں آتشک کے دو اقسام تراور مادہ کے لحاظ سے تسلیم کئے گئے ہیں۔ ان میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ہم نے کئی بار اشارہ کیا ہے کہ ہماری تحقیقات میں عورت میں عضلاتی تحریک اول تو ہوتی ہی نہیں ہے اور اگر ہوتی ہے تو اعصابی عضلاتی یا ندی عضلاتی تک محدود رہتی ہے اور مردوں میں پوری عضلاتی ندی تحریک کام کرتی ہے۔ اس لئے نر آتشک اعصابی عضلاتی ہوتا ہے جو زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے اور عضلاتی اعصابی آتشک مادہ ہوتا ہے جو مردوں کو کم اور عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ دیگر طبی کتب میں ان کی تفریح درج ذیل ہے۔

تراور مادہ آتشک میں فرق

مادہ اور نر آتشک میں یہ تقادوت ہے کہ مادہ آتشک سے مسوم ہونے کے بعد کم از کم دس یوم ورنہ دو ہفتے تک ابتدائی علامتیں ظاہر ہوں تو سمجھ لینا چاہئے کہ آتشک مادہ ہے اور اگر آتشک فعل بد سے 24 گھنٹے کے اندر ہی فوری آبلہ نمودار ہو جائے اور لوٹ کر چار پانچ دن میں زخم بن جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ آتشک کا مادہ ہے۔ نیز تراور مادہ آتشک کی شناخت کے لئے اور بھی علامتیں ہیں۔ مادہ آتشک میں آبلہ یا زخم پیدا ہونے کے ہفتہ عشرہ بعد چٹوں میں ایک طرف یا دونوں طرف گھٹنوں میں درم نمودار ہوتا ہے۔ لیکن پیپ نہیں پڑتی۔ اور اگر آتشک نر ہے تو زخم پیدا ہوتے ہی ندر دوسروں ہو کر عموماً جلد یک جاتے ہیں اور پیپ بننے لگتی ہے۔

اس میں تو کوئی کلام نہیں ہے کہ فاحشہ بازاری عورتوں سے مباشرت کے بعد ان علامتوں کا پیدا ہو کر آبلہ ورم یا زخم بن جانا پھر چٹوں کی گھٹیاں متورم ہو جانا بطور مشترک ہیں۔ لیکن مادہ آتشک میں بڑا امتیازی فرق یہ ہے کہ اس کا آبلہ بہت سخت ہو جاتا ہے اور چنگلی کے اندر رہنے سے جلد کے اندر ایک ندر دوسرا معلوم ہوتا ہے اور چھوٹے سے متحرک اور ایک سمت سے دوسری سمت جہا معلوم ہوتا ہی اور آتشک نرمی اتنی صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ نمودار بھی جلد ہوتا ہے اور یک بھی جلد جاتا ہے اور اس کا زخم بھی گہرا ہوتا ہے۔ تاہم یہ باتیں بہت غور کے قابل ہیں۔ کیونکہ دونوں آتشک تراور مادہ ایک ہی زمانے میں پیدا ہوتے ہیں اور دھوکا کھا کر نتائج بد سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس لئے طبیب کی حذافت کا امتحان انہی حالات کے موازنہ میں ہوا کرتا ہے۔ ان دونوں کے اثرات میں بھی فرق ہے۔

مادین آتشک کا زہر خون میں سرايت کر جاتا ہے اور اس کا مادہ اندری اندر نشوونما پاتا رہتا ہے۔ اس لئے ایک زمانہ دراز تک علاج کی ضرورت ہے۔ اس لئے دور جدید میں تین سال تک علاج کی ضرورت ہے۔ ورنہ مصلی اسپیل تو ارسنوں میں یہ قابل منتقل ہو کر قوم کے شیرازہ حیات میں اتاری پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ لیکن نر آتشک کا زہر خون میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ بیرونی تکلیف پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر زخم کا علاج اور فوری نہ کیا جائے تو اس سے بھی عضو متاثر میں نکل پیدا ہو جاتا ہے اور وہ گل جاتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری سے خبر گیری کی جائے اور جلدی اس کا علاج کر لیا جائے تو زیادہ خطرات پیش نہیں آتے۔

نر آتشک میں سرکات سیماب وغیرہ کے زیادہ استعمال کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ اس لئے کہ اس کا اثر خون اور عروق کے نازک حصے تک نہیں پہنچ سکتا اور اس میں درج ہات بھی نہیں ہوتے۔

جب تک کوئی ایسی قوی وجہ نہ ہو کہ آنسٹک ز اور آنسٹک مادیں سمجھ الوقت نہ ہو جائے، اس وقت تک دونوں میں ماہ الامتیازی وہی علامتیں رہیں گی جو اوپر بیان کر دی گئی ہیں۔ اس لئے آنسٹک ز میں خون عموماً سمیت سے محفوظ ہوتا ہے، لیکن اس کے مادہ کے خبیث ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔

اصول علاج

یاد رکھیں کہ اصول علاج اسباب کے مطابق قائم کئے جاتے ہیں۔ ہم اپنی تحقیقات میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرض آنسٹک کا سبب صرف چھوت چھات نہیں ہے بلکہ وہ سبب غذا نہیں، دوائیں اور ماحول ہو سکتے ہیں جو دماغ اور اعصاب میں سوزش پیدا کر دیں اور ان سے زہر پیدا ہو کر جسم کو کھانا شروع کر دیں۔ آنسٹک ایک مخصوص علامت ہے جس کے زخم کی ابتداء اعضائے مخصوصہ سے ہوتی ہے اور اس کے بعد اس کے اثرات اور زخم باقی جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ خاص طور پر حلق اور ناک، آنکھ اور کان، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں نمایاں طور پر اس سے متاثر ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ آنسٹک کی ابتداء صرف اعضائے مخصوصہ سے شروع ہو۔ بلکہ مادے کی شدت و مد اور غفلت کی وجہ سے دیگر اعضاء پر بھی اس کی علامات شروع ہو سکتی ہیں۔ اس لئے تشخیص میں مرلیض کے مزاج اور اعضاء پر اثرات خاص طور پر آنسٹک (Tissues) پر سوزش کا خاص طور پر خیال رکھیں تو صحیح تشخیص سامنے آ جاتی ہے۔

اصول علاج کو پھر ذہن نشین کر لیں کہ دماغی اور اعصابی امراض کی سوزش میں اعصاب میں تیزی۔ تعدد اور جگر میں تحلیل اور دل اور عضلات میں سکون ہوتا ہے۔ اس لئے نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جس مقام پر سکون ہوتا ہے، اس میں تیزی پیدا کر دی جاتی ہے، جس سے وہاں کی رطوبات خصوصاً متعفن اور زہریلی رطوبات ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں، اور ان کی مکمل تحریک کے بعد جسم کی حالت اس طرح بن جاتی ہے کہ دل اور عضلات میں تحلیل اور دماغ اور اعصاب میں تحریک اور جگر و تعدد میں تسکین ہوتی ہے۔ یعنی جہاں پر تسکین تھی وہاں پر تحریک ہوگی جہاں سوزش تھی وہاں پر وہ تحریک سے رفع ہوگی اور جہاں پر تحلیل تھی اور اس سے ضعف تھا وہاں پر حدت ختم ہو کر سکون پیدا ہو گیا۔ یہی اعصابی اور دماغی امراض کا اصول علاج ہے۔ چاہے وہ سر سے ہر تک کسی مقام پر ہوں۔ البتہ سہولت کے لئے اگر اتنا اور کر لیا جائے تو بہتر ہے کہ اعصابی تعدد تحریک سے پہلے اعصابی عضلاتی کر دیا جائے تاکہ دوران خون آسانی کے ساتھ اعصاب سے عضلات کی طرف منتقل کیا جائے۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ اصول علاج کلی طور پر صرف اتنا ہی ہے کہ دوران خون کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی تحریکات اور علاج کو جاری رکھنا چاہئے دوران خون جو قلب اور عضلات سے شروع ہوتا ہے۔ جگر اور تعدد سے گزرتا ہوا دماغ اور اعصاب پر اپنی رطوبات پھینکتا ہے۔ پھر عضلات اور قلب کے انقباض سے وہ رطوبات جذب ہو کر دوران خون میں ترشی اختیار کرنے کے بعد شامل ہو جاتی ہیں۔ بس اسی دوران خون کے تحت امراض بھی ختم ہو جاتی ہیں اور کیسیائی طور پر خون بھی صاف ہو جاتا ہے۔

فرق

یادداشت کے لئے ہم اعصابی تعدد اور اعصابی عضلاتی کا فرق پھر بیان کر رہے ہیں تاکہ نو آموز معالج مغالطے میں نہ رہیں۔ اعصابی تعدد میں اعصاب میں سوزش کے ساتھ ساتھ جسم میں کچھ حدت بھی پائی جاتی ہے اور زخموں میں سوزش زیادہ ہوتی ہے۔ رطوبات بھی زیادہ ہوتی ہیں، زخم زیادہ رستے ہیں، لیکن جملن ختم نہیں ہوتی اور اعصابی عضلاتی میں سوزش کم، جملن زیادہ، رطوبات کم اور غلیظ، جملن بھی کم ہوتی ہے۔ اس لئے

اگر اعصابی ندی صورت کو پہلے ندی اعصابی کر لیا جائے تو تحریک بدلنے کے ساتھ ساتھ مرض کی تیزی میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔

ہم اپنی تحقیقات میں آتھک کے نر اور مادہ اقسام کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ وہ بھی یہی دونوں صورتیں ہیں۔ یعنی مادہ آتھک اعصابی ندی ہے جو اپنے اثر میں مادی ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی نر آتھک ہے جو اپنے اثرات کے لحاظ سے پہلے کی نسبت کم ہوتی ہے۔ گویا اس طرح ہم مادہ آتھک کو نر آتھک میں بدل سکتے ہیں۔ اگر کوئی معالج وقتی طور پر نبض یا قارورے سے یہ فرق معلوم نہ کر سکے تو اس کو اصول علاج کے مطابق اعصابی امراض کا علاج اعصابی تحریک سے شروع کرنا چاہئے۔ طبیعت خود بخود رفتہ رفتہ منزلوں سے گزر کر ٹھیک ہو جائے گی۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہر عضو کے ساتھ جو دو تحریکیں وابستہ کی گئی ہیں، وہ صرف سہولت کے لئے ہیں۔ ورنہ ان کا اصول علاج پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے اعصابی ندی اور اعصابی عضلاتی کے فرق سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

اسی طرح دیگر امراض کے علاج میں عضلاتی اور اعصابی ندی یا عضلاتی اور ندی اعصابی وغیرہ تحریکات میں فرق اگر وقتی طور پر معلوم نہ ہو سکے تو کسی قسم کا فکر کے بغیر اصول علاج کے تحت صرف مفرد اعضاء عضلات، غدود اور اعصاب میں ضرورت کے مطابق تحریک پیدا کر دینا کافی وشافی اور یقینی علاج ہے۔ ذیل میں ہم دونوں تحریکات کے مطابق ادویات لکھیں گے۔ لیکن اگر تشخیص میں کوئی کمی رہ جائے تو صرف عضلاتی ادویات استعمال کریں اور یہی آتھک کا صحیح وشافی اور یقینی و مکمل علاج ہے۔ شرط یہ کہ غذا بھی اس کے مطابق رکھی جائے اور اگر ہو سکے تو ماحول بھی دیکھا جائے۔

علاج

مرض آتھک کا آسان اور سیدھا سا دھما علاج یہ ہے کہ یونانی طریق علاج کے مطابق اخلاط اور مزاج کے تحت کیا جائے۔ یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ جب بطن میں فساد اور تعفن پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے تو وہ جسم میں آتھک کی علامات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور جب اس کے بالکل خلط اور مزاج پیدا کیا جاتا ہے تو بطن کی پیدا نش اور اس کا فساد اور تعفن ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مزاج آتھک ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔

چونکہ بطن کی زیادتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے بالقابل عضلاتی تحریک سے بطن ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے عضلات کو تحریک دیں جو بالکل طب یونانی کے بنیادی اصولوں کے مطابق عمل کر کے جسم میں نیا مزاج پیدا کر دیتا ہے، اس مقصد کے لئے ذیل کی ادویات استعمال کریں۔ یہاں پر پھر تاکید کی جاتی ہے کہ عام ذہن کے اطباء عضلات کی دو تحریکوں کا خیال نہ رکھیں جن میں سے ایک سرد اور ایک گرم ہوتی ہے جو تحریک بھی استعمال کریں گے فائدہ شروع ہو جائے گا۔

تحقیقات فارماکوپیا کے نئے جو عضلاتی ہیں، استعمال کر سکتے ہیں۔ عضلاتی اعصابی مسہل، عضلاتی ندی ملین، ضرورت پر مسہل اور جب دیکھیں کہ خوفناک صورت اختیار کر گیا ہے تو اس وقت عضلاتی اعصابی، کسیر، عضلاتی ندی اکسیر یا عضلاتی اعصابی تریاق یا عضلاتی ندی تریاق استعمال کرنا نہیں۔ لیکن اگر مریض کو قبض ہو تو عضلاتی یا اعصابی مسہل یا عضلاتی ندی مسہل ساتھ شریک رکھیں۔ بلکہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ مریض کو روزانہ دو تین اسہال ہو جایا کریں۔

زہریلی ادویات

ہم نے اپنی تحریروں میں ہمیشہ یہ تاکید کی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، زہریلی ادویات کا استعمال نہ کیا جائے اور جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو اس کو قلیل سے قلیل مقدار میں لیں۔ چونکہ کسیرات اور تریاقات میں زہروں کی آمیزش ہوتی ہے، اس لئے ان کا استعمال اشد ضرورت کے وقت کیا کریں تاکہ معالج یا مریض کسی نفعی سے یا جلد فائدہ کی خاطر زیادہ مقدار میں دوا کھالے تو نقصان نہ ہو۔

چارہ کا استعمال

آیور ویدک، طب یونانی اور فرنگی طب ہومیو پتھی میں پارے کو آتھک کے مرض میں استعمال کیا جاتا ہے اور ہر طریق علاج میں اس سے یقینی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

چارہ کے متعلق ہماری تحقیقات

کیمیائی اصطلاح میں پارے کو خام چاندی کہتے ہیں اور ان دونوں کے ایک ہی قسم کے افعال و اثرات بیان کرتے ہیں اور جہاں تک مزاج اور خلط کا تعلق ہے، چاندی اور پارہ اپنی خام حالتوں میں تلخ پیدا کرتے ہیں اور ان کا اثر اعصاب پر شدت سے ہوتا ہے۔ لیکن جب چاندی کا کثرت تیار کیا جاتا ہے تو اس کا اثر عضلات پر پڑتا ہے اور اس کے علاوہ چاندی کسی صورت میں بھی استعمال کی جائے، اس کے افعال و اثرات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ لیکن پارہ ایک ایسی دوا ہے جو مختلف افعال و اثرات کی ادویات کے ساتھ مل کر دوسری ادویات کے افعال و اثرات میں تیزی اور شدت پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے آیور ویدک اور فرنگی طب میں اس کے بے شمار مرکبات ہیں جو طب یونانی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اس کا ایک عام مرکب کھلی ہے۔ جو پارہ اور گندھک کو ہم وزن ملائے سے آدھ گھنٹہ تک کھل کرنے کے بعد تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے افعال و اثرات ندی عضلاتی ہوتے ہیں۔

ہم نے کھلی کے نسخے میں یہ تبدیلی کر دی ہے کہ پارہ ایک حصہ اور گندھک سات حصے آدھ گھنٹہ تک کھل کریں تو کھلی تیار ہو جاتی ہے اور جہاں کھلی کی ضرورت ہو، اس کو استعمال کریں، یہ کھلی سے بھی زیادہ مفید اور بہتر ثابت ہوتی ہے اور اس سے منہ بھی نہیں آتا۔

اس کا دوسرا مشہور مرکب شگرف ہے۔ جو گندھک اور پارے کے ملائے سے تانبے کے برتن میں پختہ کیا جاتا ہے۔ اس کے اثرات و افعال عضلاتی ندی ہیں۔ اس کا تیسرا مرکب دار پختا ہے جو پارے اور نمک اور دیگر کیمیائی ادویات کا مرکب ہے۔ اس کے افعال و اثرات ندی اعصابی ہیں۔ اس کا چوتھا مرکب سنگچر ہے جو پارہ اور گندھک کا مرکب ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی ہے۔ ان کے علاوہ فرنگی طب کے علم الادویہ میں اس کے مزید مرکبات پائے جاتے ہیں جن میں سب سے پہلا مشہور مرکب کیلومل ہے۔ اس میں پارے کے نمایاں اثرات کے ساتھ مسبل اور ملین اثرات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ اعصابی ندی ہے اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ملین ضرور دینا چاہئے۔ نہیں تو فوراً منہ آ جاتا ہے۔

پارے کی یہ خوبی کہ وہ فوراً ہر قسم کی ادویات میں تحلیل ہو کر ان کے اثرات کو بڑھا دیتا ہے، بہت ہی کم ادویات میں نظر آتی ہے اور جن میں یہ خوبی پائی بھی جاتی ہے تو بہت کمی کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ہم کسی اور موقع پر اس کا ذکر کریں گے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب پارہ گندھک سے ملتا ہے تو اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ شگرف کو جب پختہ کرتے ہیں تو اس کا رنگ شگرفی بن جاتا ہے۔ جب اس میں نمک کی آمیزش کرتے ہیں تو اس کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ جب اس کو نیلے تھوٹے میں ملایا جائے تو اس کا رنگ سلیمی بن جاتا ہے۔ اس کے مختلف رنگ اپنے اندر مختلف اثرات بھی رکھتے ہیں اور ضرورت کے وقت یہاں کسیرا کا کام دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ جس نئے میں پارہ نہیں ہوتا وہ کبھی اکسیر کا کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پارے کے افعال و اثرات میں اتنی شدت ہے کہ یہ برق رفتاری کے ساتھ عمل کرتا ہے۔

برونی طور پر بھی پارہ اپنی مختلف صورتوں اور رنگوں میں مختلف امراض میں اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر کیوبائی طور پر بھی پارہ وہی کی طرح پھٹ جائے تو یہ آب حیات بن سکتی ہے۔ جس کی ایک خوراک جسم کو کندن بنا سکتی ہے۔ لیکن یہ بہت مشکل عمل ہے جس کو یہ نصیب ہو جائے، وہ بادشاہ ہوتا ہے۔

چند اہم نکات

ہم نے اپنی تحقیقات میں یہ ثابت کیا ہے کہ آتشک اگر چند ہی مرض ہے، تاہم اس کی ابتدا ایسی اندھی اور اوروہ سے بھی ہو سکتی ہے جو اعصاب میں شدت سے تحریک پیدا کریں یا غلغلم اور رطوبت کی پیدائش کو بڑھا دیں۔ اس لئے انسان کو خصوصاً ایسے لوگوں کو جن کو اعصاب میں تحریک ہو یا وہ غلغلم کے مریض ہوں، ان کو ایسی اندھی اور اوروہ سے پرہیز کرنا چاہئے، جن سے ان کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) سرد پانی کا زیادہ استعمال، سرد اندھ سے زیادہ کھانا، دریائی اور سمندری زندگی، ہر وقت رطوبت اور نمی میں گھرے رہنا۔ مچھلی اور دریائی یا سمندری جانوروں کو بہت مدت تک استعمال کرنا وغیرہ۔

(۲) جن لوگوں کو مرض آتشک ہے، ان سے ملنے جلنے اور کھانے پینے میں پرہیز لازمی ہے۔

(۳) ایسے لوگوں کو اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہئے جب تک ان کو اس مرض سے پوری طرح آرام نہ آجائے۔ کیونکہ شادی کے بعد یہ مرض بیوی کو بھی ہو جاتا ہے، جس سے وہ دیگر رشتہ دار عورتوں میں پھیل سکتا ہے اور اگر اولاد پیدا ہو جائے تو یہ مرض یقیناً اس میں بھی جاتا ہے۔ پھر یہی بچے کھیل کود کے میدان اور سکول و کالجوں میں دوسرے بچوں اور بیویوں میں اس مرض کے پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ کھیل کود کے دوران ماں باپ کو بچوں کے دوستوں پر خاص نگاہ رکھنی چاہئے۔ اور سکول اور کالج میں ایسے بچوں کو جب تک معالج کی تصدیق نہ ہو، داخلہ نہیں ملنا چاہئے۔

(۴) اگر مریض کے ظاہری جسم پر زخم وغیرہ نہ ہوں تو اس کو علاج کے دوران گھر سے باہر آنے جانے کی بندش نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن اگر جسم پر زخم ہوں اور خاص طور پر ان میں تعفن پیدا ہو جائے تو اس کو ہسپتال داخل کر دیا جائے یا گھر میں رہنے کی تاکید کی جائے، تاکہ اس سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔

(۵) جب جسم میں درد اور جلن کے ساتھ بدبودار پیپ اور تعفن پیدا ہو جائے تو کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جلد ہی درد و جلن اور بدبودار پیپ رفع ہو جائے، کیونکہ ایک طرف یہ پیپ بدن میں جہاں بھی دوسری جگہ لگتی ہے وہیں زخم بنا دیتی ہے اور دوسری طرف دوسرے لوگوں میں امراض پھیلانے کا باعث بنتی ہے۔

(۶) یہ بات یاد رکھیں کہ جس شخص کے جسم میں چھوڑے یا زخم یا خارش ہو اس کے جسم پر مرض آتشک کا جلد حملہ ہو سکتا ہے۔

(۷) بعض لوگوں میں جب آتشک کے سبب سے خود پر اثر ہوتا ہے تو تحلیل کے بعد ان میں کھپاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جسم میں فوراً حرارت کی کمی پورا کرنا چاہئے۔ علاج کے دوران یہی کوشش ہونی چاہئے کہ مریض کے زخم لا در درد و جلن جلد رفع ہو جائے اور اس سے پہلے والی رطوبت اور پیپ جلد سے جلد ختم ہو جائے۔ اور اس امر کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کھل شفا تک مریض کو قبض ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔

(۸) اگر مرض صرف اعضائے مخصوصہ تک محدود ہو تو اس میں مقامی ادویات کا استعمال بھی ضروری ہے۔

(۹) مرض کتنی بھی شدت اختیار کر جائے یہاں تک کہ گوشت گلنے گلنے لگے تو بھی علاج سے گھبراتا نہیں چاہئے۔ البتہ اسیب رات اور تریاقت کے ساتھ ساتھ حرارت پیدا کرنے والی ادویات استعمال کرائیں۔

(۱۰) علاج کے دوران میں ہمیشہ یہ پہلے تشخیص کر لینا چاہئے کہ مرض آتھک کے زخم ہیں یا کسی اور مرض سے زخم پیدا ہو گئے ہیں۔ تشخیص میں سب سے بڑا ذریعہ نبض و قارورہ ہیں۔ ان کے علاوہ زخم ہمیشہ سٹلچ پر ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر امراض کے زخم جسم کے اندر کی طرف سے باہر کی طرف آتے ہیں۔

(۱۱) یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جب جسم میں جگہ جگہ کھلیاں بن جائیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ الحاتی مادے میں حرارت کی کمی سے سختی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ کھلیاں حرارت کی کمی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ کھلیاں بڑھ جائیں تو ان میں بھی پھٹ کر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی بہت سی گھلیوں کے زخم اکٹھے ہو کر ایک بہت بڑا زخم بنا دیتی ہیں۔

(۱۲) الحاتی مادے میں سختی پیدا ہونے کے بعد عضلاتی مادے میں کھچاؤ اور زخم بڑھنے لگتے ہیں، اور جسم متورم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ مرض ہڈیوں کی جھلی کو نقصان پہنچا کر مردہ بنا نا شروع کر دیتا ہے۔

(۱۳) اگر مریض بہت ضعیف ہو گیا ہو تو اس کے علاج میں مقوی افندیہ کا اضافہ کر دینا چاہئے اور مریض کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے جس سے اس کے جسم میں بہت جلد طاقت پیدا ہو کر مرض رفع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

بو اسیری مادہ

تین انسانی زہروں میں سے ایک زہر انتھکی مادہ کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب دوسرے زہر بو اسیری مادہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تیسرے زہر سوزا کی مادہ کا ذکر کریں گے۔ ان زہروں کی تعریف ہم نے اس طرح کی ہے۔

تعریف زہر انسانی

انسانی خون اور رطوبت اور جسم میں ایسی حالت و صورت پیدا ہو جائے جیسے دیگر اقسام کے زہروں کے اثرات سے پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی جس جسم میں پیدا ہو اس کو فنا کر دے یا کسی دیگر جسم میں داخل ہو کر اس کو بھی فنا کر دے یا اس میں بھی زہریلی علامات و اثرات پیدا کر دے اس زہر کا اثر فوری بھی ہو سکتا ہے اور رفتہ رفتہ بھی ہو سکتا ہے۔

پیدا آئش زہر انسانی

جسم انسان میں جب کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو قوت مدافعت (ایمیونٹی) اور قوت مدبرہ (وائٹ فورس) اس کو رفع کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ جب وہ کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے تو پھر اس مرض کا زہر خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غالب ہوتا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ جسم کو ختم کر دیتا ہے۔ یہی زہر جسم کو فنا کر دیتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہی زہر کسی دوسرے جسم پر اثر انداز ہو کر اس جسم میں بالکل اسی قسم کے زہر لیے اثرات اور علامات پیدا کر دے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ جس انسان میں یہ زہر پایا جاتا ہے، اس کی اولاد میں بھی یہی زہر لیے اثرات اور علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ

اثرات اور علامات بالکل ویسی ہوتی ہیں جو باپ میں پائی جاتی ہیں۔ اول صورت کا نام بگاڑا اعضا، دوسری صورت کا نام چھوت چھات اور تیسری صورت کا نام اثرات و دراشت ہے۔ ہم نے زہروں کے اقسام کے متعلق اس طرح بیان کیا ہے۔

اقسام انسانی زہر

چونکہ ان زہروں کی ابتدا بگاڑا اعضا سے ہوتی ہے اور چونکہ جسم انسان کے حیاتی اعضاء صرف تین ہیں، جن کو ہم اعضاءِ ربیہ کہتے ہیں یعنی دل، دماغ اور جگر۔ اس لئے یہ زہر بھی تین ہی اقسام کے ہوتے ہیں۔ جن کی صورتیں درج ذیل ہیں:

- (۱) اعصاب جن کا مرکز دماغ ہے، ان کے بگاڑ سے جوز ہر پیدا ہوتا ہے، اس کا نام زہر آتھک یا آتھکی مادہ ہے جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔
- (۲) نغز اور غشائے مخاطی، جن کا مرکز جگر ہے، ان کے بگاڑ سے جوز ہر پیدا ہوتا ہے اس کا نام زہر سوزاک یا سوزا کی مادہ ہے جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔
- (۳) عضلات، جن کا مرکز دل ہے، ان کے بگاڑ سے جوز ہر پیدا ہوتا ہے اس کا نام زہر بوا سیر یا بوا سیری مادہ ہے، جس کا ذکر ہم اب کر رہے ہیں۔

یہی زہر بعض اوقات مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں اور ان سے مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ان کا پوری طرح تجزیہ کیا جائے تو وہ ان تینوں صورتوں ہی میں نظر آتے ہیں۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ آتھک جس کو انگریزی میں سٹلس کہتے ہیں۔ یہ نہ مرض ہے اور نہ ہی خود زہر ہے۔ بلکہ یہ اس مرض کی علامت ہے جس کا زہر آتھکی مادہ ہے۔ آتھک اور آتھکی مادہ کا فرق سمجھنا ضروری ہے، اسی طرح سوزاک اور سوزا کی مادہ کا فرق ہے اور بالکل اسی طرح بوا سیر اور بوا سیری مادہ میں فرق ہے۔

راز کی بات

دنیا بھر میں جس قدر بھی زہر پائے جاتے ہیں، چاہے وہ بنیادی و نباتاتی اور حیواناتی ہوں، جن میں ہر قسم کے جراثیم بھی شریک ہیں اور چاہے وہ امراض زہروں جن میں ہر قسم کے امراض شامل ہیں۔ وہ سب زہران تینوں اقسام سے باہر نہیں ہیں۔ اس لئے دنیا میں صرف تین اقسام کے زہر، تین اقسام کی ادویہ اور تین ہی اقسام کی اغذیہ پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح تین ہی اقسام کے امراض اور تین ہی اقسام کے زہر پائے جاتے ہیں۔ یہ تین چیزیں ۱) کھار (۲) ترشی اور (۳) نمک (جو کھار اور ترشی کا مرکب ہے) ہیں۔ دنیا میں یہی تینوں چیزیں خالص یا کم و بیش ملی جلی پائی جاتی ہیں۔ ان کے خواص پر حاوی ہونا تمام کائنات پر حاوی ہونا ہے۔ اب ہم بوا سیر کی ماہیت پر لکھتے ہیں، اس کے بعد بوا سیری مادہ کی حقیقت پر لکھیں گے تاکہ دونوں کا فرق سمجھا جاسکے اور علاج میں کسی قسم کی مشکل پیدا نہ ہو۔

بوا سیر کی ماہیت

بوا سیر سے مراد عام طور پر مقعد کے مقام پر مسوں کا نکل آنا ہے۔ یہ باسور کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں مواد کا بہنا۔ چونکہ ان مسوں سے اکثر اوقات خون وآب زرد اور ریاح کا اخراج ہوتا رہتا ہے، اس لئے اس کو بوا سیر کہتے ہیں۔ جس کو انگریزی میں پائلز کہتے ہیں۔ یہ مستے عروق مقعد کے دھانوں پر ان کے گھی بڑھاؤ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جس کا سبب باعوم سوادوی غلیظ خونِ سلیم کیا گیا ہے۔ یہ سوادوی غلیظ خون

بذات خود سودا ہو یا کوئی دیگر خلط جل کر سودا غلیظ بن کر خون میں شامل ہوگی ہو۔ یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ بعض اوقات صغیر خون میں ٹٹنے سے بھی بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اس میں بھی سوداوی صورت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کی عمومی علامت یہ ہے کہ مقعد پر بوجھ اور خارش رہتی ہے۔ شدت کی صورت میں سوزش اور درد ہوتا ہے اور مسوں سے مواد بہتا ہے اور خون ہو تو خون آتا ہے جو کبھی پاخانے سے پہلے اور کبھی بعد میں آتا ہے۔ بعض اوقات پاخانے کے ساتھ بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔

بواسیر کی اقسام

بواسیر کی دو اقسام ہیں: ایک بادی، دوسری خونئی۔ پھر خونئی کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ① جس میں مسوں کے ساتھ خون آتا ہے، اس کو بادی یادامیہ کہتے ہیں۔ ② جس میں مسے تو ہوتے ہیں مگر خون نہیں آتا، اس کو میا کہتے ہیں۔

مسوں کی اقسام

بواسیر کے مسے کی قسم کے ہوتے ہیں۔ مختلف شکل و صورت کی وجہ سے ان کے نام بھی مختلف ہوتے ہیں۔ چند اقسام کے نام درج ذیل ہیں: ① عشی (انگوری) جو انگور کی شکل کے ہوتے ہیں۔ ② تینی (انجیری) جو انجیر کی شکل کے ہوتے ہیں۔ ③ ٹولوی (مسوری) جو مسور کی شکل کے ہوتے ہیں۔ ④ تری (کھجوری) جو کھجور کی مانند سخت ہوتے ہیں۔ ⑤ توئی (شہتوی) جو شکل میں لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ نوٹ: مسوں کے مقعد کے اندر اور باہر ہونے کے بھی دو اقسام ہیں۔ بہر حال مندرجہ بالا مقامات میں شمار ہوتے ہیں۔

رنگی بواسیر

اس کو عربی میں ریح البواسیر کہتے ہیں۔ اس میں مسے نہیں ہوتے۔ اگر ہوتے بھی ہیں تو نمایاں نہیں ہوتے۔ اس کی خاص علامات یہ ہیں: پیٹ میں ریاح و دوزئی پھرتی ہے، جو آسانی کے ساتھ اخراج نہیں پاتی۔ ریاح جسم میں مختلف مقامات میں دوزئی پھرتی ہے۔ کبھی پیٹ و کمر میں اور کبھی مقعد اور آنتوں میں باؤ ذال دیتی ہے۔ پیٹ میں اکثر قبض رہتی ہے۔ مقعد کی بواسیر کی طرح اور بھی چند امراض ہیں جن میں مسے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ① بواسیر الانف ② بواسیر شفت ③ بواسیر رحم وغیرہ۔

بواسیر الانف

ناک کی بواسیر، ناک کے اندر بد گوشت پیدا ہو جاتا ہے جو گلئی کی طرح عام طور پر سفید ہوتا ہے اس کے ساتھ درد کم ہوتا ہے اور کبھی یہ گوشت سرخ اور نیلا ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ درد شدید ہوتا ہے۔ خصوصاً اگر اس سے بدبودار زرد پانی بہد رہا ہو۔ اس سے ہوا کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ اور ناک کا بانسہ بھر جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ بڑھا ہوا گوشت ناک میں دکھائی دیتا ہے اور گاہے وہ بڑھ کر اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ ناک سے یا تالو سے باہر آ جاتا ہے۔ اس وقت اسے طبی اصطلاح میں علق (جو تک) کہتے ہیں۔

ناک کے اندر جو زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہے، اس کا سبب اس کی اندرونی رگوں میں خون سوداوی کا احتیاس ہوا کرتا ہے۔ اگر زیادہ سخت ہو اور اس سے کسی قسم کی رطوبت نہ نکلے تو سرطان کی قسم میں شمار ہو کر بمشکل علاج پذیر ہوتا ہے۔ لیکن اگر نرم اور بارطوبت ہو تو یہ سہولت علاج پذیر ہو سکتا ہے۔

بواسیر شفت

ہونٹ کی بواسیر۔ گاہے نچلے ہونٹ میں چھونے سے انگور کے برابر ٹیلے رنگ کا اجمار پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے ہونٹ باہر کی طرف

لوٹ جاتا ہے اور درمیان سے پھٹ جاتا ہے۔ اس کو ہونٹ کی بوا سیر کہتے ہیں اور گا ہے نچلے ہونٹ میں سیاہ رنگ کا توٹ نما اُبھار پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی رنگت اور شکل و شباہت شہوت جیسی ہوتی ہے۔ اس مرض کا سبب خون محترق ہوا کرتا ہے۔ جس سے صرف لب زیریں (نچلا ہونٹ) یا دونوں ہونٹ موٹے ہو جاتے ہیں اور ان میں شقاق (پھنسن) پیدا ہو جاتی ہے اور ہونٹ پر توٹ نما اُبھار پیدا ہوتا ہے۔ اس میں مادہ کی شدت ہوتی ہے۔

بوا سیر رحم

رحم کی بوا سیر۔ رحم کے اندر بستے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے سنے دیکھنے اور چھونے سے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سنے درد کی شدت کے وقت سرخ و رنہ زرد رہتے ہیں۔ ان سے میل کی مانند رطوبت خارج ہوتی ہے جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس مرض کا سبب بھی سوداوی مادہ کی شدت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر رحم میں درد اور رطوبت کی زیادتی رہتی ہے۔

فرنگی طب اور تحقیق بوا سیر

کرتل بھولا ناتھ اپنی کتاب ”علم و عمل طب“ میں لکھتے ہیں: ”بوا سیر ایک ایسا عالمگیر مرض ہے کہ بہت ہی کم ایسے خوش نصیب آدمی ہوں گے جو اس آفت سے بری ہوں گے۔“ بوا سیر بلحاظ مقام دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) خارجی جو خارج از مبرز ہوتی ہے۔ (۲) داخلی جو مقعد کے اندر واقع ہوتی ہے۔

۱۔ خارجی بوا سیر

مبرز کے باہر کی جانب ایک یا دو سے بن جاتے ہیں، ان میں خارش اور جلن ہوا کرتی ہے اور قبض ہونے سے اور سرد یا سخت چیز پر بیٹھنے سے ان میں درم ہو کر درد اور سوزش ہوتی ہے اور بیمار نہ چل پھر سکتا ہے۔ نہ بیٹھ سکتا ہے۔ رنج حاجت کے وقت درد کے مارے میں بیٹھ پریشان ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی پیشاب بھی بند ہو جاتا ہے۔ اگر سے تین مبرز کے اوپر واقع ہوں، یعنی مے دروں یا مے بروں تو اس قسم کی بوا سیر کو درمیانی بوا سیر کہتے ہیں۔

درحقیقت مبرز کے آس پاس کی جلد کے چنٹوں کے اندر ڈھیلا جین واقع ہو کر درم ہو جاتا ہے۔ یہی سنے ہوتے ہیں اور تورم جلد کے اندر ویدوں کی ایک شاخ ہوتی ہے۔ یہ سنے ہمیشہ خشک ہوتے ہیں اور ان میں سے کسی قسم کا مواد خون نہیں نکلتا۔ یہی اصل میں خارجی بوا سیر اندرونی بوا سیر کی علامت ہے۔ یعنی پہلے اندرونی بوا سیر ہوتی ہے اور اس کے کچھ عرصہ بعد خارجی بوا سیر پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ داخلی بوا سیر

مبرز سے لے کر دو انچ کے اوپر تک سے بنتے ہیں۔ یا تو مقعد کے گرد گرد چاروں طرف میوکس ممبرین میں وریدیں پھول جاتی ہیں یا ایک دور ویدیں داخلی طور پر مد ہو کر یا تو بلندیوں پیدا ہو جاتی ہیں یا پھر موٹے موٹے سے بن جاتے ہیں۔ مسوں کی سطح کسی قدر کھر دری ہوتی ہے اور وہ ستربری (فرنگی قسم کا بھر) کی طرح دانہ دار نظر آتے ہیں۔ یہ سنے کبھی کبھی پاخانے کے وقت مبرز سے باہر نکل آتے ہیں۔ اور زور لگانے سے اس قدر پھول جاتے ہیں کہ پھر اندر نہیں جا سکتے اور ان میں درم ہو کر سخت درد اور سوزش ہوتی ہے۔ اندرونی بوا سیر میں خون نہیں جاتا۔ مگر گاہے گاہے ضرور جاتا ہے یا رنج حاجت کے وقت پاخانے کے پہلے یا بعد میں چند قطرے نکلنے ہیں۔ خاص کر جب قبض ہو جاتی ہے یا کھانے میں بے احتیاطی کی جاتی ہے۔

اندرونی بوا سیر کی ایک شدید قسم بھی ہے جس کا خون دورہ سے خارج ہوتا ہے۔ اس مرض کا دورہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ چند روز خوشتر مریض کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور پیٹ میں قراقرز اور کھلی ہوتی ہے۔ ناگوں میں درد ہوتا ہے، پنڈلیوں میں ٹکنا اور درد محسوس ہوتا ہے۔ خصوصاً رات تیز چلنے یا سیرمی چڑھنے سے زیادہ ہو۔ کبھی کبھی خفقان بھی ہوتا ہے اور دل بے تماشاً دھڑکتا ہے۔ رات کو اچھی طرح نیند نہیں آتی۔ سوتے ہوئے دفعتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ پاؤں یا بدن کا اور کوئی حصہ ن ہونے پر بیمار چمک کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے، دوسری کروٹ لیٹ کر سو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پھر وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان ایام میں پیشاب بھی چند بار زیادہ آتا ہے۔ غرضیکہ اس قسم کی علامات دو تین دن رہ کر قبض ہونے کے ساتھ یا بغیر قبض کے خون جاری ہو جاتا ہے اور خون نہایت کثرت سے جاتا ہے۔ مسبل کرتے رہو یا پاخانہ صاف ہوتا رہے تو بھی خون جاری رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ خون خود بخود بند ہو جاتا ہے اور علامات دور ہو جاتی ہیں۔ بوا سیر کا دورہ مہینہ یا دو مہینہ میں ایک بار ہوتا ہے۔ مگر شدید حالتوں میں یا بے احتیاطی کرنے کی صورت میں پندرہویں دن یا ہفتہ وار ہوتا ہے اور کبھی خون ہر روز آتا ہے اور بالکل نہیں رکتا اور مریض سفید رنگ مٹھنی اور کمر دور ہو کر صاحب فراش ہو جاتا ہے اور چل پھر نہیں سکتا۔

بوا سیر اور فرنگی طب کی تحقیق

بوا سیر کو ایک عالمگیر مرض کہا گیا ہے۔ جس کی چند وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ اول یہ کہ مقعد میں عروق و شریانیوں عمومی واقع ہوتی ہیں۔ حالانکہ اور سارے امعاء میں عرضاً پائی جاتی ہیں۔ ان عروق میں دوسری وریوں کی طرح مصراع نہیں ہوتے اور نتیجاً اس کا یہ ہوتا ہے کہ خون اپنے وزن سے ہمیشہ نیچے اترنے کا رخ کرتا ہے۔ اور مقعد کے عروق میں ایک قسم کا ہر وقت استثناء موجود رہتا ہے۔

دوسرے وریوں کے اطراف میں عضلات یا دوسرے اعضاء ہوتے ہیں جن کی مجاورت سے وریاں میں کچھ نہ کچھ دبی ہوئی اور کسی ہوئی رہتی ہیں۔ مقعد کی اندرونی سطح میں جہاں پر یہ وریاں ہیں واقع ہوتی ہیں کوئی چیز اس قسم کی موجود نہیں ہے جو وریوں کو سنبھالے اور ان کو باہر کر کے دے اور گا بے گاہے خالی کر دے۔ بیداری کی حالت میں انسان ہر وقت کھڑا یا چلتا پھرتا رہتا ہے یا پھر کچھ بیٹھ کر کام کرتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں مقعد کے عروق کے اندر خون کا رخ شش قطن کی وجہ سے نیچے کی طرف ہوتا ہے۔

یہ گویا خلقی اسباب ہیں۔ جو ہماری بشریت کے وارث ہیں اور ہر فرد بشر میں موجود ہوتے ہیں۔ اب ان کے اوپر اگر اور اس قسم کے اسباب واقع ہو جائیں جن سے استثناء امعاء زیادہ ہو جائے تو فوراً یہ ضیعت مرض نمودار ہوگا اور تا دوام الحیات قائم ہو جائے گا۔

اس قسم کے اسباب میں زیادہ کھانا یا اس قسم کی اشیاء کا کھانے پینے میں استعمال کرنا ہے جن سے سوسے ہضم قبض اور استثناء پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً شیل اور مرغن اشیاء، مرچ، مصالحہ، اچار، شراب، گوشت۔ زیادہ آرام طلبی اور بیٹھے رہنا اور ورزش نہ کرنا، جس سے کھانا اچھی طرح سے ہضم نہیں ہوتا اور قبض رہتا ہے۔ مسہلات کا زیادہ استعمال کرنا بھی مضرب ہے۔

مردوں کو یہ مرض بہ نسبت عورتوں کے زیادہ ہوتا ہے۔ جس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ عورتوں میں ماہواری (حیض) آنے کے سبب سے تھکے ہوتارہتا ہے۔ اس مرض کا زیادہ ورتیں برس کے بعد ہوتا ہے اور خود بخود کم ہو جاتا ہے۔ مگر بڑھاپے کی عمر میں جب مثلاً اور پراسٹیٹ گلینڈ (غدد واصلیل) کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت زور لگانا اور کھنکھاننا پاتا ہے تو بوا سیر پھر نمودار ہو جاتی ہے۔ گرم امعاء و دیگر اورام تو لون و مستقیم بھی اس کے مسوید اسباب ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس کسی سخت یا سرد چیز پر بیٹھنا اور سائیکل کی سواری بھی بوا سیر کے لئے مضرب ہے۔ عورتوں کو ایامِ حمل میں یا جب کسی قسم کے اورام اور ٹیور (رسولی) رحم یا خصیتین میں پیدا ہو جائیں جن سے حوض الوردک میں وزن بڑھ کر عروق

کا استلاء ہو جاتا ہے۔ بواسیر ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ بواسیر بعض مریضوں میں علامات پیدا ہوا کرتی ہیں۔ امراض کبد و قلب جن میں ورید باب کے شاخوں میں استلاء ہوتا ہے بواسیر بھی ضرور پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ اور مقعد آخر میں ورید باب میں جا کر ختم ہوتے ہیں۔

بعض لوگوں میں یہ مرض خاندانی اور موروثی ہوتا ہے۔ خصوصاً سوداوی مزاج کے لوگوں میں۔ بلکہ اغلب خیال یہ بھی ہے کہ نفرس اور نیور پلجیا یعنی وجع عصب سے بھی اس مرض کا کچھ نہ کچھ تعلق ہے۔ اس طور پر ایک خاندان میں باپ کو نفرس میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے دو لڑکے یا ایک لڑکا اور ایک لڑکی میں سے ایک کو نیور پلجیا ہوگا، دوسرے کو بواسیر بلکہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک ہی شخص کو بواسیر اور نیور پلجیا تھا۔ جب بواسیر کا خون جاتا رہتا ہے تو نیور پلجیا کا دور نہیں ہوتا اور جب نیور پلجیا کا زور ہوتا ہے تو بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر کے مریضوں کو دوامی وریکول وغیرہ وریدوں کے امراض بھی اکثر ہوا کرتے ہیں۔ خوبی بواسیر ہمیشہ دورہ سے زور کرتی ہے جس کے سبب دائرہ امراض یعنی نفرس و نیور پلجیا کے ساتھ اس مرض کا رشتہ اور مستحکم طور پر ثابت ہوتا ہے۔

فرنگی طب کی غلط فہمی

فرنگی تحقیقات میں پہلی نلطی یہ کی گئی ہے کہ بواسیر کے عالمگیر ہونے کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مقعد میں عروق و شران عمودی واقع ہوتے ہیں۔ یہ جو باطنی سبب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان میں فلتی طور پر کچھ بھی خرابی نہیں ہے۔ کیونکہ انسان مسلمہ طور پر اشرف المخلوقات ہے اور خداوند تعالیٰ نے بھی قرآن حکیم میں فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾

”البتہ تحقیق ہم نے انسان کو بہترین بنا دیا ہے۔“

پھر انسان کی تخلیق پر اعتراض غیر مناسب اور اس کی حقیقت کا نہ جانتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مقعد کی عروق اور شران عمودی اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہاں پر اعصاب کی کثرت ہے۔ تاکہ تحریک سے وہاں خود اپنی رطوبات کو آسانی سے نیچے کی طرف گرائیں۔ جس سے پاخانہ اور ریاح آسانی سے اخراج پائیں۔ اگر مقعد کے پاس بھی ان کی عمودی صورتیں نہ ہوتیں تو مواد وہاں بڑھ کر پتلا اور متعفن ہو کر باعث فساد ہوتا۔ جس سے تکلیف دہ امراض کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ اگر خلقی سبب تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ مرض ہر شخص کو ہونا چاہئے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

دوسری وجہ بیان کی گئی ہے کہ عضلات اور دیگر اعضاء کے مجاورات کے دباؤ اور کسائے سے بواسیر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس دباؤ اور کسائے کو کوئی سبب پیش نہیں کیا گیا جو بالکل بے دلیل ہے۔ البتہ دیگر اسباب میں یہ لکھا گیا ہے کہ بیداری کی حالت میں انسان ہر وقت یا کھڑا رہتا ہے یا چلتا بھرتا رہتا ہے یا کچھ بیٹھ کر کام کرتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں مقعد کے عروق کے اندر خون کا رخ بوجہ کشش ثقل کے نیچے کی طرف ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ چلنا پھرنا مرض بواسیر کے لئے بے حد مفید ہے۔ البتہ بیٹھ رہنا چونکہ حرکت کے خلاف ہے اس لئے قبض کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن ان دونوں صورتوں کا تعلق کشش ثقل سے کچھ نہیں ہے۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بے شمار ایسے امراض ہیں جن میں دوران خون نیچے کی طرف ہوتا ہے اور اسی طرح بہت سے ایسے امراض ہیں جن کا تعلق اوپر کی طرف ہوتا ہے اور ان پر کشش ثقل کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں کہ جسم میں دوران خون نیچے کی طرف اس وقت ہوتا ہے جب دماغ اور اعصاب میں تحریک ہو اور دوران خون اوپر کی طرف اس وقت ہوتا ہے جب تحریک قلب و عضلات میں ہوتی ہے اور اسی طرح جسم کے اندر کی طرف دوران خون اس وقت ہوتا ہے جب جگر اور غدوں میں تحریک ہو۔ بہر حال فرنگی طب کی یہ تحقیقات دوران خون اور قانون فطرت کے خلاف ہیں اور تجربہ اور مشاہدہ ان کو نفاذ قرار دیتا ہے۔

جہاں تک دباؤ اور کسائی کی حقیقت کا تعلق ہے، اس کے متعلق فرنگی طب خاموش ہے۔ اس کی حقیقت ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔
 معدہ کی بناوٹ میں زیادہ تر عضلات کا تعلق ہے جن کا کام ترشی (ایسڈیٹی) پیدا کرنا ہے، جس سے وہ غذا جو معدہ میں داخل ہوتی ہے نہ صرف تحلیل ہوتی ہے بلکہ اس سے ہضم بھی ہوتی ہے۔ لیکن جو غذا معدہ میں پورے طور پر تحلیل ہوتی ہے، بلکہ اس سے ہضم بھی ہوتی ہے۔ لیکن جو غذا معدہ میں پورے طور پر تحلیل نہ ہو سکے، چاہے غذا آئیل ہو یا ترشی میں کمی ہو تو وہ غذا معدہ میں پڑی رہتی ہے، اس میں فساد و فہیر پیدا ہو کر نقص پیدا ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہاں پر ریاح کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اسی ریاح اور تھیر کی زیادتی سے عضلات و امعاء اور عروق و شریان میں دباؤ اور کسائی پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے سلسلے اثر سے قبض و بواسیر اور سہرے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ قبض و بواسیر اور تھیر و سہرے عضلات کے افعال میں تیزی نہ ترشی کی زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تیل و ترشی اور گوشت و خشک اشیاء مضر پائی جاتی ہیں۔

بواسیر اور ہومیو پیتھی

ہومیو پیتھی میں امراض کا تصور نہیں ہے۔ صرف علامات کو مد نظر رکھ کر علاج کیا جاتا ہے۔ یہ علامات وہ ہیں جو کسی مفرد دوا کے کسی تندرست انسان کو کھلانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ظاہر میں جسم انسان اور ادویات کے تعلقات کو ذہن نشین کرنے کا بہترین نظر یہ ہے، بلکہ جسم انسان میں جو تکالیف پیدا ہو سکتی ہیں، ان کے جاننے کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ لیکن کلی طور پر انسان کی تکالیف کو اس نظر سے اور ذریعے سے سمجھا نہیں جا سکتا اور جب کہ ایک ہی علامت کے لئے بہت سی ادویات ہوں تو پھر ان کا ذہن نشین کرنا ایک مشکل امر ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طب و آیوریدک اور فرنگی طب (ڈاکٹری) میں ادویات اور علامات یا امراض کو باہم تعلق سے پہلے ان علامات کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بلکہ فرنگی طب میں یہ کوشش اب تک جاری ہے اور اس کو فن علاج کا ایک علیحدہ حصہ بنا کر اس میں شامل کر دیا ہے۔ اس علم کو پیتھالوجی (ماہیت) امراض کہتے ہیں۔ جس میں کسی علامت یا مرض کی پیدائش و ترتیب اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

طب اور آیوریدک میں ماہیت امراض چونکہ اخلاط اور دوشوں کے ماتحت ہے۔ اس لئے ہر مرض کے ساتھ ہر علامت کو جو جسم انسان میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ ان کے اسباب کو بھی بغیر سمجھے نظر انداز نہیں کیا۔ مگر ہومیو پیتھی میں نہ امراض کا تصور ہے اور نہ ہی اسباب کا ذکر ہے۔ اس طرح اسباب سے لے کر امراض تک علامات میں جو صورتیں بنتی جڑتی ہیں، اور ان میں کمی بیشی ہوتی ہے، ان سے متعلق ناواقف رہتا ہے۔ ایسی صورتوں میں امراض و علامات کی ابتدائی و انتہائی اور چھیدہ حالتوں کو سمجھنے سے وہ قاصر رہتا ہے۔

ان حقائق کو سامنے رکھا جائے اور بواسیر کی ماہیت پر غور و فکر کیا جائے تو اس کی علامات کی پیدائش، ان میں تبدیلیاں اور ترتیب و نتائج کی جو صورتیں پیدا ہوتی ہیں ان سے ایک ہومیو پیتھ بے خبر ہی رہتا ہے۔ ان کی کتب میں بھی وہی علامات درج ہیں جو طب و آیوریدک اور فرنگی طب میں امراض کے ناموں سے موسوم ہیں۔ چونکہ ان کے ہاں امراض کا تصور نہیں ہے، اس لئے امراض اور علامات کا فرق نہیں کر سکتے۔ پھر ان کے ہاں اکثر علامات مرکب ہیں جن کو دیگر طریق علاج میں امراض کا نام دیا گیا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ ان کے ہاں نہ مرض کا علم ہے اور نہ ہی علامت کی حقیقت ہے۔ بہر حال ہومیو پیتھی نے بواسیر کی علامات کے لئے جن ادویات کا ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

ایسی کیولس چوکاسٹم * ایلیڈز * ایپس ملیفیر کا * آر سیکم * سلفر * بیلاڈونا * کلکیر یا کرب * کار بوچی ٹیلیس

* کاسٹیک * کالمن سونیا * ڈایاسکور یا * گر بیٹاشس * ہیما ٹیلیس * ہائیز راشس * آگنیٹیا * کالی کارب * میورا تک ایسڈ

* نائزک ایسڈ * نکس وادیک * سٹیلو * فاسفورس * پوڈوفیلیم * ریناکس * سپیا * ایکونائٹ۔

علامات ادویہ

ان ادویات کی ہومیو پتھی علامات کتب میں درج ہیں۔ اگر ہر دو کی علامات کو تفصیل کے ساتھ سر سے پاؤں تک بیان کیا جائے تو بہت طوالت ہوگی، اس لئے صرف انہی علامات کو یہاں لکھا جائے گا جن کا تعلق بواہرہ و مقعد اور مسوں کے ساتھ ہے۔ تاکہ ان کے تعلق کو سمجھنے میں آسانی ہو اور علاج میں بہکرت رہے۔

❖ **ایسی کیولس ہیو کاسٹینم**: سے لے اور انوفونی رنگ کے بڑھے ہوئے جن سے قلیل سا جریان خون ہوتا ہے۔ خارش اور جلن دار درد جن کے ساتھ مقعد میں بھراؤ اور خشکی کا احساس ہو۔ کمر اور پیڑوں کے حوالی میں شدید دھکن ہو۔ جس کے ہمراہ پیشہ میں سختی ہو جس میں چلنے پھرنے سے اضافہ ہو۔ متواتر کمر درد جو پیڑوں اور چوڑوں کو متاثر کرے۔

❖ **ایلوژ**: بواہرہ کے سے انگوروں کے گچھوں کی طرح لٹکتے ہوئے۔ جس کے ساتھ امعاء مستقیم میں متواتر نیچے کی طرف دباؤ رہے۔ مسوں میں شدید حرارت اور بے چینی جسے سرد پانی سے آرام محسوس ہو۔ شدید دباؤ جس کے ساتھ خونی یا جیلی نما خونی پاخانے۔ سر درد دھما دھما اور سر بوجھل۔ اس کے ساتھ جگر میں بٹھما بیٹھما درد۔ پاخانہ پھرنے کے دوران اور بعد میں نقابت کا احساس۔

❖ **ایکونائٹ**: خونی بواہرہ یا ایک مرکب علامت ہے۔ اس میں خون، درد، مسوں اور قبض کا تصور شامل ہے۔ مقعد میں نیش زنی اور دباؤ۔ جلد عام طور پر خشک۔ متواتر بے آرامی۔ مریض چپ چاپ نہ رہ سکے دومی مزاج اور پر خون اشخاص۔

❖ **ایپس میلیفیکا**: بواہرہ میں ڈنگ مارنے والے جانے والے اور ٹیس دار درد جنہیں ٹھنڈے پانی سے آرام ملے۔ قبض جس کے ساتھ اس طرح کا احساس ہو کہ پاخانہ کرتے وقت کوئی تنگ چیز نوٹ جائے گی۔ دائیں نھیہ الرحم کا بڑا ہو جانا۔ چھاتی کے بائیں حصہ میں درد اور کھانسی۔

❖ **آرسینکم**: بادی بواہرہ جو آگ کی مانند چلے۔ خاص کرات کے وقت نیند حرام ہو جائے۔ دن کے وقت نیش زنی اور درد۔ خصوصاً چلنے وقت سخت تشویش، بے آرامی اور موت کا خوف، بہت پیاس، مریض تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پئے۔ جملہ علامات رات کے وقت خراب۔ خصوصاً نصف شب کے بعد۔

❖ **بیلادونا**: خونی بواہرہ جو نہایت بے حس ہوتی ہے اور ذرا سا چھو لینے سے درد کمر میں اس امر کا احساس جیسے ٹوٹ جائے گی۔ درد کا یکا یک ظاہر ہونا اور پھر اسی طرح بند ہو جانا۔ سر کی طرف خون کی زیادتی جس کے ہمراہ کن بیٹوں میں درد، مریض نیند کی طرف مائل مگسوں نہ سکے۔

❖ **کلکیریا کارب**: سسے سو بے ہوئے اور باہر نکلے ہوئے جن سے کافی مقدار میں خون خارج ہو۔ امعاء مستقیم میں چھین اور جلن۔ مریض آرام سے نہ رہ سکے۔ امعاء مستقیم میں کھچاؤ اور کانٹے والا درد جس کے ساتھ درد انگیزی کا احساس خاص کر پاخانہ پھرنے کے بعد۔ ماہواری جلد جلد اور بکثرت، پاؤں ٹھنڈے اور نمدار، میٹھیوں پر چڑھنے سے درد سر۔

❖ **کاربو ویجی ٹیبلس**: سسے سو بے ہوئے اور باہر نکلے ہوئے۔ جن سے کافی مقدار میں خون خارج ہو۔ امعاء مستقیم سے چھنے والی رطوبت کا اخراج جس سے سخت بد بو آئے۔ مسوں میں گلگلدی، خارش اور جلن۔ پاخانہ بد بو دار۔ خونی بلغم کے ترش اور گلی سوزی غذا کے ذکاہ جن کے ساتھ انتڑیوں سے بہت زیادہ ریاخ کا اخراج۔

❖ **کاسٹیکم**: سسے بڑے اور پردرد جو پاخانے کو روکیں۔ چھوٹے سے مسوں پر نیش زنی اور جلن۔ چلنے پھرنے میں ناقابل برداشت اذیت۔ کمزور، خنازیری مزاج اشخاص جن کا چہرہ زرد ہو۔ پیٹ میں بھراؤ اور دباؤ جیسے پھٹ جائے گا۔

❖ **کالن سونیا**: بواہرہ بادی یا خونی جس کے ساتھ ایسا احساس گویا امعاء مستقیم میں نکلے یا ریت انک رہی ہے۔ دائمی قبض۔ پاخانے میں

پلکے رنگ کے سدے جن کے ساتھ مقعد میں ہلکا پلکا درد جیش کے وقت درد شام کے وقت تکالیف میں اضافہ۔ صبح کے وقت آرام۔

❖ **ڈایا سکوریا:** بواسیر انوروں کے کچھوں کی مانند۔ مقعد کے ارد گرد جس سے خون نہیں نکلتا۔ مقعد سے لیس دارنلم بلا ارادہ خارج ہو۔ پرانے بواسیری مسوں سے لے کر جھرنک برچھی گئے کے سے درد۔ پاخانہ سیاہ رنگ کا سخت اور ڈلے دار۔

❖ **گریفائٹس:** بواسیر کے ساتھ امعاءے مستقیم کا اخراج مسوں کے درمیان پر درد اور ملین دار شگاف امعاءے مستقیم میں جلن خارش اور جھمن۔ خروج امعاءے مستقیم بغیر زور لگائے واقع ہو جائے جیسے کہ مقعد کا بند فالج زدہ ہو رہا ہو۔ قبض مزمن جس کے ساتھ سخت دشوار گزار اور گاٹھ دار پاخانے، جلد پتلا اور اس پر پھسیاں وغیرہ جن سے لیس دار رطوبت خارج ہو۔ مقعد میں شگاف ہو۔

❖ **ہیما میلنس:** بواسیر جس سے بکثرت خون خارج ہو جس کے ساتھ جلن اور سوزش اور بعض اوقات مقعد پھیل جائے۔ تھوڑا سا خون نکل جانے سے بھی ننگان اور نقاہت۔ ایسا محسوس ہو کہ گویا کمر ٹوٹ جائے گی۔ ناک معدہ یا امعاء سے ست جریان خون ہوتا ہو۔

❖ **ہائی ڈراسٹس:** بواسیر سے لگنل خون خارج ہونے پر بھی نقاہت طاری ہو جائے، قبض، پاخانے ڈلی دار جھلی سے ڈٹکے ہوئے، توجیح رنجی جس کے ساتھ نقاہت اور شدید قسم کی کمزوری۔ معدہ میں ڈوب جانے کا احساس۔

❖ **انگیشیا:** بواسیر کے ساتھ امعاءے مستقیم میں کافی اونپر گولی گئے کا سادرد۔ سے ہر مرتبہ پاخانہ پھرنے پر باہر نکل پڑیں اور انہیں اپنی جگہ واپس رکھنا پڑے۔ اعضاء اس طرح سوزش سے پر ہوں جیسے پھیل گئے ہوں۔ جب پاخانے کھلے تو اخراج خوبی اور درد بہت شدت کے ہوں۔ بیڑ کے سواری میں کھینچ دار درد ہوں۔ مریض غم زدہ اور معدہ میں خفا کا احساس ہو۔

❖ **کالی کارب:** سے لیے اور پر درد ہوں جو پیشاب کرتے وقت کافی باہر نکل آئیں۔ پاخانے لیے اور دشوار گزار جیسے کہ امعاءے مستقیم کی سستی کی وجہ سے ایسی حالت ہوگئی ہو۔ پاخانہ پھرتے وقت سوج جائیں اور ان سے خون بہہ نکلے اور اس کے ساتھ ان میں جھمن اور جلن ہو۔ شدید قبض ہو اور پاخانہ پھرنے سے ایک یا دو گھنٹے قبل سرا سگی ہو جس کے ساتھ توجیح کی جھمن دار درد ہو۔

❖ **میورانگ ایسڈ:** سے باہر نکلے ہوئے جن میں جلن اور سوزش دار درد ہوں۔ سے نیلگوں اور نہایت پرس اور پر درد۔ اعضاء میں شدت کی کھلی۔ جس کو کھلانے سے آرام نہ ہو۔ پاخانے کے ساتھ خون کا اخراج۔ پیشاب کرتے وقت مقعد باہر نکل آئے۔

❖ **نانٹرک ایسڈ:** خوبی بواسیر جس کے سے ہر مرتبہ پاخانہ پھرنے کے بعد باہر نکل آئیں۔ خون کا رنگ چمکیلا، سرخ اور جما ہوا لیکن تھکے دار نہیں ہوتے، امعاءے مستقیم میں تیز کانٹے والا درد جو پاخانہ پھرتے وقت کئی گھنٹوں تک قائم رہے اور کھلے پاخانے کے بعد خراب ترین حالت پرانے بواسیری سے جن سے بہت زیادہ کھنچ خارج ہو۔ پاخانہ پھرنے کے بعد شدت سے خون خارج ہو۔ مقعد میں شگاف پڑ جائیں۔

❖ **نکس و امیکا:** خوبی یا بادی بواسیر۔ مسوں میں جلن دار درد اور جھمن، پاخانہ پھرنے کے وقت پلکے سرخ رنگ کا خون خارج ہو۔ پاخانہ پھرنے کی لا حاصل حاجت بار بار ہو۔ دائمی قبض۔ مریض نہایت ملکن اور الگ تھلگ رہتا چاہتا ہو۔ پیٹھے ہننے کی عادت اور شراب خوری میں مبتلا۔

❖ **فاسفورس:** خوبی بواسیر جس کے ساتھ نیزہ لگنے کا سادرد۔ ہر مرتبہ پاخانہ پھرنے پر ایک چھوٹی سی دھار کی صورت میں خون خارج ہو۔ امعاءے مستقیم میں پھوڑے پیدا ہو جائیں۔ جن سے خون اور پیپ نکلتی رہے۔ پاخانہ ہار یک لمبا اور سخت دشوار گزار۔

❖ **پوڈو فائیلیم:** زنجی کے دوران میں بعد ازاں بواسیر اور خروج مقعد انقباض رحم اور اس کے ساتھ قبض اور پچھوانی کا بڑا اور پھیلا ہوا رہتا۔ جس کی وجہ سے زچہ بستر پر ہی پڑے رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

❖ **پلسٹا:** زیادہ تر بادی بواسیر جس کے ساتھ مسوں میں درد انگیز بوجھ رہے۔ امعاءے مستقیم میں جھمن اور خارش اور مقعد کی سوزش، پیچیدہ اور

ڈیجلی قبض، جس کے ساتھ صبح کے وقت مٹی اور منہ بد ذائقہ۔ مریض کی طبیعت رونے والی اور شکایت و شکوہ کرنے والی بیٹھی حالت سے اٹھنے پر دوران سر۔ جملہ علامات شام کے وقت خراب تر۔

٭٭٭ اسٹاکس: بوا سیر پر سوزش۔ ریاح، ہر مرتبہ پانخانہ پھرنے سے باہر نکل آئیں۔ کمر میں کھچاؤ، جو اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہو۔ امعائے مستقیم میں دباؤ اور تازہ۔ چھوٹی کمر میں ایسا درد گویا کہ وہ پھٹ گئی ہے جسے حرکت سے آرام معلوم ہو۔ بیگ جانے اور بوجھ اٹھانے سے حالت خراب تر۔ مریض کی خلقی عادت و وجع المفاصل کی طرف راغب۔

٭٭٭ سیبیا: عام طور پر خونی بوا سیر۔ جس کے ساتھ پانخانہ پھرتے وقت سے اور امعائے مستقیم باہر نکل آئیں۔ امعائے مستقیم میں متواتر درد اور دباؤ جس کے ساتھ مقعد میں گرمی، جلن اور سوجن۔ امعائے مستقیم سے رطوبت کا اخراج ہوتا رہے۔ مقعد میں گولے کے سے بوجھ کا احساس جو پانخانہ پھرنے کے بعد رفع نہ ہو۔

٭٭٭ سلفور: بوا سیر خونی ہو یا بادی۔ پانخانہ پھرنے کی بار بار حاجت، جو ایک رقیق خونی اخراج کے بعد بھی بدستور قائم رہے۔ مقعد اور موالی مقعد میں نیشن زنی کی طرح جلن اور سوزش۔ پانخانہ پھرتے وقت خروخ مقعد۔ کمر میں شدید چھن و درد۔ پیشاب کرتے وقت مجری البول میں جلن دار درد۔ نقاہت اور کمزوری کے دور سے جو خصوصاً کھڑا ہونے یا بیٹنے پر واقعہ ہوں۔ سر کی بوٹی پر متواتر حرارت پیدا کرنے والی گرمی۔

ان ادویات کے علاوہ بعض کتب میں دیگر ادویات بھی درج ہیں۔ جن میں (۱) ایکسس (۲) ان کارڈیم (۳) مرکوریس (۴) کرڈن ٹنگ (۵) کینتھر (۶) تھوجا (۷) ایسکولس پوپا کیشٹیم (۸) کال سونیا (۹) انٹی موئیٹم کرڈم۔ اور (۱۰) رٹھیڈیا وغیرہ شامل ہیں۔ ہم نے طوالت کے پیش نظر ان کی علامات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ یہ کتب میں درج ہیں۔

ہم نے ہومیوپیتھک علامات کے تحت چھپس ادویات درج کر دی ہیں، جن سے ایک معالج کے ذہن میں ادویات اور علامات کا ایک مناسب نقشہ بن جاتا ہے۔

ہومیوپیتھی

ہومیوپیتھی میں عام طور پر تین قسم کی علامات پائی جاتی ہیں۔ جن کے حاصل کئے بغیر علاج ناممکن ہے۔ یہ تینوں قسمیں یہ ہیں:

(۱) کامن سٹمز۔ علامات مشترکہ (۲) جزل سٹمز۔ علامات خصوصی (۳) پریکیور سٹمز۔ علامات جزوی۔

ان کی تشریح درج ذیل ہے۔

٭٭٭ کامن سیمپٹمز: یہ ایسی علامات ہیں جو کسی مریض کی حالت مرض میں ظاہری طور پر مشترک ہیں۔ چونکہ عام طور پر ان کا پایا جانا لازمی ہے۔ اس لئے ان کو عمومی علامات (کامن سٹمز) کہتے ہیں۔ یہ ایسی ابتدائی علامات ہیں جن سے ہم مریض کو کسی ایک حالت (مرض) سے کسی دوسری حالت (مرض) میں فرق محسوس کر سکتے ہیں۔ ان علامات کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگائیں کہ جب تک علامات مشترکہ عمومی کو نہ حاصل کیا جائے، ہم اس حالت (مرض) کے لئے کسی دوا کا انتخاب نہیں کر سکتے۔ ان علامات سے کسی علامت کی ایک خاص حالت (مرض) کا تعین ہوتا ہے۔ یہ علامات تشخیص کی بنیاد ہیں۔ مثلاً بخار کی مشترکہ علامات۔

٭٭٭ جزل سیمپٹمز: یہ ایسی علامات ہیں، جن کا تعلق مریض کے اظہار پر ہے جن کو مریض خود بیان کرتا ہے۔ ان کو مریض کی خصوصی علامات کہا جاتا ہے۔ جس سے وہ اپنی حالت (مرض) کی خصوصی صورتیں بیان کرتا ہے۔ جن سے اس کی حالت (مرض) کی کمی بیشی اور تکیف و بے یقینی یا خواہشات و اثرات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ علامات خصوصی ہی عمومی مشترکہ علامات کو واضح کر کے اس مریض کے ساتھ مخصوص کر دیتی ہیں۔

مثلاً مریض کو بخار ہو تو یہ بخار کی عمومی مشترک علامت ہے۔ جو ہر بخار کے مریض میں پائی جاتی ہے۔ لیکن جب کوئی مریض بیان کرے گا کہ اس کو گرمی کے احساس میں کس قدر شدت ہے یا پاؤں بخار ہونے کے جسم میں سردی کی کیفیت ہے، پیاس ہے یا نہیں، کہیں درد یا جلن کا احساس ہے۔ یا خانہ اور پیشاب میں کمی بیشی، بھوک کی زیادتی یا بھوک بند یا کھانے پینے سے نفرت وغیرہ ایسی علامات ہیں جو صرف مریض ہی بیان کر کے اپنی حالت (مرض) کو محفوظ کر سکتا ہے۔

پرائیکولر سمپٹمز: علامات جزوی۔ یہ ایسی علامات ہیں جو جسم کے کسی حصہ یا عضو سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ علامات عمومی بھی مشترک ہو سکتی ہیں اور علامات خصوصی میں مریض بھی بیان کر سکتا ہے۔ ان جزوی علامات سے عمومی اور خصوصی علامات میں یعنی حالت مرض اور دوا کے بے خطا اثرات سامنے آ جاتے ہیں۔ مثلاً بخار کی عمومی حالت اور مریض کے خصوصی اظہار بیان کے ساتھ جزوی علامات ظاہر کرتی ہیں کہ جسم کے فلاں حصہ یا عضو میں جلن درد اور سرفی و ہمار۔ اسی طرح چوڑا اونچسی اور باؤ اور تاؤ وغیرہ کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم کسی صحیح حالت (مرض) یا دوا کا تعین کر سکتے ہیں۔

ہم نے ہومیوپیتھی کے اقسام علامات و اصول علامات اور انتخاب علامات کو پورے طور پر ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ ہمارے اعتراض پر ذکر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم ہومیوپیتھی کی علامات کو کبھی بغیر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اعتراضات سے مراد ہومیوپیتھی کی برائیاں نہیں ہیں، بلکہ اس میں جو خامیاں ہیں ان کو پیش کر دیا جائے تاکہ اس طریقہ علاج سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جا سکیں۔ اگر ایسا ممکن نہیں ہے، تو پھر اس لاش کو اٹھائے پھر نامک اور قوم پرے مبنی ہو جھ ہے۔

علامات اور مرض کا فرق

ہومیوپیتھی میں امراض کا ذکر نہیں ہے، بلکہ علم الامراض کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے۔ جس سے تعریف مرض و حالت مریض کا پتہ چلتا ہے۔ حقیقت مرض جس میں مرض و علامات کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ ماہیت مرض جس میں مرض کی علامات اور ان کی تبدیلیوں کا علم ہوتا ہے جس کو انگریزی طب میں پیتھالوجی کہتے ہیں۔ لیکن جب ہومیوپیتھی کی علامات کو دیکھتے ہیں، چاہے وہ عمومی ہوں یا خصوصی اور چاہے وہ جزوی ہوں، ان میں شاید ہی کوئی ایسی علامت ہو جس کو طب و آیور ویدک اور دیگر طریق پائے علاج نہ ان مرض نلکھا ہو اور ان کا علاج امراض کے نہ کیا گیا ہو۔ گو یا یہ بھی ایک غلط فہمی ہے کہ امراض کو علامت تسلیم کر لیا گیا ہے۔

ہومیوپیتھی میں علامت کی نہ کوئی تعریف بیان کی گئی ہے اور نہ کوئی مخصوص صورت بیان کی گئی ہے اور نہ ہی کہیں علامت اور مرض کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ جب ان کی علامات عمومی و خصوصی اور جزوی کو دیکھا جاتا ہے وہ سب امراض کے مجموعے ہیں۔ بلکہ ان کی کتب میں انہی حالات کے تحت علاج تحریر ہیں۔ وہ سب کے سب امراض ہیں۔ کیا دنیا کا کوئی ہومیوپیتھی ایسا ہے جو ان ناموں کو بدل دے مثلاً بخار ایک علامت ہے۔ ہم بھی اس کو علامت ہی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس کی عمومی و خصوصی اور جزوی کوئی بھی صورت ہو، دنیا کے تمام طریق پائے علاج نے اس کو مرض تسلیم کر کے علاج کیا ہے۔ ان کے برعکس ہومیوپیتھی کو چاہئے تھا کہ وہ بخار کی کسی حالت یا علامت کا عنوان نہ بناتی۔ مگر انہوں نے یہ عنوانات قائم کئے اور ان کے تحت علامات بیان کر کے اسباب تک لکھ دیئے جن کا ذکر ان کے ہاں گناہ ہونا چاہئے تھا۔ ان کے اسباب و علاج تو صرف ادویہ ہیں، یعنی دوا کی زیادتی اسباب ہیں اور دوا کی تقلیل علاج۔ لیکن انہوں نے اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ اپنی کتب میں ہر قسم کے بخار کو عنوان بنا کر علاج لکھ دیئے ہیں اور تمام امراض کے ساتھ یہی حشر کیا ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ بخار کو حرارت کے نام کی علامت قرار دیتے پھر اس کی شدت و خفت اور سردی و گرمی کے ساتھ ان کے اندرونی و بیرونی احساس کو سامنے رکھ کر علاج بیان کرتے۔ ایک جگہ ہر ہر قسم کے بخاروں کا علاج ہو جاتا اور معالج کو بھی علاج کے ساتھ ان کے اندرونی و بیرونی احساس کو سامنے رکھ کر علاج بیان کرتے۔ ایک جگہ ہر ہر قسم کے بخاروں کا علاج ہو جاتا اور معالج کو بھی علاج

کرنے میں سہولت ہوتی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ علامت بخار عمومی علامت ہے۔ لیکن بخار کے تمام اقسام جزوی علامت میں شریک ہیں۔ ایسی صورتیں دیگر علامات میں بھی پائی جاتی ہیں۔

علامات کے باہمی فرق

ہومیوپیتھی میں جس قدر بھی علامات درج ہیں۔ ان کی کمی بیشی اور ان کی مختلف صورتوں کے باہمی فرق کی کہیں تشریح نہیں ہے۔ مثلاً درد وطن اور دم و بخار وغیرہ نہایت اہم علامات میں شریک ہیں۔ ان میں کمی بیشی اور مختلف صورتوں کا سمجھنا مشکل ہے۔ جیسے درد کی بیشی کے ساتھ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان میں ٹیس مارنے والا درد چوٹ مارنے والا اور چرنے والا درد وغیرہ مختلف اقسام کے دور ہیں۔ ان کے فرق کو کہیں نہیں سمجھا گیا ہے۔

بواسیر کی علامات

یہ ساری تمہید اس لئے بیان کی گئی ہے کہ ہم بواسیر کی علامات کے متعلق لکھ سکیں۔ حالت بواسیر میں جو علامات بیان کی گئی ہیں، ان میں عمومی علامات یہ ہیں جیسے مقعد سے مواد کارسنا اور سوسن کا ہونا۔ خصوصی علامات میں مقعد میں درد وطن اور خون و رطوبت کا اظہار۔ ان کے علاوہ قبض کی کیفیت۔ جزوی علامات میں مسوں کی شکل و صورت اور مقعد کی حالت وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان علامات کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ اول تو یہ ساری علامات مرکب ہیں۔ یعنی مختلف علامات کے مجموعوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً علامت درد ایسی علامت ہے جو کسی عضو میں انقباض و سوزش اور خون و پلغم کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہی صورتیں وطن و دم اور بخار میں بھی پائی جاتی ہیں۔ دوسرے ان علامات میں یہ پتہ نہیں چلنا کہ یہ کس عضو میں پیدا ہوئی ہیں۔

ظاہر ہے کہ مقعد ایک مرکب عضو ہے۔ وہاں پر اعصاب اور عضلات کے ساتھ غشائے مخاطی بھی پائے جاتے ہیں۔ اس صورت میں یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ درد وطن اور دم و دم سے کن اعضاء کے ساتھ متعلق ہیں۔ ان کے سمجھے بغیر بواسیر کا علاج آسان نہیں ہو سکتا۔ اور دوا کے انتخاب میں بھی آسانی نہیں ہو سکتی۔

زہریلی علامات

ڈاکٹر ہائمن پہلے شخص ہیں جنہوں نے جسم انسان میں پیدا ہونے والے زہروں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ بواسیر کا تعلق سائیکوس زہر کے ساتھ ہے۔ اس کے علاج میں اسی زہر کو مد نظر رکھنا چاہئے اور انہی علامات کو لکھنا چاہئے جو اس زہر سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ علامات اپنے مقام و اثر اور شکل و صورت کے لحاظ سے سلسلے اور سورا کے زہروں سے مختلف ہیں۔ لیکن علاج میں جن ادویات کو بیان کیا گیا ہے۔ ان میں تینوں زہروں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ مختصر طور پر ہم نے علامات کے متعلق کچھ لکھ دیا ہے تاکہ بواسیر اور اس کے علاج میں سہولت پیدا ہو جائے۔ علامات پر اس کے علاوہ بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم نے طوالت کی وجہ سے نظر انداز کر دیا ہے۔

ڈاکٹر ہائمن اور تین انسانی زہر

ڈاکٹر ہائمن سوسیل ہائمن موجد ہومیوپیتھی پہلے محقق ہیں جنہوں نے تین ایسے زہروں کا ذکر کیا ہے جو جسم انسان میں ایک خاص کیفیت اور مزاج پیدا کر دیتے ہیں۔ اوزتاکید کی ہے کہ علاج کے دوران ان زہروں کو مد نظر رکھتے ہوئے ادویات کا انتخاب کرنا چاہئے۔ واقعی یہ قابل تعریف تحقیق اور علاج میں یقینی تجویز ہے۔ ان زہروں کے متعلق انہوں نے اپنی کتاب آرگینن (کلیات) میں مختلف مقامات پر خاص ناموں سے ذکر کیا

ہے۔ وہ نام سلسلہ، سائیکوس اور سورا ہیں۔ جن کو ہم نے آتشکی مادہ، بوا سیری مادہ اور سوزا کی مادہ کا نام دیا ہے۔

ہمس آفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے ان تینوں زہروں کے متعلق اپنے جو خیالات پیش کئے ہیں۔ وہ ایک تصور سے زیادہ نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کی حقیقت و ماہیت کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی اور جہاں اور بھی انہوں نے وضاحت بیان کرنے کی کوشش کی ہے وہاں پر ان کو باہم غلط ملط کر کے الجھایا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان کے متعلق ڈاکٹر موصوف کا علم ایک تصور سے زیادہ نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب آرکینن (کلیات) میں اور بھی بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ لیکن ان پر ہم باقاعدگی سے پھر لکھیں گے یہاں پر ان تین زہروں کے متعلق کچھ رہے ہیں گزشتہ آتشکی مادہ میں بھی اس کی غلطی پر لکھ چکے ہیں۔

ڈاکٹر ہائمن کی تشریح

آرکینن (صفحہ ۷۹) میں تحریر ہے: "آج تک صرف مرض آتشک ہی کو ایک ایسی زہریلی مرض تسلیم کیا گیا ہے جو علاج سے رفع نہ ہونے کی حالت میں مریض کی زندگی کے ساتھ ہی دفع ہو سکتی ہے۔ مرض سائیکوس (Syosis) یعنی گانڈھ دار جلدی مرض (یہ گانڈھ دار اُبھار عام طور پر چہرہ اور ٹوکڑوں پر دیکھنے میں آتے ہیں) بغیر مناسب علاج کی مدد کے روح رواں (Vital Force) کی اپنی طاقت سے اتنی ہی ناقابل علاج ہے جتنی کہ آتشک جس کو اب تک ایک خاص زہریلی مزمن مرض کا درجہ نہیں دیا گیا۔ لیکن دراصل یہ ایک علیحدہ مرض ہے۔ معالج لوگوں نے اس مرض کے علاج میں جس وقت جلد کے اُبھاروں کو دور کر دیا تو یقین کر لیا کہ خود مرض ہی دفع ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اس کے طرح طرح کے اندرونی بگاڑ کو سمجھنے سے قاصر رہے۔"

صفحہ ۸۰ میں تحریر ہے کہ مذکورہ بالا مرض امراض آتشک اور جلدی اُبھار (سائیکوس) سے بھی زیادہ زبردست اور توجہ طلب ہے۔ کھجلی کا مادہ (سورا) مزمن زہر ہے۔ آخر الذکر یعنی سائیکوس بھی مرض آتشک اور مرض داند دار اُبھار (سائیکوس) کی طرح اپنے زہر کو ظاہر کرتا ہے۔ آتشک کے اندرونی مادہ کا اظہار با دفرنگ سے ہوتا ہے اور مرض سائیکوس کا گوبھی کے پھول کی شکل جیسے اُبھاروں سے اسی طرح کھجلی کا مادہ (سورا) کا زہر جس وقت تمام جسم کے اندر مکمل طور پر سرایت کر جاتا ہے تو اپنے آپ کو ایک خاص جلدی اُبھار کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ اس اُبھار میں بعض اوقات صرف چند دانے ہوتے ہیں اور ان میں ناقابل برداشت خارش ہوا کرتی ہے اور گدگدی سی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دانوں میں خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے۔

صفحہ ۲۰۴: اگر ہم ان تمام مزمن امراض اور بگاڑوں کو نظر انداز کر دیں جو کہ طرز معاش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ نیز ان بے شمار امراض دوانی والی امراض کو بھی نظر انداز کر دیں جو کہ طرز معالجہ کے ماہرین کی فضول خطرناک اور نامعقول تدبیروں سے ظہور پذیر ہوتی ہیں (حالانکہ معالجہ کے وقت اصلی مرض بالکل خفیف سا ہوتا ہے) تو باقی سب بیماریاں ان تین مزمن زہریلے مادوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اندرونی سلسلہ۔ اندرونی سائیکوس۔ لیکن عموماً زیادہ تعداد میں اندرونی سورا (کھجلی کا مادہ) ان تین میں سے ہر ایک کی خاص خاص ابتدائی اور قائم مقامی علامات نمودار ہوتی اوپر اپنا غلبہ پالیتا ہے اور تمام حصوں میں پھیل جاتا ہے۔ اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کی خاص خاص ابتدائی اور قائم مقامی علامات نمودار ہوتی ہیں۔ کھجلی کے مادہ کی صورت میں جلد کی کھجلی، آتشک کی صورت میں با دفرنگ یعنی شینگر اور سائیکوس کی صورت میں گوبھی کی شکل والے اُبھار۔ اگر ہم ان مزمن زہریلے مادوں والی بیماریوں کو ان کی مقامی علامات سے محروم کر دیں تو زبردست قدرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ زہریلے مادے جسم کے اندر ہی اندر ترقی کر کے جلدی یا دیر سے نہایت خطرناک صورت میں ظاہر ہوں اور ان بے شمار تکلیف دہ امراض کا باعث بنیں جن کے پتھوں

انسان کی نسل صد باسال سے نالاں ہے۔ کاش معالج ان تین زہریلے امراض کا مناسب اندرونی ہومیو پیتھک ادویہ کے ذریعے سے علاج کرتے اور ان کی مقامی علامات کے لئے کوئی خارجی ادویہ استعمال نہ کرتے۔ جب ممکن تھا کہ وہ ہولناک امراض اس قدر کثیر تعداد میں ہرگز ظاہر نہ ہوتے۔

صفحہ ۲۰۶: کسی مزمن مرض کا علاج شروع کرنے سے جو شتر یہ دریافت کر لینا نہایت ضروری ہے کہ مریض کے اندر امراض زہرہ میں سے کسی کی سرایت تو نہیں ہوئی۔ کیونکہ اگر ہوئی ہو تو علاج صرف اسی کی طرف مبذول کیا جائے۔ بشرطیکہ صرف آتھک کی علامات موجود ہوں یا اس سے کم ہونے والے مرض کی جس میں گھبھی کی شکل کے اُبھار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بیماری (آتھک) آج کل شاذ و نادر ہی اکیلی دیکھنے میں آتی ہے۔ اگر اس قسم کی سرایت بہت پہلے کبھی واقع ہو چکی ہو تو معالج اس کا بھی خیال کرے اور جب صرف آتھک کی علامات کے علاوہ اور کئی علامات موجود ہوں تو وہ عموماً سورا (کھلی کا مادہ) کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں سورا اور سٹلس کے مادے باہم مل کر مرض کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ جس وقت معالج کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے سامنے مزمن امراض زہروں میں سے کوئی بیماری ہے تو دراصل اس کو کسی آتھکی مرض کا جس کے ہمراہ سورا (کھلی کا مادہ) بھی ہوتا ہے علاج کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ مزمن امراض کے بنیادی اسباب میں سے اندرونی کھلی کا بگاڑ سب سے بڑا سبب سورا (کھلی کا مادہ) یا آتھک کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور مادہ سائیکوس کے ساتھ اور وہ بھی آتھک یا سوزاک کے امراض کا بنیادی سبب ہوتا ہے۔ خود ان امراض کے کوئی بھی مختلف نام کیوں نہ ہوں۔ علاوہ ازیں یہ مزمن امراض ایلیو پیتھک فیلڈ ماڈیر کی وجہ سے نہ صرف ترقی کرتی رہتی ہیں بلکہ بعض ملکوں میں عجیب و غریب قسم کی ہولناک صورتیں اختیار کرتی ہیں۔

ڈاکٹر ہائمن کی غلط فہمی

ان تمام اقتباسات کو غور سے پڑھا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ڈاکٹر موصوف نے ان تین زہروں کی نہ حقیقت پر روشنی ڈالی ہے اور نہ ہی اس کی ماہیت کی تشریح کی ہے۔ اور جہاں تک ان مادوں کی پیدائش اور ترتیب کا تعلق ہے، اس میں الجھناؤ پیدا ہو گیا ہے۔ یعنی سورا، سٹلس اور سائیکوس کیا مادے ہیں۔ ان کے خواص و فوائد اور افعال و اثرات کیا ہیں۔ ان کی پیدائش کیسے ہوتی ہے اور ان کے آپس میں ملنے کی ترتیب کیا ہے۔ ایک کا دوسرے پر کیا اثر ہے۔ یہ سب کچھ اندھیرے میں ہے۔ صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ مزمن امراض کے علاج میں ان تینوں زہروں کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ عام امراض میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ سٹلس شینکر (آتھک) ہے۔ سائیکوس جلدی اُبھار کا مرض ہے اور سورا ایسا زہر ہے جس سے کھلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ جدا جدا بھی مرض پیدا کرتے ہیں اور مل کر خوف ناک امراض پیدا کر دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں زہراچی جگہ مستقل مادے ہیں جو جسم کے مختلف اعضاء کی خرابی سے پیدا ہو کر خون میں شریک ہوتے ہیں۔ ہر زہر ایک دوسرے کے مخالف ہے، کیونکہ ایک کی پیدا شدہ امراض دوسرے سے مختلف ہیں۔ جس قدر ادویات دُنیا میں پائی جاتی ہیں، چاہے وہ بہادرات ہوں یا ناپائتات اور حیوانات، وہ کھار، ترشی اور نمک سے خالی نہیں ہیں، اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ سورا و سٹلس اور سائیکوس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ان تینوں زہروں کی حقیقت و ماہیت اور پیدائش و تربیت کا جاننا علم و فن میں زبردست انقلاب ہے۔

ڈاکٹر کینٹ کی تشریح

گزشتہ صفحات میں ہم نے ڈاکٹر ہائمن موجد ہومیو پیتھی کی وہ تحقیقات پیش کی ہیں جو انہوں نے سائیکوس (بواسیری مادہ) کے متعلق اپنی کتاب آرگنیکن (کلیات) میں تحریر کی ہیں۔ ہم نے ثابت کیا ہے کہ ان کو ان مفوقی مادوں کا تصور ضرور ہے۔ مگر ان کی انفرادی حقیقت و ماہیت اور علامات و اثرات کو واضح الفاظ میں بیان نہیں کیا۔ بلکہ کہیں سورا کو سٹلس میں منتقل کر دیا ہے۔ کہیں سٹلس میں سائیکوس کو شامل کر دیا ہے اور کہیں

سائیکوس کوسورا کی پیداوار ثابت کیا ہے۔ پھر عام امراض اور غفونی امراض میں کوئی تفریق قائم نہیں کی گئی ہے۔

اب ہم ڈاکٹر جیمز ناگلر کینٹ (اے ایم۔ ایم ڈی) جو ڈاکٹر ہائمن موچہ ہومیو پیتھی کے نامور اور چوٹی کے شارح ہیں، کے خیالات اور تحقیقات پیش کرتے ہیں۔ ان سے ایک طرف سائیکوس وسورا اور غفلس پر روشنی پڑے گی اور دوسری طرف اس حقیقت کا علم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر ہائمن اور ان کے بہترین ساتھیوں نے ان غفنتوں کو کس انداز میں سمجھا ہے۔ وہ اپنی کتاب ”لیچرز اوف ہومیو پیتھک فلائمنی“ جس کا ترجمہ سید عنایت حسین شاہ صاحب بخاری ایم اے نے کیا ہے، میں فرماتے ہیں:

بنی نوع انسان میں تین مزمن غفنتیں پائی جاتی ہیں، جن کو (۱) سورا (۲) غفلس اور (۳) سائیکوس کہا جاتا ہے۔ سب سے بڑی اور دشوار مزمن مرضیاتی حالتیں وہ ہوتی ہیں جن میں یہ تینوں غفنتیں باہم مخلوط پائی جاتی ہیں۔ یا ان تینوں کے بعض حصوں یا حالتوں کو دواؤں کے غلط اور بے احتیاطی کے استعمال سے پیچیدہ بنا دیا گیا ہے۔ ایسی صورتوں میں جب دوا ایسے اثرات رفع کئے جائیں تو اصل غفنتوں کے مطالعہ و مشاہدہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر مریضوں میں یہ غفنتیں دوا ایسے اثرات کے تحت پیچیدہ بنا دی جاتی ہیں۔ اس لئے جب بھی مزمن امراض سے واسطہ پڑتا ہے تو ساتھ ہی مزمن دوا ایسے اثرات سے بھی بچنا اور ان دواؤں کی قوت حیات پر جو اثرات مرتب ہوئے ہوں، ان کا مطالعہ کرنا اور جائزہ لینا پڑتا ہے۔

سورای تمام امراض جسمانی کا مہد اور مصدر ہے۔ اگر سور غفنت کی حیثیت میں بنی نوع انسان پر مسلط ہو جاتا ہے تو دوسرے دو مزمن مرضوں کا وجود غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی انسان شدید امراض کے لئے استعداد قبول مرض بھی ممکن نہ رہتی۔ جملہ امراض انسانی کی بنیاد ہی سورا ہے، کیونکہ اس پر ہیکساکسمارت تعمیر ہوتی ہے۔ یہی پہلا مرض ہے اور باقی تمام امراض اس کے بعد وجود پذیر ہوئے۔

دوسرے غفنتوں میں پہلا بنیادی سبب سورا اور دوسری مزمن غفنتیں غفلس اور سائیکوس ہیں۔

ہائمن اپنی کتاب مزمن امراض میں تذکرہ کرتے ہیں کہ سورا سب سے قدیم و عالمگیر اور انتہائی مہلک غفونی مرض ہے۔ اس کے باوجود اسی کے ادراک و فہم میں انتہائی غلط فہمی واقع ہوئی ہے۔ سورا انتہائی غفونی مرض ہے جو اب تک علم انسان میں آیا ہے۔ تینوں مزمن غفنتیں سورا، غفلس اور سائیکوس متعدد اور پائی ہیں۔

آنٹھک وہ مرض ہے جو ناپاک جماعت کے نتائج سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ وہاں جانے سے جہاں آنٹھک ہو یا ان افراد سے میل جول رکھنے سے جو اس میں مبتلا ہوں، یہ مرض وجود پذیر ہوتا ہے۔ یہ ایک عمل ہے۔ ایک فعل ہے۔ لیکن یہ حیثیت سورا کی نہیں ہے۔ وہ اس کا کتاب اور جتو نہیں کرتا۔ وہ کسی ایسی جگہ نہیں جاتا جہاں سورا ہو۔

قدیم یا ابتدائی سورانے اپنے ساتھ غفلس اور سائیکوس کو بھی جمع کر لیا ہے۔ پھر انہوں نے اجتماعی حیثیت سے ترقی کرتے ہوئے ایک حالت اور حیثیت حاصل کر لی ہے۔

سورانے اس قدر ترقی کی ہے کہ یہ سب سے زیادہ متعدی بن گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ جس قدر پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتا جاتا ہے، اس قدر ذریت انسانی میں اس کے لئے اثر پذیر و حتمی جاری ہے اور یہ چھوٹ پرانے مرض میں زیادتی کا باعث ہوتی ہے۔ جوں جوں یہ بڑھتا جاتا ہے، بچوں میں دوسری غفنتوں کی ذکاوت حس پیدا ہوتی جاتی ہے۔ موجودہ نسل انسانی تینوں غفنتوں یعنی سورا، غفلس اور سائیکوس کے لئے شدید اثر پذیر رہتی ہے۔ ہائمن کے نزدیک سورای تمام مزمن امراض کا مشترک سرچشمہ ہے یا موجودہ دور میں مزمن امراض کم از کم ۸۷ حصے کا باعث سورا ہی ہے۔

ایک ایسے مریض کو لیجئے جو دس پندرہ سال تک سائیکوس کے عارضہ میں مبتلا رہا ہو، اس کا چہرہ پلپلا اور پھیکا ہوتا ہے۔ جسم پر سے اور گومڑیاں نکل آتی ہیں، ہونٹ زرد پڑ جاتے ہیں، کان شفاف دکھائی دینے لگتے ہیں اور وہ انحطاط و انشمحال کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کئی ایک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (صفحہ ۲۵۷- عنوان سائیکوس)

یاد رہے کہ ناک کا زلہ بھی اکثر حالتوں میں سائیکوس ہو سکتا ہے اور ایسا زلہ عموماً سوزا کی اخراج کے مواد کے دب جانے کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ یہ زلہ یا سوجن نغضوں میں جگہ پکڑ لیتی ہے۔ (صفحہ ۲۵۷- عنوان سائیکوس)

البتہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ سائیکوس صرف زرم غلیات پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہڈیوں پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ لیکن آتشک زرم غلیات کے علاوہ ہڈیوں پر بھی اثر کرتی ہے۔ البتہ سورا پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کوئی حصہ یا عضو اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہتا۔ وہ پورے جسم میں ایک عام انحطاط کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ (صفحہ ۲۶۰- عنوان سائیکوس)

یہ مرض اپنا اظہار پھنسیوں وغیرہ کے ذریعے سے نہیں کرتا۔ سواس کے سسے اور گومڑیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ سٹلس یا سورا کی سی غشا یا جلدی یا مری کے توسط سے ظاہر نہیں ہوتا بلکہ وجہ انصاف کی حالتوں اور کی خون کی کیفیتوں کے واسطے سے نمودار ہوتا ہے۔ یہ پہلے پہل خون پر قابو پاتا ہے۔ (صفحہ ۳۳۲- عنوان سائیکوس)

ڈاکٹر گینٹ کی کتاب کے اس ۳۳۲ صفحات کے ترجمہ میں سائیکوس کو ذہن نشین کرنے اور اس کا سورا اور سٹلس سے جو تعلق ہے، اسے پوری طرح بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس میں سائیکوس کی حقیقت و ماہیت اور پیداؤں و امراض سے کیا تعلق ہے، کوئی وضاحت معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ ان غفوتوں کو سمجھنے میں اور مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ مثلاً جب یہ غفوتیں آئیس میں مل جاتی ہیں تو تین قسم کی غفوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یعنی (۱) سورا اور آتشک کا مرکب (۲) سورا اور سائیکوس کا مرکب اور (۳) آتشک اور سائیکوس کا مرکب۔ ان سب سے بڑھ کر سورا اور آتشک اور سائیکوس تینوں غفوتوں کا مرکب ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ ان نئے مرکبوں کی علامات کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان غفوتوں اور امراض کا ذکر ہے۔ مگر ان کی علامات کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس طرح زہریلی ادویات کے اثرات کو غفوتوں پر تسلیم کیا گیا ہے کہ ان کے اثرات دب جاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ دب کر غفوتیں کہاں چلی جاتی ہیں۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہومیو پیتھی کے بنیادی نظریے کے تحت تندرست انسان پر ادویات کے استعمال سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں انہی علامات کے لئے وہی دو اقلیل مقدار میں دینا چاہیے پھر ہومیو پیتھی میں غفوتوں اور متعدی امراض کا ذکر کیا معنی رکھتا ہے۔

بہر حال یہ امر قابل غور ہے کہ جب تک ان مسائل کا حل پیدا نہیں ہوگا، ہومیو پیتھی کی ترقی ناممکن ہے۔ یہ مسلہ حقیقت ہے کہ جب ہر چوٹی کا ہومیو پیتھی اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ اس میں بہت حد تک ترقی اور اصلاح کی ضرورت ہے، تو پھر ان امور پر غور کرنا ناگزیر ہے۔

بواسیری مادہ کی صحیح تحقیق

بواسیری مادہ ایک ایسا زہر ہے جس کی پیدائش جسم انسانی میں ہی ہوتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جب تک جسم میں بواسیری مادہ پیدا نہ ہو، اس وقت تک جسم میں بواسیر کے اثرات اور علامات ظاہر نہیں ہوتے۔

یہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ بواسیری زہر جب جسم میں پیدا ہوتا ہے تو اس کے اثرات تمام جسم میں سر سے پاؤں تک خاص طور پر مقعد اور رگم میں نمایاں ہوتے ہیں۔ جس کے ثبوت میں بواسیر کے مسوں کے علاوہ تاک ولب اور رگم کے بواسیری سے پیش کئے جاسکتے ہیں۔ بلکہ جسم انسان میں کسی جگہ بھی مسے نمودار ہوں، وہ بھی بواسیری مادہ کے اثرات ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جب جسم انسان میں بواسیری مادہ کا زہر ہوگا، اس وقت جسم میں کوئی دوا یا زہر اثر نہیں کرے گا۔ خصوصاً انسانی زہروں میں آنکھی زہر اور سوزاکی زہر یا ان کے مادے یا اجزاء میں بالکل اثر نہیں کر سکتے۔ اگر یہ زہر اثر کر جائیں تو سمجھ لیں کہ بواسیری زہر ختم ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ بیک وقت دوز ہرنے تو جسم پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، اور نہ ہی آپس میں مل سکتے ہیں۔ یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ زہر کے اثرات مختلف اعضاء پر ہوتے ہیں، اور ہر ایک کا کیمائی مرکب ایک جدا صورت رکھتا ہے۔ یہ قانون فطرت ہے کہ جب کسی ایک زہر میں دوسرا زہر اثر انداز ہوتا ہے تو دونوں کے اثرات باطل یا کمزور ہو جاتے ہیں۔ البتہ ایک ہی انداز اور تحریک کے دوز ہر ضرر و مردہ معاون ہوتے ہیں۔

جب ایک زہر میں دوسرا زہر اثر کرتا ہے تو وہ پہلے زہر کے اثرات کو ختم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ دوسرا زہر اپنی مقدار اور طاقت میں زیادہ ہو، ورنہ پہلا زہر پھر غالب آ جاتا ہے۔ کیوں کہ پہلے زہر کے کیمائی اثرات خون میں شریک ہوتے ہیں اور دوسرا زہر ابتداء میں صرف عضوی طور پر اثرات پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ جب تک وہ خون میں کیمائی اثرات کو ختم نہ کرے، پہلے زہر کے اثرات ختم نہیں ہوتے۔ وہ دوبارہ نمایاں ہو کر زہر پیلے اثرات کو ختم کر دیں گے اور عضوی افعال کو بدل دیں گے۔ یہی صورت صحت اور مرض میں بھی ہے۔ یعنی صحت کی حالت میں جب کوئی مرض اثر انداز ہوتا ہے تو اس کا پہلا اثر کسی مفرد عضو پر ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اس کا اثر خون کے کیمائی اثرات (اخلاط) کو بدلاتا ہے۔ جب تک خون کے کیمائی اثرات میں تبدیلی پیدا نہ ہو، مرض قیام پزیر نہیں ہوتا۔ رفتہ رفتہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور جس کسی عضو میں خرابی واقع ہوئی تھی، وہ رفع ہو جاتی ہے۔ کسی دوا کی ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔ یہی صحت و مرض کا راز ہے اور یہی قوت شفا ہے۔

غلط فہمی

عام طور پر ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ آتھک اور سوزاک دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ سوزاک کے ساتھ آتھک کے زخم بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سوزاک اور آتھک دونوں مختلف زہر ہیں اور کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اگر سوزاک کے ساتھ آتھک کے اثرات اختیار کریں گے تو سوزاک کے اثرات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر سوزاک کے اثرات ختم نہ ہوئے تو آتھک کے اثرات خود بخود

رفخ ہو جائیں گے۔

یہی صورت بواسیری مادہ میں بھی پائی جاتی ہے کہ جب تک خون میں بواسیری زہر پایا جاتا ہے۔ اس وقت تک سوزاک کا زہر اثر کر سکتا ہے اور نہ ہی آتھک کا زہر غلبہ پا سکتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا اثر بھی خون میں کیسیائی طور پر غلبہ پا گیا ہے تو یقیناً بواسیری مادہ ختم ہو جائے گا۔ ورنہ بواسیری مادہ دیگر زہروں کو رفخ کر دے گا۔

بواسیری مادہ کی پیدائش

جسم میں خون ایک ایسا ماحول ہے جو دل اور اس کے عروق (شرائن وریڈ) میں دوڑتا پھرتا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے، خون مرکب ہے، چاہے اس کو اخلاط سے مرکب تسلیم کر لیں جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے۔ یا اس کے عناصر سے مرکب سمجھ لیں۔ بہر حال خون مرکب ہے، یہ مرکب اس لئے ہے کہ جسم جو خود مفرد اعضاء ہیں، ان کی غذا بنتا ہے۔ اس لئے قدرت نے جسم میں ایسا خود کا نظام بنایا ہوا ہے کہ جب بھی کسی مفرد اعضاء (نشور) کی طرف سے غذا طلب ہوتی ہے، وہاں پر خون پہنچ کر مخصوص قسم کی غذا کا اخراج شروع کر دیتا ہے اور دوسری طرف اسی قسم کی غذا خون میں زیادہ سے زیادہ بننا شروع ہو جاتی ہے۔ مثلاً جب دماغ اور اعصاب میں غذا کی طلب ہوتی ہے یعنی ان میں تیزی آ جاتی ہے تو خون میں ایسی رطوبات اخراج پاتی ہیں، جن میں کھاری پن (الکلی) زیادہ ہوتی ہے جس کو طب میں بلغم کہتے ہیں۔ اسی طرح جب دل اور عضلات میں غذا کی طلب ہوتی ہے یا ان کے افعال میں تیزی آ جاتی ہے تو خون میں ایسی رطوبات اخراج پاتی ہیں جن میں تری (تیزابیت) زیادہ ہوتی ہے۔ بالکل یہی صورت جگر اور معدی طلب کی ہوتی ہے۔ یعنی جب ان میں تیزی آ جاتی ہے تو خون میں ایسی رطوبات اخراج پاتی ہیں جن میں صفراء (ہائل) ہوتا ہے جو اپنے اندر خاص قسم کی حرارت رکھتا ہے۔

جب یہ رطوبت جسم کی مفرد عضو پر گرتی ہے تو اس عضو کو جس قدر ضرورت ہوتی ہے، وہ حاصل کر لیتا ہے اور جو بچ جاتی ہے تو طبیعت اپنے خود کا طریقہ اس کو جذب کر کے پھر خون میں شامل کر دیتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ رطوبت اس قدر زیادہ ہوتی ہے جو تمام کی تمام جذب نہیں ہو سکتی تو طبیعت اس کو وہاں سے ختم کرنے کے بعد اس میں خمیر پیدا کر دیتی ہے۔ بس یہی خمیر درخمیر جب بڑھتا رہتا ہے تو آخر کار زہر پیلے اثرات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے تازہ دودھ دوسرے روز دہی بن جاتا ہے اور یہی دہی تین چار روز میں اس قدر ترش ہو جاتا ہے کہ زہر بنانے سے نہیں لگا یا جا سکتا اور چند روز بعد اسی شدید ترش دہی میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر یہی کیڑے اس مادے میں زہر پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ہر وافر رطوبت زہر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ زہر باعث مرض نہیں ہوتا بلکہ باعث مرض وہ سبب ہوتا ہے جس سے رطوبت اس عضو پر اعتماد سے زیادہ گری تھی۔ اس لئے اس کا علاج اس زہر کو ختم کرنا نہیں اور نہ وہاں کیڑے (جراثیم) فنا کرنا ہے، بلکہ اس عضو کو درست کرنا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر رطوبت زیادہ گری ہے تاکہ خمیر بننا ہی رک جائے، اس طرح زہر کی پیدائش ختم ہو جاتی ہے۔

جو رطوبت قلب اور عضلات کی تیزی سے پیدا ہوتی ہے، اس کی زیادتی اور اس میں خمیر سے جو مادہ بن کر زہر میں تبدیل ہوتا ہے، یہی بواسیری مادہ ہے، بالکل اسی طرح جیسے ہم نے آنکھ میں لکھا ہے کہ دماغ اور اعصاب کی تیزی سے جو رطوبت پیدا ہوتی ہے، اس میں خمیر پیدا ہو کر اس میں آنکھ زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ صورت سوزاک زہر کی ہوتی ہے۔ عضلاتی رطوبت بذات خود ترش ہوتی ہے۔ پھر اس تری میں خمیر پیدا ہو کر شدید ترشی بن جاتی ہے۔ اور اس میں اس قدر شدت پیدا ہو جاتی ہے کہ زہر بن جاتی ہے۔ یہی زہر پھر غذا کے ساتھ خون میں جذب ہونا شروع

ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا اثر خون کے ساتھ تمام جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔

علامات

جسم میں تازہ، کچھاؤ۔ دل کی رفتار میں تیزی۔ عضلات میں سکڑ۔ دماغ و اعصاب میں ضعف۔ جگر اور دیگر غد کے افعال میں سستی اور سکون اور وہاں پر رطوبت اور بگم کی زیادتی۔ اسی ترش بگم اور رطوبت کے دباؤ سے جسم کے تمام مفر جوں پر سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں مقعد، رحم اور ناک و غیرہ شامل ہیں اور بعض دفعہ جسم کی دیگر حصوں پر بھی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ترش لیکن جب صفراء کا اخراج رک جاتا ہے تو ڈاکٹر تلخ بھی ہو جاتا ہے۔ منہ، ناک اور سر میں خشکی۔ بند زلہ، سینے میں جلن اور خشک کھانسی۔ معدہ میں جلن، درد اور ریاح، گردوں اور جگر پر دباؤ۔ ان علامات میں شدت سے جوڑوں اور عضلات میں درد شروع ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

یواسیر کی خاص علامت

یواسیر کی عام علامت لکھ دی گئی ہیں اور اب اس کی خاص علامات لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ تشخیص میں سہولت رہے۔ وہ یہ ہیں:

مریض کی مقعد کے اندر درد و سوزش اور خارش اور بوجھ کے احساس کی شدت ہوتی ہے اور طبیعت بے حد بے چین رہتی ہے۔ بیٹھنے وقت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اکثر انسان لیٹا رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عروق مقعد کے دہانوں پر جو سے (کچی فرونیات) ہوتے ہیں، بیٹھنے سے ان پر سخت دباؤ پڑ کر مرض میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ان سوں سے خون سے اور زرد آب خارج ہوتا ہو تو اس کو خوئی یواسیر کہتے ہیں۔ اس کو عمیا (اندھی) بھی کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ اگر خوئی یواسیر ہو تو پاخانے کے ساتھ خون ملا ہوا نہیں آتا۔ یہ اکثر پہلے آتا ہے یا بعد میں قطروں کی شکل میں گرا کر آتا ہے۔ خون کے اخراج کے بعد سوزش اور بوجھ کم ہو جاتا ہے اور ریاح کے اخراج کے بعد درد میں کمی ہوتی ہے۔ جوں جوں ریاح میں بندش ہوتی جاتی ہے، سے بڑھتے جاتے اور درد میں شدت ہوتی جاتی ہے۔ اکثر قبض رہتی ہے۔ مگر کبھی مروڑ کے ساتھ پاخانہ آتا ہے۔ جلن میں شدت ہوتی ہے۔ البتہ پیشاب بار بار آتا ہے، جس کے ساتھ کچھ تسکین محسوس ہوتی ہے۔

تدبیر و علاج یواسیر

یواسیری مادے کا زہر چونکہ عضلاتی ہوتا ہے جیسا کہ ہم اپنی تحقیقات، تجربات و مشاہدات اور دلائل و قیاس سے ثابت کر چکے ہیں اور یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ یواسیری مادہ ترشی سے پیدا ہو کر تیز امتزاج کی صورت اختیار کر کے زہر بن جاتا ہے جیسا کہ دہی اگر چند بیٹھے پڑا رہے تو وہ نہ صرف تیزاب بن جائے گا بلکہ اس کے اندر زہریلے اثرات پیدا ہو جائیں گے جو مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

یواسیری مادہ کا اثر و اخراج چونکہ گردوں، جگر اور دیگر غد کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ متاثر ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان میں سوزش یا سوزشی مادہ کے اجتماع سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کا اثر غد پر پڑتا ہے۔ تحریک کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضلات میں تحریک، غد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ نظریہ مفرد اعضاء میں علاج کا اصول یہ ہے کہ جس عضو میں تسکین ہو اس کو تیز کر دینا چاہئے۔ اس لئے یواسیری مادے کے زہر کا علاج یہ ہے کہ اس کو نکالنے اور ختم کرنے کے لئے غدی ادویہ اور اغذیہ کا استعمال ہونا چاہئے۔ یہی اس کے لئے یقینی علاج اور بے خطا تدبیر ہے۔

طب کے نظریہ اخلاط سے یوں سمجھیں کہ جمہور اطباء متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ مرض یواسیر سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بس یہی

سوداوی مادہ اپنی کثرت اور غیر وقفن اور فساد سے زہری صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن اس کے علاج میں اکثر اطباء میں اختلاف ہے جس سے اس کے علاج کی کامیاب صورت سامنے نہیں آسکی۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تک اس کا یقینی اور بے خطا علاج کتب میں نہیں ہے۔ صرف علامات کے علاج کے گئے ہیں۔ کبھی خون روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی مسوں کو خشک کیا جاتا ہے اور کبھی مسوں کی قطع برید سے علاج کیا جاتا ہے۔ قدیم حکماء میں شیخ الرئیس یوحنا اور حکیم رازی وغیرہ تک سب نے اسی علائقہ علاج کو ہی لکھا ہے۔ جس میں کامیابی کی کہیں کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اور ہر علاج ہے اثر اور ناکام ثابت ہوتا ہے۔

جہاں تک فرنگی طب میں بواہیر اور اس کے زہریلے مادے کے علاج کا تعلق ہے، وہ طب سے بھی زیادہ ناکام ہے۔ کیونکہ ان کے ہاں اخلاط کا تصور سرے ہی سے نہیں ہے، ہسٹیکروں سالوں سے وہ ایسی ادویات کے تجربات اور مشاہدات کر رہے ہیں۔ مگر حال ان کو کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ البتہ اس میں بھی علائقہ قاتی علاج ضرور ہوتا ہے جو صرف عارضی ہوتا ہے۔ آخر تک آ کر وہ بواہیر کے مسوں کا آپریشن کر کے بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپریشن سے سے کٹ جاتے ہیں، لیکن بواہیری مادہ اور سوداویت کی پیدا کوش ختم نہیں ہوتی اور تھوڑے عرصہ بعد پیلے سے بھی خراب حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی طرح آیوریدک بھی اس علاج میں ناکام ہے۔ کیونکہ ان کے ہاں بھی صرف علائقہ قاتی علاج ہے جو کامیاب نہیں ہے۔

جہاں تک ہومیو پیتھی طریق علاج کا تعلق ہے، تو وہ ہے ہی علامات کا علاج۔ وہاں نہ کسی مرض کا تصور ہے اور نہ کسی مادہ کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر بائین صاحب نے تین مادوں کا ذکر کیا ہے جس میں غلغلہ، سور اور سائیکلوس کا ذکر ضرور کیا ہے۔ اڈل بواہیری مادہ کی تخصیص نہیں کی ہے اور دوسرے ان مادوں کو اس طرح بیان کیا ہے کہ آپس میں گڈم گڈم کر دیا ہے۔ نہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس طرف توجہ کی گئی ہے۔ اس لئے اس میں بواہیر کے کامیاب علاج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تمام ہومیو پیتھ پتھوش فنی میں جملہ ہیں۔

بواہیر کے علاج میں ناکامی کی وجوہات

بواہیر کی پیدا کوش چونکہ سوداوی مادہ سے ہوتی ہے، اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ سوداوی امراض میں بھی پائی جاتی ہے، سوداوی مادہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ سودا کی صورت میں اخلاط مصل کو ختم ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے صالح اخلاط کا پیدا کرنا مشکل امر ہے۔ طب میں سوداوی امراض کا علاج زیادہ سے زیادہ ماہلجن ہے۔ لیکن وہ بھی کامیاب نہیں ہے، بلکہ صرف علائقہ قاتی علاج ہے۔

دوسری ناکامی کی وجہ ہے کہ سوداوی امراض کا علاج لٹلا کیا جاتا ہے اور یہی سب سے بڑی وجہ ہے۔ بواہیر اور دیگر سوداوی امراض میں ناکامی ہوتی ہے۔ اس وقت تک سوداوی امراض کا علاج مولد خون ادویہ سے کیا جاتا ہے، یہی اس کے علاج کی لٹلائی ہے۔

یاد رکھیں کہ سوداوی امراض کا علاج مولد خون ادویہ سے نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ سودا کا مزاج سرد خشک ہے۔ چاہے وہ سودا صفراوی اور دوسری کیوں نہ ہو۔ اس لئے جب بھی سوداوی امراض کا علاج کرنا مقصود ہو تو سوداوی کیفیات سردی خشکی کو ختم کرنا ضروری ہے۔ قانون فطرت کے مطابق سردی خشکی کو ختم کرنے کے لئے خشکی کو بڑھا کر سردی کی تری کو ختم کر دینا چاہئے جس میں گرمی خشکی پیدا ہو جائے۔ یعنی صفراء پیدا ہو جائے، جو گرم خشک ہے۔ اگر گرمی تری پیدا کی گئی تو تری پھر گرمی کو توڑ دے گی اور رطوبت بڑھ جائے گی اور سردی میں مصل ہو جائے گی۔ نتیجہ میں سردی خشکی قائم رہے گی۔ سوداوی امراض کے علاج کا راز نظریہ مفرد اعضاء نہ پیش کیا ہے اور علاج میں اطباء جو لٹلائی کرتے ہیں، وہ بھی اسی سے پتہ چلا ہے۔

جاننا چاہئے کہ سوداوی امراض یا سرد خشک کیفیات کی تحریک نظریہ مفرد اعضاء میں عضلاتی ہوتی ہے۔ اس کا علاج ٹھدی تحریک ہے جو

صفاوی یا گرم خشک ہے اور وہ بھی نفی عضلاتی، تاکہ صفاوی پیدا ہو جائے اور یہی صفاوی قاطع سودا ہے۔

دوسرے الفاظ میں اگر ہم عضلاتی تحریک کو چونا خیال کرتے ہیں تو نفی تحریک گندھک ہوگی۔ اور چونے کا علاج گندھک یعنی اور بے خطا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تیزابیت کا علاج صفاویت ہے۔ سائیکوس کا علاج سودا سے یعنی کامیابی سے اور شرطیہ طور پر کیا جاسکتا ہے۔

پس یہ بات ہمیشہ کے لئے ذہن نشین کر لیں کہ بوا سیر اور بوا سیری زرہ کی پیدائش سوداوی مادہ عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے اور اس کا علاج صفاوی مادہ اور نفی تحریک سے کامیاب اور بے خطا کیا جاسکتا ہے۔

بوا سیر کا اصول علاج

طب میں اصولی علاج کے طور پر مندرجہ ذیل صورتوں پر عمل کیا جاتا ہے: (۱) رفع قبض (۲) بندش خون (۳) اخراج ریاح (۴) رفع درد و سوزش اور ورم (۵) مولد خون و رطوبت اور (۶) اصلاح جگر و خیم و غیرہ وغیرہ۔

طب کے قانون کے تحت یہ جس صورت میں بھی کی گئی ہیں، یہ علامات کا علاج ہو سکتا ہے۔ مگر اصول علاج بالکل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ طب کی بنیاد اخلاط پر ہے اور اس میں ہر مرض و علامت کا علاج اخلاط کی اصلاح اور مزاج میں ترتیب ہونی چاہئے۔ چونکہ بوا سیر خون ہو یا ریاحی، دونوں اقسام میں خلط سودا کی زیادتی اور خرابی ہوتی ہے، اس لئے اس کی اصلاح کرنا مقدم ہوتا ہے۔ البتہ درستی جگر لازمی امر ہے۔

اگر بوا سیر کے علاج میں کم از کم جگر کے افعال کی درستی بھی کر لی جائے تو نہ صرف بوا سیر دور ہو جاتی ہے بلکہ مندرجہ بالا صورت میں جن کو اصول علاج کہا جاتا ہے وہ سب رفع ہو جاتی ہیں۔ مگر اول یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جگر اپنے افعال میں سست ہے یا تیز ہے یا اس میں ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی خلط صفاوی پیدا کر رہا ہے یا نہیں کر رہا ہے۔ اگر صفاوی کی کمی ہے اور جگر کے فعل میں سستی ہے تو پھر یہ یعنی امر ہے کہ جگر کی اصلاح کے لئے اس فعل میں تیزی پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور یہی اس کا بے خطا اصول علاج ہے۔

آیوریدک ہنرنگی طب اور علاج بالمثل تینوں میں کوئی اصول علاج نہیں ہے صرف علامات کو رفع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن میں کبھی قبض کو رفع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی بندش خون اور کبھی دفع درد مگر کلی طور پر کسی اصول کو مد نظر رکھ کر علاج نہیں کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ تمام طریق علاج بوا سیر میں ناکام ہیں۔

نظر یہ مفرد اعضاء کے تحت بوا سیر کا اصول علاج یہ ہے کہ بوا سیر عضلاتی تحریک اور سوزش ہے اور اس کا علاج نفی تحریک ہے جس کا مرکز جگر ہے۔ اگر ریاحی بوا سیر ہے تو عضلاتی اعصابی ہے۔ اور خوننی ہے تو عضلاتی نفی ہے۔ اگر ریاحی (عضلاتی اعصابی) ہے تو اس کو عضلاتی نفی کر دیں۔ بس آرام ہو جائے گا۔ اور اگر خوننی (عضلاتی نفی) ہے تو عضلاتی تحریک کر دیں۔ اس مقصد کے لئے ادویہ اور انڈیہ ان کے مطابق ہونی چاہئیں۔ البتہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ خون آنے یا نہ آنے، اگر سے ہوں تو بوا سیر یقیناً خوننی ہے اور خون کی کثرت اس وقت ہوتی ہے جب طبیعت مد بردن اصلاح کے طور پر نقد کے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔

بندش خون

یہ قانون ہم کی بار لکھ چکے ہیں کہ جب کہیں سے خون آ رہا ہو تو وہاں پر رطوبات کا آنا بند ہو جاتا ہے اور جب رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے تو خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اعصاب میں تحریک دینے سے فوراً رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی خون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اگر خون آنے کے ساتھ پیش ہو تو وہ بھی رک جاتی ہے۔ ساتھ ہی مقعد اور مسوں کا بوجھ بھی فوراً ختم ہونا شروع

ہو جاتا ہے۔

درد و سوزش

درد اور سوزش خون کے دباؤ سے یا رطوبت کے دباؤ سے ہوتا ہے جو وہاں پر اکٹھے ہو رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب "تحقیقات و علاج سوزش و اورام" میں لکھا ہے۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ جب خون کے دباؤ سے درد و سوزش اور ورم ہو تو رطوبت کا وہاں سے اخراج فوراً ان کے آرام کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر دباؤ کا باعث وہاں پر رطوبت کی زیادتی ہو تو وہاں دوران خون کی تیزی سے فوراً آرام شروع ہو جاتا ہے۔ ان مقاصد کے لئے وہاں پر کسی دافع درد و سوزش مرہم یا روغن کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف تحریک پیدا کرنا کافی ہے۔ اگر مرہم یا روغن لگانے کا خیال ہو تو وہ اسی تحریک سے ہونا چاہئے بہتر یہ ہے کہ جو دوا کھلا رہے ہیں، اسی کو تحریک کے مطابق مرہم یا روغن میں ملا کر استعمال کریں۔ مگر خون اور رطوبت کی دونوں صورتیں مد نظر رکھیں۔

قبض اور بندش ریاح

رفع قبض اور اخراج ریاح میں صفراء اور حرارت کا بہت دخل ہے۔ جگر کا اہم فعل ہی یہی ہے کہ وہ خون سے صفراء اور حرارت آنتوں میں گرا کر رفع قبض اور اخراج ریاح کرتا ہے۔ جب جگر کے فعل میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو صفراء کی پیدائش اور اخراج رک جاتی ہے جس سے قبض اور بندش ریاح ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج قبض کشا اور دفع ریاح ادویہ اور انڈیہ کا استعمال نہیں ہے۔ بلکہ جگر کے فعل تیز کرنا ہے۔ جس سے ایک طرف قبض کشائی اور اخراج ریاح ہوتی ہے اور دوسری طرف بواسیر کی دیگر علامات کو دور کرتی ہے۔

مولد خون رطوبات

یہ سلسلہ حقیقت ہے کہ غذا معدہ اور امعاء میں ہضم ہو کر جب جگر سے گزرتی ہے تو وہ خون بن جاتی ہے یا ضرورت کے وقت ہضم جگر میں جا کر خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ گویا خون کی پیدائش بھی جگر میں ہوتی ہے۔ اگر جگر کے فعل میں کمی واقع ہو تو خون کی پیدائش بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ جسم میں رطوبت کی پیدائش حرارت کے عمل اور اثر سے ہوتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ صفراء اور حرارت اعصاب میں تحریک پیدا کرتے ہیں جس سے نغد رطوبت کی پیدائش شروع کر دیتے ہیں۔ بہر حال جگر (غدی) تحریک سے بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے اور اس کی علامات دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

بواسیر کے لئے اغذیہ

کبری کا گوشت، مرغی و بٹخ اور مرغابی کا گوشت اور انڈے، تیترو، بٹیر اور تلیہ کا گوشت۔ چلنوزہ، بادام شیریں۔ کھجور تر اور شیریں، خوبانی، شہتوت، پالک اور میتھی کا ساگ، ادراک اور لہسن، سیاہ مرچ اور زیرہ سیاہ۔ گائے اور بکری کا دودھ۔ مکھن اور گھی گے پوں کی چپاتی اور دیہ وغیرہ شہد یہ جھوک پر دے سکتے ہیں۔

پرہیز

گائے بھینس کا گوشت، ابلے ہوئے انڈے، تیز مرچ، مصلطہ، چار اور ترشی وغیرہ اور خشک اشیاء۔

مفرد ادویہ

اجوائن ویسی، اسارون، پلاس پاڑا، تیز پات، جمال گودا اور اس کاروخن، ست پودینہ، ست بیروزہ، رائی، رسونت، شکر ف، عاقر قحط، گھیکوار، گھی، گیندا اور انزروت۔

علاج بالمرکبات

چونکہ بوا سیر عضلاتی تحریک (سوداوی مادہ) ہے۔ اس لئے اس کے لئے نفی ادویہ یعنی وہیے خطا اور اسیر ادویہ ہیں۔ اس لئے نفی ادویہ خصوصاً نفی عضلاتی ادویہ۔ کیونکہ ان سے نہ صرف صفراء اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ وہ یہ پیش جمع ہو کر خون میں سرایت بھی کرتی رہتی ہے۔ جب وہ ضرورت کے مطابق پیدا ہو جاتی ہے، اس مقصد کے لئے وہ تمام مرکبات و مجربات جو تحقیقات فارماکوپیا اور تحقیقات الجربات میں درج ہیں، ضرورت کے مطابق محرک و شہید اور ملین و سہل وغیرہ اسی طرح تریاق و اسیرات اور تنویات بھی دے سکتے ہیں۔

مجربات

مندرجہ بالا مفردات و مرکبات اور مجربات وغیرہ علاج کے لئے بہت کافی ہیں۔ مگر چونکہ اکثر دوستوں کو ذوق مجربات ہوتا ہے، اس لئے دیگر مجربات درج ذیل ہیں۔

بیشوف بوا سیر: حجم تریاق ایک حصہ، حجم سرس 8 حصے، زیرہ سیاہ 6 حصے۔ سب کو کٹ چیس کر سفوف ملائیں۔

مقدار خوراک: 3 ماشے سے 6 ماشے تک ہمراہ آب نیم گرم۔

صوب بوا سیر: حجم نیم، پیکان اور انٹین، ہر ایک 2 تولے۔ اور رسونت 6 تولے۔ جب بقدر خود تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: 2 سے 4 جب دن میں دو سے چار بار دے سکتے ہیں۔

تریاق بوا سیر: جمال گودا ایک حصہ، شکر ف 12 حصے، انزروت 12 حصے۔ کٹ چیس کر باہم ملائیں۔

مقدار خوراک: 2 چاول سے 2 تریاق تک ہمراہ آب تازہ دیں۔

اکسیر بوا سیر: اکسیر نفی عضلاتی ایک تولہ کھل میں ڈال دیں۔ گھیکوار ایک پاؤ، تھوڑا تھوڑا ڈال کر تمام کھل کریں۔ پھر وزن کر کے کے برابر پیچھے کا سفوف ملائیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: 2 تری سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

سوزاکی مادہ

تین انسانی زہروں میں سے دوز ہر آنکشی مادہ اور بوا سیری مادہ کو ہم بیان کر چکے ہیں، اب ہم تیسرے زہر سوزاکی مادہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان زہروں کی تعریف ہم نے اس طرح کی ہے۔

تعریف زہر انسانی

انسانی خون و رطوبت اور جسم میں ایسی حالت اور صورت پیدا ہو جائے جیسے دیگر اقسام کے زہروں کے اثرات سے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی جس جسم میں پیدا ہو کر اس کو فنا کر دے یا کسی دیگر جسم میں داخل ہو کر اس کو بھی فنا کر دے یا اس میں بھی زہریلی علامات و اثرات پیدا کر دے اس زہر

کا اثر فوری بھی ہو سکتا ہے اور رفتہ رفتہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہم نے ان زہروں کی پیدائش کے متعلق لکھا ہے۔

پیدائش زہر انسانی

جسم انسانی میں جب کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو قوت مدافعت (امیونٹی) اور قوت مدہ بدن (واکسل فورس) اس کو رفع کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے اور جب وہ کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس مرض کا زہر خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غالب ہوتا چلا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ جسم کو ختم کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ یہی زہر آخر کار جسم کو بالکل فنا کر دیتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہی زہر کسی دوسرے جسم پر اثر انداز ہو کر اس جسم میں بالکل ایسی قسم کے زہریلے اثرات اور علامات پیدا کر دے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ جس انسان میں یہ زہر پایا جائے اس کی اولاد میں بھی یہی زہریلے اثرات اور علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ اثرات اور علامات بالکل وہی ہوتی ہیں جو باپ میں پائی جاتی ہیں، اول صورت کا نام بگاڑا اعضاء دوسری کا نام چھوٹ چھوٹ اور تیسری صورت کا نام اثرات وراثت ہے۔ ہم نے زہروں کے اثرات کے متعلق اس طرح بیان کیا ہے۔

اقسام زہر انسانی

چونکہ ان زہروں کی ابتدا بگاڑا اعضاء سے ہوتی ہے اور چونکہ جسم کے حیاتی اعضاء صرف تین ہیں، جن کو ہم اعضاء ریسر کہتے ہیں۔ یہ دل، دماغ اور جگر ہیں۔ اس لئے یہ زہر بھی تین ہی اقسام کے ہیں، جن کی صورتیں درج ذیل ہیں:

- ① اعصاب جن کا مرکز دماغ ہے، ان کے بگاڑ سے جو پیدا ہوتا ہے، اس کا نام زہر آتشک یا آتشکی مادہ ہے جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔
- ② عضلات جن کا مرکز دل ہے، ان کے بگاڑ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے اس کا نام زہر بوا سیر یا بوا سیری مادہ ہے۔ اس کا بیان بھی ختم ہو چکا ہے۔
- ③ غدود اور غشائے مخاطی جن کا مرکز جگر ہے۔ ان کے بگاڑ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے، اس کا نام زہر سوزاک یا سوزاکی مادہ ہے جس کا ذکر ہم اب کر رہے ہیں۔ یہی زہر بعض دفعہ مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں اور ان کی مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن ان کا اگر تجزیہ کیا جائے تو وہ ان ہی تین صورتوں میں نظر آتے ہیں۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ آتشک جس کو انگریزی میں گلسس کہتے ہیں۔ یہ نہ مرض ہے اور نہ ہی خود زہر ہے۔ بلکہ یہ اس مرض کی علامت ہے جس کا زہر آتشکی مادہ ہے۔ آتشک اور آتشکی مادے کا فرق سمجھنا ضروری ہے۔ اس طرح بوا سیر اور بوا سیری مادہ کا فرق ہے۔ یہی صورت سوزاک اور سوزاکی مادہ کی ہے۔

راز کی بات

دنیا بھر میں جس قدر بھی زہر پائے جاتے ہیں، چاہے وہ جماداتی و نباتاتی اور حیواناتی ہوں، جن میں ہر قسم کے جراثیم بھی شریک ہیں اور چاہے وہ امراض ظاہر ہوں جن میں ہر قسم کے امراض شامل ہیں۔ وہ سب زہر ان تینوں اقسام سے باہر نہیں ہیں۔ اس لئے دنیا میں صرف تین اقسام کے زہر تین اقسام کی اور یہ اور تین ہی اقسام کی اغذیہ پائی جاتی ہیں۔

اسی طرح تین ہی اقسام کے امراض اور تین ہی اقسام کے زہر پائے جاتے ہیں۔ یہ تین چیزیں ① کھار ② ترشی اور ③ نمک (جو دراصل کھار اور ترشی کا مرکب ہے) ہیں۔ دنیا میں یہی تینوں چیزیں خالص یا کم و بیش ملی طبعی حالت میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے خواص پر حاوی ہونا تمام کائنات پر حاوی ہوتا ہے۔ اب ہم پہلے سوزاک کی ماہیت کے بارے میں لکھتے ہیں اور پھر سوزاکی مادہ کی حقیقت پر لکھیں گے تاکہ دونوں کا فرق

سمجھ میں آسکے اور علاج میں کسی قسم کی مشکل پیدا نہ ہو۔

تعریف مرض

سوزاک پیشاب کی نالی (نازہ) کا زخم ہے جس میں سے پیپ یا بے بودار طوبت بہتی ہے اور اکثر درد ہوتا ہے۔ مخرن ہونے کی صورت میں یہ علامات بہت کم ہو جاتی ہیں۔ البتہ پیشاب کی نالی میں تنگی ہو جاتی ہے اس کو تصفیق نازہ کہتے ہیں۔

حقیقت مرض

پیشاب کی نالی کے غشاء میں زخم ہو جاتا ہے۔ جب وہاں سے پیشاب گزرتا ہے تو شدید درد ہوتا ہے۔

ماہیت مرض

کسی سبب سے نازہ (پیشاب کی نالی) میں اڈل سوزش پیدا ہو جاتی ہے، پھر رفتہ رفتہ زخم ہو جاتا ہے۔ جس میں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی درد شدت اختیار کر لیتا ہے۔ مریض پیشاب کرتے وقت تڑپ جاتا ہے۔ بلکہ پیشاب کرتے ہوئے گھبراتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ خون کی بجائے رطوبت آنا شروع ہو جاتی ہے اور پھر پیپ آنا شروع ہو جاتی ہے جس سے درد کم ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ علامات کم ہو جاتی ہیں۔ لیکن غشاء سکر جاتی ہیں جس سے نازہ میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

آیور ویدک میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے

مخرن آیور ویدک میں لکھا ہے کہ آیور ویدک کی قدیمی مستند کتب کے علاوہ جدید ویدک کتب میں بھی مرض سوزاک کا ذکر نہیں ملتا۔ بعض ویدوں کا خیال ہے کہ موتر کرچھر، موتر گھات سوزاک ہے اور بعض اس کو اوشن وات کہتے ہیں۔ مگر اسباب و علامات کے لحاظ سے اگر سوزاک اور موتر کرچھر، موتر گھات اور اوشن وات وغیرہ کو دیکھا جائے تو یہ سوزاک سے بالکل جدا گانہ ہیں۔ کیونکہ سوزاک جہاں بدکاری، زنا کاری، کثرت جماع، حاملہ و حاملہ سے مجامعت وغیرہ کے اسباب سے پیدا ہوتا ہے۔ وہاں موتر کرچھر وغیرہ امراض دیگر امراض کی مانند اخلاط کے غیر معتدل ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔

حقیقت یوں ہے کہ مرض سوزاک اور آتھک برصغیر پاک و ہند کی بیماریاں نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں امراض ہندوستان کی غیر ملکی حکومتوں کے وقت سے ہی رونما ہونا شروع ہوئے ہیں اور غیر ملکی حکومتیں اس ملک میں جس قدر پرانی ہوتی گئیں اس قدر ان امراض کو زیادہ پھیلنے کا موقع ملا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی حکومت یا عجمہ مغلیہ تک ہندوستان کی طب قدیم آیور ویدک کی مستند تصانیف ان امراض سے خالی پائی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آیور ویدک تصانیف اس لحاظ سے تکمیل یا اضعوری ہیں یا اس وقت کے ویدوں کو ان امراض کا علاج کرنا نہیں آتا تھا۔ درآں یہ حال آیور ویدک طب بطور خود ہر طرح سے مکمل اور ضروریات وقت کے لئے کافی تھی، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس زمانے میں ویدک تصانیف معرض وجود میں آئیں اس وقت اس ملک میں ان امراض کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آیور ویدک جیسی مکمل سائنس کی کتب میں ان کا ذکر تک نہ ہو۔

طب میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے

طب کے یونانی اور اسلامی دور میں حقدہ من اور متاخرین حکماء اور اطباء کی کتب میں سوزاک کا ذکر نہیں ملتا۔ البتہ حرفۃ البول الدم اور سدۃ البول کا ذکر ضرور ہے۔ جن میں سوزاک کی تمام صورتیں داخل ہیں۔ بلکہ ان میں پیشاب کی نالی سے لے کر شانہ اور گردوں تک کی سوزش و درد

اور زخم کا علاج ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو علاج لکھے گئے ہیں وہ اکثر درست اور کامیاب ہیں۔ البتہ جلن، خون اور پیپ کی قسم کو مد نظر رکھ کر علاج کرنا چاہئے۔

شخص الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی نے جو کتب لکھی ہیں، ان میں جہاں یونانی اور اسلامی کتب کے تراجم اور تہذیب کو قائم رکھا ہے۔ ان میں سوزاک کا بالکل ذکر نہیں ہے اور جو کتب فرنگی طب کی کتب کو سامنے رکھ کر لکھی ہیں، ان میں سوزاک کا ذکر ضرور ہے۔ ان حقائق سے ثابت ہے کہ سوزاک فرنگی دور کی لعنت ہے اور جب سے اس کو متعدی و جنسی امراض میں شہرہ کرایا گیا ہے، اس کی لعنت بڑھ گئی ہے، ورنہ یہ ایک زخم ہی تو ہے جو پیشاب کی نالی میں ہو جاتا ہے، جس کا علاج طبی کتب میں کامیابی سے بیان کیا گیا ہے۔ البتہ جہاں تک سوزاک مادہ کا تعلق ہے، اس کے متعلق کچھ ذکر نہیں ہے۔ لیکن فرنگی دور میں سوزاک مادہ سے پیدا ہونے والے امراض کا ذکر بھی ضرور پایا جاتا ہے۔ جو یقیناً فرنگی کتب سے اخذ کیا ہوا معلوم ہوتا ہے، اس سے سوزاک مادہ کے اثرات ضرور سامنے آ گئے ہیں۔

فرنگی طب اور سوزاک

شخص الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی کی کتب مخزن حکمت (طبع دو از دوہم - جلد اول) میں فرنگی طب کو سامنے رکھ کر جو کچھ لکھا ہے، وہ درج ذیل ہے۔ اس کا اردو میں نام سوزاک طبی نام سیلان زہری اور ڈاکٹر نام گنوریا ہے۔

مرض کی کیفیت

سوزاک ایک چھوت و وار مرض ہے جس میں پیشاب کی نالی متورم ہو کر اس سے پیپ آنے لگتی ہے۔ اس کا باعث بھی ایک خورد بینی جرثومہ ہے جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں گوٹو کا کس یعنی جرثومہ سوزاک کہتے ہیں۔ حضرت انسان کے سوا اور کسی حیوان میں یہ مرض نہیں پایا جاتا۔

نوٹ

پیشاب کی نالی (یورینٹرا) نازہ میں درم ہو کر پیپ آنے لگ جاتا کرتی ہے۔ مثلاً اگر حاضرہ کے ساتھ جماع کیا جائے یا ایسی عورت کے ساتھ جماع کیا جائے جس کو سفید رطوبت (لیکوریہ) سیلان الرحم آتی ہو۔ تب بھی نازہ متورم ہو جاتا ہے۔ پیشاب جل کر آنے لگتا ہے اور اس کے ساتھ پیپ بھی آنے لگتی ہے۔ مرض نفرس (گاؤٹ) کے مریض جن کا پیشاب نہایت ترش ہوتا ہے، جب شراب و کباب اور مرچ مصلحا کا زیادہ استعمال کرتے ہیں تب ان کے پیشاب میں بھی جلن پیدا ہو جاتی ہے اور نازہ متورم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی مسہل خضیعہ فو قالی میں بھی نازہ (پیشاب کی نالی) سے پیپ آنے لگتی ہے۔

لیکن مذکورہ بالا اسباب سے جو نازہ میں درم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے یا پیشاب سوزش سے آنے لگتا ہے تو اس کو سوزاک نہیں کہتے۔ کیونکہ اس کا درم نہ متعدی ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی پیپ میں سوزاک کے جراثیم ہوتے ہیں۔ ایسے درم نازہ کو ڈاکٹری میں سہل یورینٹراٹس اور طب میں درم مجری بول کہتے ہیں۔ درم نازہ اور سوزاک میں اگرچہ مریض کے حالات دریافت کرنے سے تشخیص ہو سکتی ہے، لیکن پیپ کا خورد بینی امتحان کرنے سے کامل تشخیص ہو جاتی ہے۔

مردوں میں سوزاک کا زخم پیشاب کی نالی کے عموماً اگلے حصے (سپاری والے حصے) میں ہوتا ہے۔ لیکن کبھی بڑھ کر اس کے پچھلے حصے میں بلکہ ندری نڈی (پراسٹیٹ گلینڈ) میں نازہ اور خضیعہ فو قالی (اپی ڈیڈی مس) تک جا پہنچتا ہے۔ بعض مریضوں میں جراثیم سوزاک خون میں سرایت کر کے اس کو متفن اور زہریلے کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت کو سرایت جرثومہ سوزاک (گوٹو کا کس انفلکشن) کہتے ہیں۔ جس کو اب ایک مستقل مرض مانا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اس کو سوزاک کے بعد ایک مستقل مرض کی حیثیت سے لکھ دیا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر سوزاک خضیعہ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

کبھی خون کے متعفن ہو جانے سے جسم پر چا بجا پھوڑے نکل آتے ہیں اور کبھی دل کے اندر کی جھلی میں ورم ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں۔ عورتوں میں سوراخ بول کے علاوہ کبھی یہ مرض رحم کی گردن تک جا پہنچتا ہے۔ جس کے باعث رحم اور پیڑ و کے بہت سے امراض اور تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔

غرضیکہ سوزاک ایک ایسا خبیث مرض ہے جس سے اور کئی امراض مثلاً ① بد ② بد گھٹیا ③ خونی پیشاب کا ④ آنا ⑤ پیشاب کا بند ہو جانا ⑥ ورم خضیدہ ⑦ ورم مثانہ ⑧ نامردی ⑨ سوزا کی آنکھ کا آنا ⑩ خون کا متعفن ہو جانا ⑪ عورتوں میں ورم گردن رحم ⑫ ورم رحم اور ⑬ ہانچہ پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر لوگ نادانی سے سوزاک کو ایک معمولی مرض سمجھ کر اس کا مناسب علاج نہیں کرتے، حالانکہ یہ ایک نہایت ہی موذی اور خبیث مرض ہے۔

سوزا کی مادہ اور فرنگی طب

ماڈرن میڈیکل سائنس اور فرنگی طب میں سوزا کی مادہ کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اس لئے ان میں سوزا کی زہر کا ذکر ہے اور نہ اس زہر سے پیدا ہونے والے امراض کا ذکر ہے۔ البتہ سوزا کی جراثیم کی چھوٹ اور اس سے سوزاک اور دیگر امراض کے پیدا ہونے کا ذکر ضرور ہے اور اس پر فرنگی طب میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

عزین نکتہ میں متعدی امراض کے تحت سوزا کی جراثیم کی چھوٹ کو سرایت جراثیم سوزاک اور اس کا طبی نام عدوی جراثیم سوزا کیہ لکھا ہے جو انگریزی نام گونو کس انکلیکشن کا اردو طبی ترجمہ معلوم ہوتا ہے اس کے متعلق جو نوٹ دیا گیا ہے وہ درج ذیل ہے: "سرایت جراثیم سوزاک سے مراد ہے سوزاک کی چھوٹ لگنا۔ یعنی جراثیم سوزاک کا جسم میں سرایت کرنا جس سے نہ صرف سوزاک ہو جاتا ہے بلکہ اور بہت سے موذی اور مہلک سوزا کی امراض ہو جاتے ہیں۔ پاک و ہند میں مرض سوزاک کو ایک معمولی مرض خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس مضمون کو پڑھنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ یہ کس قدر موذی مرض ہے اور اس کے عوارض و نتائج کس قدر خطرناک ہیں۔ پناہ بخدا چونکہ یہ مرض امراض جدیدہ میں نہایت اہمیت رکھتا ہے اور تمام موجودہ فاضل محققین نے اس کو بیان کیا ہے، اس لئے ہم نے بھی اس کو تحریر کرنا ضروری سمجھا ہے۔

گونو کس یعنی جراثیم سوزاک ایک چھوٹا سا جوڑا جراثیم (ڈیپلو کس) ہے جس کی دونوں متسلطہ چپٹی یا قدرے گہری ہوتی ہیں۔ جراثیم سوزاک چونکہ جسم انسان کے باہر مشکل سے چند گھنٹے ہی زندہ رہ سکتا ہے، اس لئے یہ براہ راست انسان سے انسان میں سرایت کرتا ہے۔

طریق سرایت

جراثیم سوزاک کی چھوٹ لگنے یا سرایت کرنے کا عمل مریض یا مریضہ سوزاک کے ساتھ مجامعت کرنا ہے۔ لیکن اگر زچہ مرض سوزاک میں مبتلا ہو تو جراثیم اس کے اندام نہانی کی رطوبت سے نو مولود یعنی نوزائیدہ بچہ کی آنکھ میں لگ کر آشوب چشم سوزا کی پیدا کر دیتے ہیں۔ علاوہ ان میں کبھی اتفاقیہ ان چھوٹ دار اشیاء سے بھی جن کو آشوب چشم سوزا کی کے مریضوں یا مریضہ سوزاک کے اندام نہانی سے مادہ لگ گیا ہو۔ یہ مرض دوسروں میں سرایت کر جاتا ہے۔

خصوصیات سرایت جراثیم سوزاک

سرایت جراثیم سوزاک کی نہایت اہم اور غالباً خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ نہایت ہٹیلہ ہوتا ہے، دیگر جراثیم موذیہ کی نسبت اس جراثیم کے جسم میں سرایت کرنے سے بہت تھوڑی اموات واقع ہوتی ہیں۔ مگر اموات کی کمی کا تا سب ان بے شمار مرضی تفسیرات سے پورا ہو جاتا ہے جو

مرض میں واقع ہوتے ہیں۔ یعنی اس میں مرضی تغیرات جسم میں زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ یہ جرثومہ جسم میں پہنچ جائے تو یہ جسم کی ساخت میں اس منظم طور پر سرایت کر جاتا ہے کہ پھر اس کا قلع قمع کرنا یا اس کو نیست و نابود کرنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ان تمام حفاظی و مدافعتی تدابیر کا جو اس کے دفعہ و اخراج کے لئے کی جاتی ہیں پوری قوت اور شدت سے مقابلہ کرتا ہے۔

سرایت جرثومہ سوزاک کی مدت بجائے مہینوں کے سالوں تک ہوتی ہے گو اس میں ایسے وقفے ہو سکتے ہیں جن میں کہ اعضائے ماؤف بالکل تندرست ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ورم غلیہ (ایکویڈرٹائٹس) جرثومہ سوزاک کی ابتدائی سرایت کے کئی سال بعد بھی ہو جاتا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ ورم مذکورہ جرثومہ سوزاک کی سرایت کے سبب ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض محققین نے لکھا ہے کہ ورم غلیہ سوزاک کی مرض سوزاک ہو چکنے کے چودہ پندرہ سال کے بعد بھی ہوا ہے۔ اس لئے بعض اوقات ابتدائی سرایت جرثومہ سوزاک کے سرایت کر جانے کے بعد جب شدید مرض سوزاک ہو جاتا ہے تو ایک بار شدید علامات مرض رفع ہو جانے کے بعد پھر ضعیف یا مشتبہ سوزاک کا جراثیمی ثبوت حاصل کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں جراثیمی ثبوت حاصل کرنا اکثر بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں جراثیمی سوزاک کی تعداد بہت کم ہوتی رہ جاتی ہے اور وہ ماؤف ساخت کے مسامات میں اس قدر گہرے نفوذ کر جاتے ہیں کہ پھر اس مقام ماؤف سے تراوش یا فتنہ رطوبت یا مواد میں خوردبینی امتحان سے بھی ان کا سراغ نہیں ملتا اور ابھی تک دیگر بلا واسطہ طریق تشخیص مثلاً اینگلی پلیٹین وغیرہ بہ مشکل قابل امتحان ہیں۔

جراثیم سوزاک کے سرایت کرنے کے بعد بالعموم پتہ پیدا کرنے والے گول زنجیری جراثیمی (سٹرپٹوکوکائی) اور خوشوار جراثیم (سٹریپٹوکوکائی) بھی سرایت کر چاہا کرتے ہیں۔ جس کو سینڈری ایکٹن یا عدوی تائپ کہتے ہیں۔ جراثیم سوزاک کے جسم انسانی میں سرایت کرنے کے مندرجہ ذیل نتائج ہوتے ہیں۔

(۱) ابتدائی چھوت لگنے یا سرایت کرنے کے نتائج

جب جراثیم سوزاک کی ابتدائی چھوت لگتی ہے، یعنی ابتدا میں سرایت سے تندرست انسان میں سرایت کرتے ہیں تو ایسی صورت میں مردوں میں شدید یا ضعیف ورم نازہ (یورٹیٹرائٹس) یعنی سوزاک اور قرحہ (گلیٹ) ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں شدید یا مزمن ورم اندام بہانی (وجائٹائٹس) ورم گردن و ہاٹن رحم (سروانگوائینڈائٹس) اور مردوں اور عورتوں دونوں میں آشوب چشم (کنجکٹائیٹس) کی شکایت ہو جاتی ہے۔

ابتدائی انتشار کے نتائج

جماعت وغیرہ سے جب جراثیم سوزاک آلات بول میں سرایت کر کے مقام سرایت کے آس پاس کی ساختوں میں فوراً منتشر ہو جاتا ہے تو اس کے اس سرایت و انتشار سے مردوں میں ورم حوائج نازہ (پیری یورٹیٹرائٹس) دل (ایب سس) ورم نذہ مذی (پرائیٹائٹس)، ورم ضعیفہ تائپ، یا ورم اندہ بیوس (ایپی ڈیڈیٹ سائڈس)، ورم کیسہ مٹی (ویکی کولائٹس)، عورتوں میں ورم قاذف یعنی رحم اور حصیہ الرحم کی درمیانی نالی کا ورم (سلیٹن جائٹس) قاذف و حصیہ الرحم کا ورم (سٹیچواریٹائٹس) مردوں اور عورتوں دونوں میں ورم مثانہ (سس ٹائٹس) ہو جاتا ہے۔ نیز دونوں میں اور بالعموم عورتوں میں مقامی طود پر باریطون یعنی آنتوں وغیرہ کی غلٹی جملی یا پیری ٹونیم بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ یعنی اس میں جراثیم سرایت کر کے باعث ورم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر عورتوں میں بیڑو کی باریطون میں ورم (پیلوک پیری ٹونائٹس) ہو جاتا ہے اور ستروم جملی مختلف مقامات میں جڑ جاتی ہے۔ جس سے بیڑو کے اندرونی اعضا مثلاً رحم و حصیہ الرحم وغیرہ کے طبعی افعال ناقص و زائل ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ عورتوں میں بانجھ پن (سٹریٹنٹی) پیدا ہو جاتا ہے۔ مردوں میں جراثیم سوزاک کی سرایت اور مقام انتشار کے آخری نتائج یہ ہوتے ہیں کہ پیشاب کی نالی میں رکاوٹ

(یورینٹیل سٹرکچر) پیدا ہو جاتی ہے۔ غدہ مذی میں مزمن قسم کا ورم (کرائیک پرائے ٹائٹس) ہو جاتا ہے۔ اور اگر مٹانہ سے براہ حائین جراثیم گرووں میں سرایت کر جائیں تو ورم خوش گردہ (پائی ٹائٹس) ہو جاتا ہے اور بعد میں آلات بول میں پی کولائی قسم کے جراثیم سرایت کر کے مرض کی تکلیف میں شدید اضافہ کر دیتے ہیں۔

جراثیم سوزاک کے خون میں سرایت کرنے کے نتائج

جب سوزاک کے جراثیم خون میں سرایت کر جاتے ہیں تو لٹھن دم (سٹیسی سیسیا) تنقیح الدم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

الف۔ لٹھن خون (سٹیسی سیسیا)

جراثیم سوزاک کے خون میں سرایت کرنے سے خون میں لٹھن پیدا ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کے مریض بہت کم دیکھے جاتے ہیں مگر ایسے مریضوں میں دل کی اندرونی جھلی میں ورم ہو کر اس میں زخم پڑ جاتے ہیں اور یہ مرض بالعموم مہلک ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کے خون کا امتحان کرنے پر اس میں سوزاک کے جراثیم پائے جاتے ہیں، جس سے لٹھن خون سوزاک کی کامل تفتیش ہو جاتی ہے۔

ب۔ پیپ آ میز خون کی ظاہری علامات (پائی ایمیک فسی ٹیشورہ)

ان میں سے اہم ترین سوزاک لٹھنیا (گنوریل رومانزوم) ہے جس میں جوڑ متورم ہوتے ہیں اور ان کی اندرونی جھلیاں اور رباطات ماؤف ہو جاتے ہیں۔ شدید یا کم شدید قسم کے سوزاک لٹھنیا کو ایک قسم کا تنقیح الدم سوزاک کی (گنوریل پائی ایسیا) ہی سمجھنا چاہئے۔ سوزاک لٹھنیا کے اکثر مریضوں کے ماؤف جوڑوں میں سوزاک کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ریزہ میں ورم ہو کر اس میں کچی آ جاتی ہے، جسے سپنڈیلائٹس ڈیفارمنس کہتے ہیں۔ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر صورتوں میں یہ بھی مزمن سرایت سوزاک یعنی عرصہ سے جسم میں جراثیم سوزاک کے سرایت کر جانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

ورم غلاف دل (پیری کارڈائٹس) اور ورم غلاف الریہ یا ذات الجنب (پلوری) بھی جراثیم سوزاک کے سرایت کرنے کے نتائج مجیدہ بتائے جاتے ہیں۔ آنکھ کے پردہ عینیہ کا ورم (آئی رائٹس) جو کہ بار بار عود کرتا ہے اور جس کو اکثر آتھکی خیال کیا جاتا ہے۔ وہ زیادہ تر سوزاک ہی ہوتا ہے۔ یعنی جراثیم سوزاک کے آنکھ کے پردہ عینیہ میں سرایت کر جانے سے ہوا کرتا ہے۔

فرنگی طب اور سوزاک کی مادہ

فرنگی طب ظاہر میں سوزاک کی مادہ کی بجائے سوزاک جراثیم کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن سوزاک زہر سے بھی انکار نہیں کر سکی۔ بلکہ اس نے سوزاک زہر کی دو صورتیں تسلیم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لٹھن خون سوزاک کی (گنوریل سٹیسی سیسیا)

(۲) سوزاک پیپ (گنوریل پائی ایسیا)

لیکن اگر غور کیا جائے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف صورتیں مختلف ہیں۔ اس کی غلط فہمی ہے۔ جب سوزاک کا مادہ خون میں سرایت کر جاتا ہے تو وہ خون میں لٹھن پیدا کر دیتا ہے اور جہاں سوزاک زخم میں پیپ پیدا ہوتی ہے تو وہ سوزاک پیپ ہوتی ہے۔ پھر جہاں جہاں یہ سوزاک پیپ سرایت کر جاتی ہے وہاں پر سوزاک کی امراض و علامات پیدا کر دیتی ہے، جن میں سوزاک جراثیم کا پایا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں لٹھن ہوتا ہے۔ اور جراثیم لٹھن ہی کی پیداوار ہوتی ہے۔

جہاں تک ان امراض کا تعلق ہے جو سوزا کی جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں وہ وہی امراض ہیں جو سوزا کی زہر سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں مردوں میں خسیوں کا درم اور عورتوں میں خسیہ الرحم کا درم۔ آنکھ کے پردہ عنیبہ کا درم۔ ذات الجنب کا درم اور جوڑوں کے اور ام وغیرہ شامل ہیں۔ گویا جسم میں جہاں تک انچھند اور دشنامے مخاطی (اپنی تحلیل نشوز) کا تعلق ہے، ان میں سوزا کی زہر کے امراض و علامات نظر آتے ہیں جن میں جگر اور گردے لازمی طور پر شریک ہیں۔

فرنگی طب کی غلط فہمی

فرنگی طب کی تحقیقات میں سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ ان کا طریق تحقیقات کلی نہیں ہے بلکہ جزوی ہے اور وہ تجربہ و تحلیل کی طرف توجہ دیتی ہے۔ مگر کلی طور پر کسی عضو یا شے کا مطالعہ اور تحقیق کئے بغیر ان کا تجربہ اور تحلیل کر کے ان کے جزئیات پر تحقیق شروع کر دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک کل کو مختلف اجزاء میں تجربہ و مشاہدہ کر لیتی ہے۔ اور ان کے جدا جدا اثرات و افعال اور نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن ان کے باہمی تعلق سے بے خبر رہتی ہے۔

سوزا کی جراثیم ہوں یا سوزا کی مادہ، دونوں کے ایک ہی اثرات ہیں۔ البتہ سوزا کی مادہ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے وہ جراثیم میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوزا کی زہر سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ سوزا کی مادہ کے پیدا ہونے بغیر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے سوزا کی مادہ کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ گویا سوزا کی زہر کا درمیانی واسطہ ضروری امر ہے۔ اس لئے سوزا کی مادہ کا تجربہ و مشاہدہ لازمی امر ہے۔

سوزاک اور ہومیوپیتھی

علاج بالمثل (ہومیوپیتھی) میں امراض کا تصور نہیں ہے صرف علامات کو مد نظر رکھ کر علاج کیا جاتا ہے اور یہ علامات ان ادویات کی ہوتی ہیں جو تندرست انسان کو کھلا کر حاصل کی جاتی ہیں۔ لیکن انتہائی حیرت کا مقام ہے کہ جب علاج کے متعلق ہومیوپیتھک کتب کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو ان میں علاج کے سلسلہ میں جو عنوان دیئے گئے ہیں وہ انہی امراض کے نام ہیں جو دیگر طریق ہائے علاج کی کتب میں درج ہیں۔ ان میں سوزاک کا نام بھی درج ہے۔

ایک خالی الذہن محقق یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ ان عنوانات کو دیگر طریق ہائے علاج کی طرح امراض تصور کیا جائے یا علامات ہی سمجھ لیا جائے۔ تعجب اس امر پر ہے کہ ہومیوپیتھی کی جس قدر کتب علاج پر لکھی گئی ہیں ان کے نام علاج الامراض اور انہی کے تحت علامت بیان کر کے علاج کئے گئے ہیں۔ علم و فن میں یہ اختلاف حقیقت کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ بہر حال سوزاک کے عنوان کے تحت جو ادویہ اور ان کی علامات درج ہیں، ان کو بیان کیا جاتا ہے اور ان ادویہ کے باہمی تعلق کو ان کے اختتام پر بیان کیا جائے گا۔ تاکہ غور کے بعد نتائج نکالے جا سکیں۔

ایسکونائنٹ: ابتدائی اور سوزشی درج میں جلیسیم (کئے بس شیوا) پیشاب کرنے پر چند میں جلن اور میس، رات کے وقت درد انگیز ایسا دگی (کلیفٹرس اور کپسکیم) نوجوان اور پر خون افراد۔

انگہوا امریکانہ: انتہائی پر درد ایسا دگی، پیشاب کرتے وقت سخت تکلیف جس کے ہمراہ گرمی درد اور مشانہ کی گردن میں دباؤ خصوصیتیں میں کھپاؤ۔ جس کا اثر انوں تک جائے، درد اس قدر شدید ہو کہ مریض مر جانے کو ترجیح دے۔

✽ اگنس کاسٹنس: زرد رنگ کا کریم آلود اخراج۔ خصوصاً پرانے زنا کاروں میں مریض نامرد اور ساتھ ہی شہوانی جذبات مرتے جا ئیں گے اور ایسا دگی بھی غائب ہوتی جائے۔ ہار پار سوزاک کا حملہ ہو چکا ہو۔ خصیتیں سرد و متورم اور سخت ہوں۔

✽ آر جنیٹم نانٹریکم: پیشاب کرتے وقت بجزی البول میں جلن اور ایسا احساس کہ بجزی البول سو جا ہوا ہے اور اندر سے چھلا ہوا ہے۔ دپے ہوئے سوزاک کی وجہ سے خصیتیں سو جے ہوئے اور سخت ہوتے ہیں۔

✽ کٹے بس سٹیوا: سوزشی درد جس کے ہمراہ درد انگیز علامات (ایکونائٹ) خشک و غلاف بہت زیادہ سو جا ہوا اور آگے سے بہت تنگ ہو جانے کے قریب۔ ایسی حالت میں جب کہ غلاف آگے سے تنگ ہو جائے تو خشک واپس نہیں چڑھ سکتا (مرکیورس) خشک و غلاف خشک سیاہی مائل سرخ۔ عضو تامل پر سوزش جیسے کہ جل گیا ہو اور چلتے پھرتے وقت سخت درد، عمر البول، پیشاب قطرہ قطرہ تکلیف سے آئے (اگیو۔ کینٹھرس) پیشاب کرنے کے دوران میں اور بعد میں بجزی البول میں جلن پیشاب کی دھار دو شاخی (کٹھیرس)۔

✽ کینٹھرس: جب کہ سوزش مثانہ تک پھیل گئی ہو۔ پیشاب کرنے کی متواتر خواہش جس کے ساتھ بہت تھوڑا پیشاب خارج ہو (کیپ سیکم) رات کے وقت درد اور ایسا دگی۔ جس کے ساتھ بجزی البول میں کھچاؤ اور سوزش۔

✽ کیپ سیکم: بجزی البول میں کرم کی مانند یا ریم آلود زرد اخراج ہو (اگنس کاسٹنس) پیشاب کرتے وقت بجزی البول میں جلن کاٹ یا نیشن زنی بجزی البول چھونے سے درد کرے۔ رات کے وقت تکلیف وہ ایسا دگی (ایکونائٹ)۔

✽ ہائی ڈراسٹنس: حاد یا مزمن قسم کا سوزاک۔ دوسرے درد میں۔ اخراج گاڑھا اور زرد (سینی شیو) پتلا مواد جو کہ پرانے سوزاک میں لگتا رہتا ہے۔ بکثرت اور بلا درد خارج ہو اور اس کے ہمراہ نقاہت ہو۔ دائیں جگہ سائیں خصیتیں تک کھچاؤ (مرکیورس) ہر مرتبہ احتضایوں میں پانخانہ خارج ہونے پر نقاہت اور بے ہوشی کا احساس (وراٹوم)۔

✽ آئیوڈائیڈ آف سلفر: نالی کا سکلراؤ، جس کے ہمراہ غدہ مثانہ بہت بڑھا ہوا ہو۔

✽ مرکیورس: آتھک کے گھاؤ کے ساتھ پیچھے سوزاک (نائٹرک ایسڈ) اخراج زردی مائل بیزریم آلود۔ رات کو بکثرت۔ خشک کا گھونگھٹ سو جا ہوا اور اس کی اندرونی سطح پر سوزش و سرفی۔ پیشاب پاریک دھار کی صورت میں یا قطرہ قطرہ آئے۔ بعض اوقات خون آمیز ہو۔ رات کے وقت اور نمدار بارشی موسم میں حالت زیادہ خراب ہوتی ہے۔

✽ نائٹرک ایسڈ: سوزاک جس کے ہمراہ آتھک اور سے ہوں۔ بجزی البول کے سوراخ پر اور چاب خشکی اندرونی سطح پر چھوٹے چھوٹے چھالے۔ اخراج خون لائیم کا ساریم، آلود (مرکیورس) پرانا سوزاک (اگنس کاسٹنس) مرکیورس۔ تھوچا، پیشاب نہایت بدبودار اور خارج ہونے پر درد۔ پارہ کے غلط اور بے جا استعمال کے بعد۔

✽ نکس و امیکا: کباب چینی اور دیگر عطائی ادویات کے استعمال کے بعد اخراج پتلا، پیشاب کرنے پر جلن اور حرارت، اخراج دبا ہوا، جس کی وجہ سے خصیتیں متورم۔ ندی مثانہ سو جا ہوا (پستلا) سر کے پچھلے حصہ میں دھیمادھیمادرد اور دائمی قبض ہو۔

✽ پلسٹا: اخراج گاڑھا۔ زرد یا زردی مائل بیز (لیٹھیم کاربالیم) غلاف خشک کے اندرونی اور اوپر کی سطح پر خارش اور جلن۔ دبا ہوا سوزاک جس کے ہمراہ جوڑوں کا گٹھیا (تھوچا) غلاف خشک پر چھالے، مثانہ کی شدید حرارت، اور پیشاب کر چکنے کے بعد سخت درد ہو۔

سنی شبو: ترقی یافتہ درجہ۔ غدہ مثانہ بڑھا ہوا اور سخت۔ بائیں جانب بیٹھا ٹھنڈا اور جوصل درد جو نیچے خصیتیں تک مار کرے۔ رات کے وقت شہوانی خواب آئیں جن کے ساتھ جسم ٹپاک ہو جائے۔

سلفو: پرانا سوزاک۔ بلا درد یا صرف بھری البول میں ہلکی ہلکی سی جلن۔ مختلف اعضاء میں گھٹیا کے درد، آنکھوں کی کہنہ سوزش۔ غدہ مثانہ کے مزمن عوارضات بوا سیر بادی یا خونی (نکس) جلد خشک، ناصاف اور بھوی دار۔

نھوجا: اخراج پتلا اور سبز، پید شاپ کے وقت چھین کا درد، بھری البول سوجا ہوا پید شاپ دودھارا (کنے بس سٹیوا) رکا ہوا سوزاک جس کے باعث مناسلی گھٹیا، غدہ مثانہ کا درم، جرب اخلق (ایک طرح کی خارش جو سیریا پیرے کے اس حصہ میں، جہاں دائری ہوتی ہے پیدا ہو جاتی ہے) اور نامردی، رات کو پردر دائی تادگی جس کی وجہ سے بے خوابی ہو جائے (ایکونائٹ)۔

لنسی لاگو: حاد درجہ جس میں بھری البول کے شدت والے حصہ میں ایک مقررہ جگہ پر پیش زن درد ہوتا ہے۔ اس دوران میں مزمن درجہ بھی پیدا ہو جاتا ہے جس میں آنکھوں پر آشوب اور خصیتیں متورم ہوں۔ یہ کیفیت اخراج کے دب جانے پر پیدا ہوتی ہے۔ غیر معتدل عادات والے اشخاص جو مرغن غذا میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

امدادی تدابیر

ہومیو پیتھک ڈاکٹر سوزاک کا علاج سوزش پیدا کرنے والے انجکشنوں سے کرتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے ڈاکٹر اس کو مفید تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

ہم نے ہومیو پیتھک علامات کے تحت سترہ عدد ادویات درج کر دی ہیں۔ ان ادویات کے علاوہ بعض کتب میں دیگر ادویات بھی درج ہیں مگر ہم نے طوالت کے پیش نظر ان کو نظر انداز کر دیا ہے۔ البتہ ان چند ادویات سے معالج کے ذہن میں ادویات اور علامات کا ایک مناسب نقشہ پیدا ہو سکتا ہے۔

ہومیو پیتھی ادویات میں اختلاف

حیرت سے کہنا پڑتا ہے کہ ہومیو پیتھی میں علاج کے وقت صرف علامات کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور مرض کے ساتھ ادویات کی حقیقت پر بالکل توجہ نہیں دی جاتی۔ جہاں تک علامات کا تعلق ہے، ان کی ترتیب کو سمجھنے کے لئے بھی بے شمار غلطیاں کی جاتی ہیں۔ ان پر ہم بحث نہیں کرنا چاہتے۔ یہاں پر کچھ ادویات کے انتخاب اور اختلاف کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

جس قدر ادویات سوزاک اور اس کی علامات کے متعلق درج ہیں، ان میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اول اگر مزاج کے اعتبار سے غور کیا جائے تو ہومیو پیتھی گرمی سردی اور تری و خشکی کے بے حد قائل ہے۔ اگرچہ چار اخلاط کو تسلیم نہیں کرتی مندرجہ بالا ادویہ پر نظر کی جائے تو ان میں ہر مزاج کی ادویات شامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ سوزاک اور اس کی علامات ہر مزاج کے انسان کو نہیں ہو سکتیں۔ ان کے لئے گرم خشک مزاج یا زیادہ سے زیادہ انتہائی سرد مزاج ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی مزاج نہیں ہو سکتا۔ ایسا خیال کرنا بھی نفع علاج سے بے علمی ہے۔

اگر ہم مزاج کو چھوڑ دیں اور صرف ان کے کیسیائی عناصر کو دیکھیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض فریم اور کینیشیم کے اجزاء رکھتی ہیں اور بعض سلفو و فاسفیٹ اور پوٹاشیم کے اثرات خون میں پیدا کرتی ہیں اور ان کے باہمی اختلافات بالکل نمایاں ہیں۔ کوئی ہومیو پیتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کون سی ادویات مفید ہیں اور کون سی مضر ہیں۔

اسی طرح ان کے یہ یائے اجزاء کا تجزیہ کریں تو ان میں کھاری ادویہ کے ساتھ تیزابی ادویات بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سالت بھی ہیں جو کھار اور تیزاب کے مرکب سے تیار ہوتے ہیں۔ ہومیو پتھی یعنی طور پر یہ نہیں بتا سکتی کہ سوزاک کے لئے کھاری ادویہ یا زیادہ مفید ہیں یا تیزابی اور لیکن ادویات ان کے لئے یعنی علاج ہیں۔

اس کے علاوہ اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہ کریں کہ سوزاک اور اس کی علامات کے لئے جسم میں ایک خاص قسم کا زہر پیدا ہو جاتا ہے جس سے سوزاک اور اس کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہر قسم کے زہر سے سوزاک پیدا ہو جائے۔

ڈاکٹر پائمن نے تین قسم کے زہروں کا ذکر کیا ہے جو یہ ہیں: (۱) سورا (۲) سلس اور (۳) سائیکس۔ ان کے علاوہ جسم میں اور کوئی زہر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اب ذرا غور کریں کہ سوزاک اور اس کی علامات ان تینوں زہروں میں سے کس کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ یقیناً کسی ایک زہر سے ان کا تعلق ہے۔ پھر لازمی ہو جاتا ہے کہ ادویات بھی وہی ہونی چاہئیں جو جسم میں اس زہر کے اثرات پیدا کر سکیں اور وہی ان کے لئے باعث شفا ہوں گی۔ لیکن مندرجہ بالا ادویہ میں ہر قسم کے زہر کو پیدا کرنے والی اشیاء شامل ہیں۔

ان حقائق اور دلائل میں ہومیو پتھی حضرات کو غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے، پاک و ہند کے ہومیو پتھی حضرات کو یورپ اور امریکہ کی طرف نظر میں جمانا نہیں چاہئیں۔ بلکہ خود بھی تحقیق و تدقیق کرنی چاہئے۔

سورا اور ڈاکٹر پائمن کی غلط فہمی

ڈاکٹر پائمن موجودہ ہومیو پتھی پہلے متعلق ہیں جنہوں نے تین انسانی زہروں سے طبی دنیا کو روشناس کرایا ہے اور تا کید کی ہے کہ علاج الامراض خصوصاً مزمن امراض میں ان تینوں زہروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ان زہروں کے نام یہ ہیں: (۱) سورا (۲) سلس اور (۳) سائیکس۔ امراض کے علاج میں پہلے اس امر کا تعین کر لینا ضروری ہے کہ اس کا تعلق کس زہر سے ہے۔ پھر ایسی ادویات کا انتخاب کرنا چاہئے جن کا تعلق کسی خاص زہر کے ساتھ ہو ورنہ علاج میں کامیابی نہیں ہوگی۔

جہاں تک ان زہروں کا تعلق ہے یہ ایک مفید تحقیق ہے اور علاج الامراض میں یہ ایک کامیاب اصول ہے۔ لیکن جہاں تک ان زہروں کی تشریح کا تعلق ہے، اس کو تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا۔ ایک زہر کو دوسرے زہر سے الگ کر کے بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک کو دوسرے کے ساتھ مخلوط کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ان کے افعال و اثرات اور خواص کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ گویا ڈاکٹر پائمن کو ان کے متعلق بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کے ثبوت میں ہم آرگینن سے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

صفحہ ۲۰۶: کسی مزمن مرض کا علاج شروع کرنے سے پیشتر یہ دریافت کر لینا نہایت ضروری ہے کہ مریض کے اندر امراض زہری میں سے کسی زہری سرایت تو نہیں ہوئی۔ اگر ہوئی ہو تو علاج صرف اسی کی طرف مبذول کیا جائے۔ بشرطیکہ صرف آنفک کی علامات موجود ہوں یا اس سے کم ہونے والی مرض کی جس میں گوبھی کی عقل کے اُبھار ہوں۔ لیکن یہ بیماری آنفک آج کل شاذ و نادر ہی اکیلی دیکھنے میں اور آتی ہے۔ اگر اس قسم کی سرایت پہلے کبھی واقع ہو چکی ہو تو معالج اس کا بھی خیال کرے اور جب صرف آنفک کی علامات کے علاوہ اور کئی علامات بھی موجود ہوں تو وہ عموماً سورا (کھلی کا مادہ) کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں سورا اور سلس کے مادے باہم مل کر مرض کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ جس وقت معالج کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے سامنے مزمن امراض زہری میں سے کوئی بیماری ہے تو دراصل اس کو کسی آنفکی مرض کا جس کے ہمراہ سورا بھی ہوتا ہے، علاج کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ مزمن امراض کے بنیادی اسباب میں اندرونی کھلی کا بگاڑ سب سے بڑا

سبب ہے۔ سورا یا تو آتشک کے مادے کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور یا سائیکوس کے ساتھ۔ اور وہ بھی اس وقت جب کہ آتشک یا سوزاک کے امراض واقعی جسم میں سرایت کر چکے ہوں۔

صفحہ ۲۰۴: اگر ہم ان تمام مزمن امراض اور بگاڑوں کو نظر انداز کر دیں جو کہ طرز معاش کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، نیز ان بے شمار دو والے امراض کو بھی نظر انداز کر دیں جو کہ پرانے طرز کے معالجہ کے ماہرین کی فضول، خطرناک اور نامعقول تدبیروں سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ حالانکہ معالجہ کے وقت اصلی مرض بالکل خفیف سا ہوتا ہے، تو باقی سب کی سب بیماریاں ان تین مزمن زہریلے مادوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اندرونی سلس، اندرونی سائیکوس، لیکن عموماً اور تعداد میں اندرونی سورا۔ ان تینوں میں سے ہر ایک (جب کبھی جسم میں سرایت کر جائے) جسم کے اوپر اپنا غلبہ رکھتا ہے اور تمام حصوں میں پھیل جاتا ہے۔ اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کی خاص خاص ابتدائی اور قائم مقامی علامات نمودار ہوتی ہیں۔ (کھجلی کے مادے کی صورت میں جلد کی کھجلی) آتشک کی صورت میں باؤ فرنگ یعنی ہینگر اور سائیکوس کی صورت میں کوبھی کی شکل والے آبھار۔

اگر ہم مزمن زہریلے مادوں والی بیماریوں کو ان کی مقامی علامت سے محروم کر دیں تو زبردست قدرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ زہریلے مادے جسم کے اندر ہی اندر ترستی کر کے جلد یا دیگر نہایت خطرناک صورت میں ظاہر ہوں اور ان بے شمار تکلیف دہ امراض کا باعث بنیں جن کے ہاتھوں انسان کی نسل صد ہا سال سے نالاں ہے۔ کاش معالج ان تین زہریلے امراض کا مناسب اندرونی ہو یہو پتھک ادویہ کے ذریعے علاج کرتے اور ان کی مقامی علامات کے لئے کوئی خارجی ادویہ استعمال نہ کرتے جب ممکن تھا کہ وہ ہونا کہ امراض اس قدر کثیر تعداد میں ظاہر نہ ہوتے۔

ان کے علاوہ کچھ اقتباسات ہم سلس اور سائیکوس کے بیان میں پیش کر چکے ہیں۔ ان سب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ہائمن ان کی الگ الگ تشریح و تفصیل اور افعال و اثرات سے واقف نہ تھے۔ انہوں نے تینوں کے خواص اور فوائد کو ایک دوسرے میں غلط ملط کر دیا ہے۔ اس لئے کوئی ہو یہو پتھ ان کی صحیح حقیقت سے واقف نہیں ہے۔

ڈاکٹر کینٹ کی سورا کے متعلق غلط فہمی

ہم یہ تحریر کر چکے ہیں کہ ڈاکٹر ہائمن موجود ہو یہو پتھ کی پہلے محقق ہیں جنہوں نے سورا، سلس اور سائیکوس تین قسم کے انسانی زہروں سے طبی دنیا کو روشناس کرایا ہے۔ انہوں نے تاکید کی ہے کہ جب تک ان کو مد نظر نہ رکھا جائے، ہو یہو پتھک علاج کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مگر جہاں تک ان زہروں کی تعریف اور تشریح کا تعلق ہے ہم نے ان کی کلیات (آرگنٹن) سے ثابت کیا ہے کہ وہ نمایاں طور پر ان کی تعریف و تعین نہیں کر سکے اور نہ ہی ان کی تشریح و تفصیل بیان کر سکے ہیں۔ یعنی ایک زہر کو دوسرے زہر سے الگ کر کے بیان نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ ایک کو دوسرے کے ساتھ مخلوط کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ان کے افعال و اثرات اور خواص کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ گویا ڈاکٹر ہائمن کو ان کے متعلق بہت بڑی غلط فہمی تھی۔ اس خیال سے کہ شاید ہم ڈاکٹر ہائمن کے بیان کو پورے طور پر نہ سمجھ سکے ہوں۔ ہم ان کے ایک قابل ترین شاگرد ڈاکٹر جیمز ٹاکر کینٹ کی معلومات پیش کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ شاگرد نہ ہی استاد کے علم کو بیان کر سکا ہے اور نہ ہی اس کا تعین اور تشریح کر سکا ہے۔ ذیل میں ان کی کتاب ”پیکرز آن ہو یہو پتھک فلاسفی“ (ہو یہو پتھک فلسفہ) ترجمہ از جناب سید عنایت حسین صاحب بخاری ایم اے ہو یہو پتھکی سے چند اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔

صفحہ ۲۱۸۔ مزمن امراض سورا کے تحت لکھتے ہیں: ”سورای تمام امراض جسمانی کا مبداء اور مصدر ہے۔ اگر سورا مضمون کی حیثیت میں بنی نوع انسان پر مسلط نہ ہو جاتا تو دوسرے مزمن مرضوں کا وجود غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی انسان میں شدید امراض کے لئے استعداد قبول مرض بھی ممکن نہ رہتی۔ گویا جملہ امراض انسانی کی بنیاد ہی سورا ہے، کیونکہ اسی مرض کی بھیا تک عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ یہی پہلا مرض ہے اور باقی کے تمام امراض اس کے بعد وجود پذیر ہوئے۔“

صفحہ ۲۰۰: ”سورا کی سادہ اشکال جب دانے یا آبلے یا خارش (ہیں) غائب ہو جائیں۔ یہ ہیں کہ نزلہ و زکام کی مختلف شکایات پیدا ہو جاتی ہیں اور جب آپ ان عوارض یا علامات کے لئے دوا دیتے ہیں تو بچپن کے دے ہوئے جلدی دانے اور آبلے پھر سے نمودار ہو جاتے ہیں۔“

صفحہ ۲۲۸: ”سورا سادہ اور منفرد آبلہ دار خارش کی صورت میں ابتدائی طور پر ظاہر ہوتا ہے۔“

صفحہ ۲۲۹: ”سورا ان امراض کے مزمن اظہار کا ذمہ دار ہے جو طبیعت میں آنکلی اور سوزا کی نہیں، سورا کی سرگرمی عمل کا نتیجہ ہے جو جسم میں گردوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اسی طرح جگر کی عام بیماریاں امراض نہیں ہیں بلکہ سورا جگر کے مقام پر مرکوز ہوتا ہے۔ اسی طرح پیچہ پودوں کی بیماریاں قلب کی بیماریاں اور ماخ کی بیماریاں امراض نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا سرچشمہ ایک ہے اور اسی سرچشمہ سے ہم ان کے ارتقاہ کی حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔“

صفحہ ۲۳۱، عنوان مزمن امراض (سورا مسلط) کے تحت لکھتے ہیں: ”تینوں مزمن غٹھنیں سورا، سٹلس اور سائیکوس متعدی اور وبائی ہیں۔“

صفحہ ۲۳۲: ”سورا مقدم اور باقی دو غٹھنیں مؤخر ہیں۔“

صفحہ ۲۳۹: ”یہ حالت متواتر ترقی کرتے کرتے اب جمع اور مرکوز ہو کر پیچیدہ تر ہو گئی ہے۔ قدیم ابتدائی سورانے اپنے ساتھ سٹلس اور سائیکوس کو بھی جمع کر لیا ہے۔ پھر انہوں نے اجتماعی حیثیت سے ترقی کرتے ہوئے ایک حالت اور حیثیت حاصل کرنی ہے۔“

صفحہ ۲۴۰: ”یہی کیفیت سورا کی خارجی اشکال کی ہے۔ یعنی آبلہ دار یا چھلک والی خارش۔ پھنسیوں اور دوسری تمام جلدی بیماریوں وغیرہ کی یہی صورت ہوتی ہے۔“

صفحہ ۲۴۱: ”سورا کو جسم کے اندر پادینے کے نتیجہ میں سرطان یا ناسور کی شکل میں مختلف قسم کی شکایات اور عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔“

پاچھ پودوں اور قلب کے خلیاتی تغیرات سل ووق اور دوسری خلیاتی اور عضوی تباہیاں ہوتی ہیں۔“

صفحہ ۲۴۲: ”ان علامات میں جو سورا کی مظہر تھیں اور ان علامات میں جو گندھک کی تصویر پیش کرتی ہیں، ایک عجیب و غریب مشابہت پائی گئی تھی جس کی بنا پر ہائمن نے گندھک کا استعمال سورائی مریضوں میں کیا۔ سورائی علامات اکثر دواؤں میں پائی جاتی ہیں۔ جتنی بھی مزمن دوائیں یعنی گہرا اور پائیدار اثر کرنے والی دوائیں ہیں، وہ سب کی سب و پیش سورائی مزاج و طبیعت کی حامل ہیں۔“

صفحہ ۲۴۹: ”آتشک پہلے پہل انسان کے اندرونی خلیات، غلاف، استخوانی ہڈیوں اور دماغ وغیرہ پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اگر اس کا تقاضا سورا سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مؤخر الذکر عموماً شراخین اور جگر وغیرہ پر اثر انداز ہوتا ہے اور جلد کے نیچے انجماد پیدا کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہل، پھوڑا، پیپ وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکلی پھوڑا صحیح معنوں میں پھوڑا نہیں ہوتا۔ یہ تو ایک دتی مادہ سا مجمع ہو کر مایت میں انتہائی زہریلا اور تباہ کن ہوتا ہے۔“

صفحہ ۲۵۳: ”حقیقی سائیکوس کے مریض جو معالج کے پاس آتے ہیں باہموم وی ہوتے ہیں جن کی حالت میں مرض کو دبا دیا جاتا ہے

اور اب وہ ابتدائی حالت مرض کی نسبت زیادہ خطرناک اور بدتر حالت میں ہوتے ہیں۔“

صفحہ ۲۵: ”ایک ایسے مریض کو لیجئے جو دس پندرہ سال تک سائیکوس کے عارضے میں مبتلا رہا ہو۔ اس کا چہرہ چمپلا اور پھیکا ہوتا ہے، جسم پر سے اور گومڑیاں نکل آتی ہیں، ہونٹ زرد پڑ جاتے ہیں، کان شفاف دکھائی دینے لگتے ہیں اور وہ انحطاط و انحصال کی طرف جارہا ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کئی ایک عوارض میں مبتلا ہوتا ہے جو ایک قسم کی مخصوص علامات ہوتی ہیں۔“

صفحہ ۲۵۸: ”یاد رہے کہ ناک کا نزلہ بھی اکثر حالتوں میں سائیکوس ہو سکتا ہے، ایسا نزلہ عموماً سوزا کی مواد کے دب جانے سے ہوتا ہے۔“
صفحہ ۲۶۰: ”یہ ایک عجیب بات ہے کہ سائیکوس صرف نرم خلیات ہی پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہڈیوں پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ لیکن آٹھک نرم خلیات کے علاوہ ہڈیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ البتہ سورا پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کوئی حصہ یا عضو اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہتا۔ وہ پورے جسم میں انحطاط کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔“

نتیجہ

ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ سورا و سلس اور سائیکوس کو ڈاکٹر کینٹ کی وساطت سے ذہن نشین کرادیں۔ لیکن قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ وہ ان کا کس حد تک تعین کر سکتے ہیں۔

سوزا کی مادہ کی حقیقت

سوزا کی مادہ ایک ایسا زہر ہے جو غدی مادہ، صفرا (بالکل) میں خمیر در خمیر سے پیدا ہوتا ہے۔ جیسے تازہ دہنی بذات خود ایک خمیر ہے۔ دوسرے تیسرے روز اس کے خمیر میں اور زیادہ تیزی پیدا ہو جائے گی۔ اس کی ترشی بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اگر یہی وہی دس پندرہ روز یا تیس تیس روز پڑی رہے تو اس میں انتہائی ترشی کے ساتھ کیزے بھی پڑ جائیں گے۔ بالکل یہی صورت غدی مادہ (صفراء) میں مسلسل خمیر کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی صفراء جس کو طب میں کرائی صفراء اور زنجاری صفراء کہا گیا ہے اور ان کو زہر تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ زہر غدی انجم (اپنی قتل ٹشوز) کی پیداوار ہے جس کا مرکز جگر ہے۔ رفتہ رفتہ یہ جسم کے ہر غدہ میں سر سے پیر تک پھیل جاتا ہے اور یہی مائی طور پر خون میں شریک ہو جاتا ہے اور ان سب میں تکثیر پیدا ہو جاتا ہے۔

سوزا کی علامات

جسم میں جلن، خارش، سوزشی دانے، خون میں جوش، جسم و چہرہ اور پیشاب میں زردی کے ساتھ جلن، خون میں رقت۔ چونکہ اس زہر کا اخراج پیشاب کی طرف ہوتا ہے، اس لئے پیشاب کی نالی میں زخم ہو جاتے ہیں اور خون کے ساتھ پیشاب میں پیپ بھی آنے لگے جاتی ہے۔ پیشاب کی ایسی حالت کو سوزاک کہتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہی مادہ آنکھوں میں سوزش پیدا کر کے وہاں سرخی اور زہر پیدا کر دیتا ہے۔ اس کو سوزا کی آنکھ دکھنا کہتے ہیں۔ جس مرد یا عورت میں یہ مادہ شدت اختیار کر گیا ہو، ان کے نوزائیدہ بچے پر بھی اس کا اثر ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوزش ناک ہوں گی یا ضائع ہو چکی ہوں گی اور بچہ اندھا ہوگا اور اس کے جسم پر بھی سوزش کے اثرات ہوں گے۔

جن مردوں کو یہ مرض ہوا ان کو اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہئے جب تک ان کا قارورہ اس امر کی تصدیق نہ کر دے کہ اس میں سوزا کی مادہ نہیں پایا جاتا۔ ورنہ معصوم و بیگونی بھائی اور پاک دامن و نیک بیبیوں کی زندگی میں نہ صرف عذاب آ جاتا ہے، بلکہ اولاد کے لئے بھی

مصیبت آ جاتی ہے۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ ایسے مرد اپنی چھوٹی چھوٹی بیٹیوں کو اٹھائے پھرتے ہیں اور ویڈیوں، اظہار اور ڈاکٹروں کو علاج کے لئے دکھاتے پھرتے ہیں۔ جن لوگوں میں سوزاک کی شدت ہو، اکثر ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو مر جاتی ہے۔ اگر نہ مرے تو زندگی بھر بیمار رہتی ہے اور گھر بھر کے لئے مصیبت بنی رہتی ہے اور دوسروں میں اس مرض اور زہر کے پھیلائے کا سبب بنتی ہے۔

چونکہ سوزاک ندری مرض ہے اور اس کا پہلا اثر پیشاب کی نالی پر ہوتا ہے اور غشائے مخاطی میں ہوتا ہے۔ وہاں پر شدید سوزش اور زخم کے بعد ورم ہو جاتا ہے۔ پھر خستہ سوچ جاتا ہے۔ اس کا دوسرا حملہ ودی اور ندری کے ندر اور خصیوں پر ہوتا ہے جس سے وہ درد ناک ہو جاتے ہیں۔ انتشار کی شدت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے پیشاب کے زخم اور ورم میں انتہائی درد ہوتا ہے اور مریض جینٹین مارتا ہے۔ وہ اس عذاب سے جان دے دینا کھل سمجھتا ہے۔ ایک مریض کو دیکھا کہ اس نے اپنے عضو مخصوص کو جراحی کے ذریعے کنوایا۔ مگر یہ اس کا علاج نہیں ہے۔ کیونکہ اپریشن سے جسم میں اس مرض کا زہر ختم نہیں ہو سکتا۔ باقاعدہ علاج سے یہ مرض بہت جلد رفع ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر اپنی غلط فہمی کی وجہ سے اپریشن کر دیتے ہیں۔

اسی طرح جب عورت میں اس زہر کی شدت ہوتی ہے تو یہ مریض پیشاب کی نالی کے زخم کے بعد اندر کے اعضائے مخصوصہ میں بھی کھیل جاتا ہے۔ اندام نہانی میں آگ لگا دیتا ہے۔ پیشاب کے جل کر آنے کے ساتھ اندام نہانی میں تیز مادے بھر جاتے ہیں اور بدبودار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ ساتھ ہی پیشاب کی نالی سے چھپا اخراج پاتی رہتی ہے۔ کمر اور جسم میں سخت درد اور دکن ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں جتا عورتیں اکثر بانجھ ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی مرد ایسی عورت سے مواصلت کرتا ہے، تو یقیناً اس زہر سے متاثر ہوتا ہے اور بہت جلد سوزاک کا مریض بن جاتا ہے۔

تمام بازاری عورتیں اس مرض میں جتا ہوتی ہیں۔ ان کے قریب جانا سانپ کے منہ میں جانے کے مترادف ہے۔ اگر کسی عورت میں زہر ہو تو اس کی شادی اس وقت تک نہیں کرنی چاہئے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ اس مرض کے زہر سے بالکل پاک اور تندرست ہو گئی ہے۔ ورنہ وہ اس زہر کو دنیا میں مزید پھیلائے کا باعث بن جائے گی۔

علامات شفا

جب اس مرض سے شفا ہوتی ہے تو اس کے زہر کا اثر جسم سے ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی مندرجہ ذیل علامات ہیں:

- ① پیشاب میں جلن نہیں ہوتی۔
- ② پیشاب میں خون اور چھپ کا نشان تک نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے سوراخ میں چپک تک ختم ہو جاتی ہے۔
- ③ گرم اور جگر میں سوزش پیدا کرنے والی اشیاء کے استعمال سے اس کی علامات کا اظہار نہیں ہوتا۔ خاص طور پر انڈے، بھنا ہوا گوشت، لہسن، پیاز، سرخ مرچ اور گرم مصالحات وغیرہ۔
- ④ نگوں میں درد اور بوجھ وغیرہ کے محسوس نہ ہونے کے بعد اس مرض سے کلی طور پر شفا سمجھ لینا چاہئے۔

نوٹ

اس زہر سے جسم میں اور بھی بعض قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں، جیسے جوڑوں کا درد، ناک میں جلن اور گردوں میں سوزش وغیرہ۔ ان تمام صورتوں میں ندری و غشائی امراض کو ہی مد نظر رکھنا چاہئے۔

فطرنہی

اس زہر سے جب جوڑوں میں درد ہوتا ہے تو اس کو وجع المفاصل سوزا کی کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی فطرنہی ہے۔ یہ وجع المفاصل (رہوما ٹرم) نہیں بلکہ نفرس (گاؤٹ) ہوتا ہے۔ اس طرح ناک کی سوزش میں جب رطوبت آتی ہے، وہ زکام نہیں ہوتا بلکہ نزلہ عار ہوتا ہے۔

سوزاک

پیشاب کی نالی میں شدید سوزش سے زخم ہو جاتا ہے۔ جس سے پہلے جلن کے ساتھ پیشاب، پھر شدید درد کے ساتھ خون اور پھر پیپ آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کے ساتھ ہی عضو مخصوص متورم ہو جاتا ہے۔ اگر پیشاب میں جلن ہو، مگر خون اور پیپ نہ آئے تو اس کو سوزاک نہیں کہا جائے گا بلکہ اس حالت کو حرقت بول کہتے ہیں۔ اگر سوزاک پرانا ہو جائے تو اسے قرح کہتے ہیں۔ سوزاک کو انگریزی میں گنور یا کہتے ہیں۔

ماہیت سوزاک

پیشاب کی نالی (نازہ) میں اندر کی طرف ایک جھلی ہوتی ہے جو قشری (غدی) مادہ کی بنی ہوتی ہے۔ وہ ضرورت کے وقت رطوبت سے تر رہتی ہے اور یہ ضرورت پیشاب اور مٹی کے اخراج میں پیدا ہوتی ہے۔ جب اس رطوبت کا اخراج کسی سبب سے رک جاتا ہے تو نالی میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی جلن حرقت بول یا سوزاک کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور جب یہ شدت اختیار کر لے تو سوزاک کی مادہ (سورا) پیدا ہو جاتا ہے۔

اسباب

سوزاک کے جس قدر بھی اسباب ہو سکتے ہیں ان میں یہ بات ضروری ہے کہ پیشاب کی نالی میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً کثرت مباشرت، حیض کا اثر، گرم تیز ایشیا، سوزا کی مادہ کا اثر، حاملہ کی رطوبت، بعض امراض کا اثر، انعام بازی، جلق کا کثرت سے استعمال وغیرہ جن کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کثرت مباشرت خصوصاً زنا کاری اس مرض کا خاص سبب ہوتا ہے۔ جس کے باعث ہمیشہ رگڑ اور کثرت انزال سے ایک طرف عضو سوزشک ہو جاتا ہے اور دوسری طرف رطوبات کا اخراج ختم ہو جاتا ہے۔ بلکہ مٹی کی پیدا کش بھی ختم ہو جاتی ہے۔ خشک رگڑ سے اکثر خون آ جاتا اور عضو متورم ہو جاتا ہے۔

حیض کے خون میں جو تیزی ہوتی ہے اس کے اثرات سے انکار ممکن نہیں، اس کے علاوہ خون بذات خود قاطع رطوبات ہے۔ حیض کے علاوہ رحم کی متعفن رطوبات، حمل کے ایام کی رطوبات، سیلان الرحم کی رطوبات وغیرہ کے اثرات بھی یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح عورت و مرد کے اندر سوزا کی مادہ کا اثر بھی یہ مرض پیدا کر دیتا ہے۔ گرم اور تیز ایشیا میں مرجع و مصالحات، جمل وترشی، چٹنی و اچار، کثرت شراب و مینا ہوا گوشت رطوبات کے اخراج کو روک کر نالی میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی پیشاب میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض امراض میں غدود اور غشائے مخاطی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ پتھری و ریگ، نفرس کثرت احتلام وغیرہ۔ ان کے علاوہ انعام بازی اور جلق میں کثرت رگڑ و گندگی اور مٹی و رطوبات کا زیادہ اخراج اکثر سوزاک پیدا کر دیتے ہیں۔ سوزا کی مرد اور سوزا کی عورت سے بھی ایک دوسرے کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات

سوزا کی مادہ (سورا) اور دیگر اثرات کے چند دنوں بعد اکثر تین یوم سے سات یوم کے اندر اندر پیشاب کی نالی میں سوزش و خارش اور جلن اور کمی بول شروع ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ درد و خون اور پیپ کا آنا شروع ہو جاتا ہے۔ درد بڑھتا جاتا ہے، پیشاب رگ جاتا ہے، عضو مخصوص متورم ہو جاتا ہے۔ پیشاب کرنے وقت نہیں پڑتی ہیں۔ تکلیف یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ کپڑا بھی چھو جائے تو درد ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ علاج سے کچھ تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر علاج صحیح ہوا تو سوزاک بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ نہیں تو قرحہ بن جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کا سوزا کی مادہ سارے جسم میں اثر کر کے خوفناک صورتیں پیدا کر دیتا ہے۔

خوفناک صورتیں

سوزاک کا جب آرام نہیں آتا تو قرحہ بن جاتا ہے۔ اس سے پیشاب کی نالی خشک اور تنگ ہو جاتی ہے۔ جس سے پیشاب کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات تو پیشاب کی نالی میں تیز سلائی سے پھر زخم کیا جاتا ہے اور نالی کا راستہ کھولا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات پیشاب کے اخراج کے لئے نالی میں ایک اور راستہ بنا دیا جاتا ہے۔ سوزا کی مادہ میں شدت کے بعد یہ شان کی طرف بڑھتا ہے۔ تو نغدہ مذی و دودی اور ضعیفہ فوقانی تک چلا جاتا ہے۔ جب اس زہر کا اثر خون میں سرایت کر جاتا ہے تو اس کو بھی متعفن اور زہر لایا کر دیتا ہے۔ جس سے جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ اس سے دل اور باقی اعضاء کی نغدی جھلی (غشائی غاملی) میں بھی شدید سوزش ہو جاتی ہے۔ جس میں پیشاب کا بند ہو جانا، پیشاب میں خون کا آنا، خون کا متعفن ہو جانا، جوڑوں کا درد (نقرس)، ورم شانہ اور سوزا کی آنکھ کا آنا شامل ہے۔ عورتوں میں یہ مرض جب رحم تک پہنچ جاتا ہے تو رحم اور ضعیفہ الرحم میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں پیشاب کے امراض کے علاوہ رحم کے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اکثر پانچہ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

سوزاک کوئی معمولی مرض نہیں ہے، اس سے بھی بہت خوفناک قسم کا زہر پیدا ہوتا ہے۔ جس کو سوزا کی زہر (سورا) کہنا چاہئے۔ جب تک اس کا مکمل علاج نہ ہو جائے، اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ اس کا زہر جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔

اصول علاج

سوزاک پیشاب کی لالی (نازہ و اعلیٰ) کا مرض ہے۔ اس میں نالی کے اندر سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ سوزش وہاں کی غشائے غاملی میں ہوتی ہے، جس کا تعلق نغدہ (تجر) سے ہے۔ گویا جگر و گردوں اور جسم کے تمام نغدوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اگرچہ مرض کا مرکز پیشاب کی نالی ہے، مگر اصل مرکز جگر ہے، جو ایک عضو نہیں ہے۔ اس لئے سوزاک کے علاج میں جگر و گردوں اور نغدہ غشائے غاملی کو مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ چونکہ اس مرض میں جگر گردوں اور نغدہ غشائے غاملی میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے اس کے اصول علاج میں اس حقیقت کو بھی ذہن میں رکھیں کہ وہاں کی سوزش کے ساتھ ساتھ وہاں کا سکیڑ بھی ختم ہو جانا چاہئے۔

قططہ نمکی

چونکہ اس مرضی میں گرمی اور صفراء بے حد بڑھ جاتا ہے اور پیشاب میں بندش آ جاتی ہے۔ اس لئے اس مرض میں عمومی اطباء اور عوام سرد سے سرد درات دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ صندل و کباب چینی اور مہندی و دھنیا تک استعمال کرا دیتے ہیں۔ قلمی شورہ ان ادویہ کا خاص جز ہے۔ بعض ہر باقی علاج گرم مدرات جیسے دارچینی، لوبان اور ست سلاجیت و ست گھو وغیرہ دیتے ہیں اور زخم بھرنے کے لئے سیر و زہ ان کا ضروری جز و۔

ہے۔ یہ سب بے اصولی علاج ہیں۔

اسی طرح فرنگی معالج (ڈاکٹر) قاضی جراثیم اور حائس رطوبات دوا دینے سے ایک روز میں علامات روک دیتے ہیں۔ چند روز بعد پھر وہی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر کھانے کے لئے ادویات دیتے ہیں۔ ان میں مسکات و مخدرات اور دافع لہفن اور دافع جراثیم کے ویکسین اور مرکبات بڑے فخر سے دیتے ہیں۔ لیکن یہ سب طریقے غلط اور عطایانہ ہیں۔

صحیح علاج

یاد رکھیں کہ سوزاک اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب پیپ بن چکی ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ پر درم عمل ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے رادع و مسکات اور مخدرات و جراثیم کش ادویات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ محلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ وہاں کی سوزش و درد اور زخم و پیپ ختم ہو جاتی ہے، بلکہ پیشاب بھی کھل کر آ جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے محلات جگر اور مخرج صفراء ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے برقان اور سولقبہ و استقاء میں ہوتا ہے۔ علاج میں ادویہ اور انڈیہ ایک ہی قبیل کی ہونی چاہئیں۔ غذا کے لئے دیکھیں "تحقیقات علاج بالفدا" (فدی) اعصابی دوا کے لئے بھی فدی اعصابی ادویہ ہیں۔ اگر قبض ہو تو فدی اعصابی لیٹن یا فدی اعصابی مسبل دیں۔ یہ یعنی اور بے خطا کے ساتھ ساتھ فدی علاج بھی ہے۔ تحقیقات فارما کو پیا اور "تحقیقات الجربات" میں یہ سب نسخے درج ہیں۔ مفرد ادویہ کے لئے دیکھیں "تحقیقات علم الادویہ" میں فدی اعصابی ادویہ۔ اس میں کوئی ڈیڑھ سو ادویہ دی گئی ہیں۔ ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ تحقیقات فارما کو پیا میں فدی اعصابی تریاق جو ابتدائی اور شدید حالت میں دینے چاہئیں اور فدی اعصابی اکسیر جو قرح و مزمن اور خباث و خوشحالہ حالت و صورت میں دے سکتے ہیں۔ آرام آ جانے کے بعد کچھ دنوں تک فدی اعصابی مقوی بھی استعمال کریں اس طرح مکمل تسلی بخش علاج ہو جاتا ہے اور مرض کا کفن قلع ہو جاتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

